سہ روزہ
الفضل انٹرنیشنل
مدیر اعلیٰ: حافظ محمد ظفراللہ عاجزؔ
جلد 26 | جمعۃ المبارک 07؍جون 2019ء | 03 شوّال 1440 ہجری قمری | 07 احسان 1398 ہجری شمسی | شمارہ 25

امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مصروفیات

مورخہ 03؍جون تا 05؍جون 2019ء کے دوران حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی گوناگوں مصروفیات کے علاوہ دیگر امور کی ایک جھلک ہدیہ قارئین ہے:

☆...**04؍جون بروز منگل:** آج صبح فجر کے فوراً بعد مسجد مبارک کے باہر حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے رمضان المبارک کے دوران اسلام آباد میں ڈیوٹی پر موجود احباب کے لیے سحری تیار کرنے والی ضیافت ٹیم نے شرفِ ملاقات حاصل کیا۔سیّدنا وامامنا ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کمال شفقت فرماتے ہوئے اس ٹیم کے ممبران کو 'جزاکم اللہ' کی خوبصورت دعا دی۔

☆... آج دوپہر ساڑھے بارہ بجے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد مبارک میں تشریف لاکر قرآنِ کریم کی آخری تین سورتوں کا معرکہ آرا درس ارشاد فرمایا جس سے آٹھ سو کے قریب حاضر احباب و خواتین نیز مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے توسّط سے کروڑوں لوگوں نے فیض حاصل کیا۔ ایم ٹی اے پر اردو کے علاوہ دس زبانوں میں اس درس کا رواں ترجمہ پیش کیا گیا۔ ان زبانوں میں عربی، انگریزی، فرنچ، بنگلہ، جرمن، انڈونیشین، افریقن انگریزی، سواحیلی، ٹوی (Twi) اور یوروبا شامل ہیں۔ درس کے بعد اجتماعی دعا ہوئی۔ یہ درس تقریباً دو بجے اختتام پذیر ہوا جس کے کچھ دیر بعد حضورِ انور نے نمازِ ظہر پڑھائی۔

☆...نمازِ عصر کے بعد حضورِ انور ایک مرتبہ اپنی رہائش گاہ تشریف لے گئے اس کے بعد واپس مسجد مبارک تشریف لائے جہاں مسجد میں اعتکاف کرنے والے 9؍احباب نے اپنے پیارے امام سے شرفِ مصافحہ و ملاقات حاصل کیا۔ اس موقع پر ایک گروپ فوٹو بھی ہوئی۔ ......باقی صفحہ نمبر 02 پر......

ارشادِ نبوی ﷺ

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے آنحضرت ﷺ سے پوچھا کہ کون سا عمل اللہ کے نزدیک سب سے افضل ہے؟

فرمایا: وقت مقررہ پر نماز کی ادائیگی۔ پھر میرے پوچھنے پر فرمایا اس کے بعد والدین سے حسن سلوک اور پھر جہاد فی سبیل اللہ۔

(صحیح بخاری کتاب مواقیت الصلوٰۃ باب فضل الصلوٰۃ لوقتھا)

کلام امام الزّماں علیہ الصلوٰۃ والسلام

قبولیت دعا کا فلسفہ

دعا بڑی چیز ہے! افسوس! لوگ نہیں سمجھتے کہ وہ کیا ہے۔ بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ہر دعا جس طرز اور حالت پر مانگی جاوے، ضرور قبول ہو جانی چاہیے۔ اس لیے جب وہ کوئی دعا مانگتے ہیں اور پھر وہ اپنے دل میں جمائی ہوئی صورت کے مطابق اس کو پورا ہوتا نہیں دیکھتے، تو مایوس اور ناامید ہو کر اللہ تعالیٰ پر بدظن ہو جاتے ہیں؛ حالانکہ مومن کی یہ شان ہونی چاہیے کہ اگر بظاہر اسے اپنی دعا میں مُراد حاصل نہ ہو، تب بھی ناامید نہ ہو۔ کیونکہ رحمتِ الٰہی نے اس دعا کو اس کے حق میں مفید نہیں قرار دیا۔ دیکھو بچّہ اگر ایک آگ کے انگارے کو پکڑنا چاہے تو ماں دوڑ کر اس کو پکڑ لے گی۔ بلکہ اگر بچّہ کی اس نادانی پر ایک تھپّڑ بھی لگا دے تو کوئی تعجب نہیں۔ اسی طرح مجھے تو ایک لذت اور سُرور آجاتا ہے۔ جب مَیں اس فلسفۂ دعا پر غور کرتا ہوں اور دیکھتا ہوں کہ وہ علیم و خبیر خدا جانتا ہے کہ کونسی دعا مفید ہے۔

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 434-435۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

29؍رمضان المبارک 1440 ہجری قمری کو مسجد مبارک 'ٹلفورڈ' میں

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا درس القرآن

(مسجد مبارک، اسلام آباد ٹلفورڈ۔ 29؍رمضان المبارک، نمائندہ الفضل انٹرنیشنل) وفا کے پیکر حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے جب حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلّم کی بعثت کی خوشخبری عطا فرمائی تو اس میں لوگوں پر آیات کی تلاوت کرنے اور کتاب اور حکمت سکھا کر لوگوں کا تزکیہ کرنے کا کام بتایا گیا۔ آج کے اس بابرکت دور میں حضرت خاتم الانبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے غلامِ کامل اور پھر ان کے بعد ان کے خلفاء اس مقدس فریضے کو سرانجام دے رہے ہیں۔ آج لندن میں رمضان المبارک کا آخری روزہ ہے۔ اور یہ دن اس لحاظ سے بھی اپنی برکت اور افادیت میں بڑھ گیا کیونکہ آج حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نئے مرکزِ احمدیت اسلام آباد ٹلفورڈ میں نَو تعمیر شدہ مسجد مبارک سے قرآن کریم کی آخری تین سورتوں کا معرکہ آرا درس ارشاد فرمایا۔ یہ ایم ٹی اے کے توسّط سے پوری دنیا میں براہِ راست سنا اور دیکھا گیا۔ جبکہ اس درس کے دوران دس زبانوں میں اس کا رواں ترجمہ بھی نشر کیا گیا۔

حضورِ انور ایدّہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آمد سے پہلے مسجد مبارک درس میں شمولیت کے خواہش مند احباب سے پُر تھی۔ دنیا بھر میں ایم ٹی اے کی لائیو ٹرانسمیشن شروع ہو چکی تھی۔ اپنے عشاق کی موجودگی میں پیارے حضور بارہ بج کر اکتیس منٹ پر مسجد میں رونق افروز ہوئے۔ اپنی مسند پر تشریف فرما ہونے کے بعد حضورِ انور نے مسجد مبارک اور اس کے ملحقہ ہال میں موجود آٹھ سو کے قریب حاضرین کو نیز ایم ٹی اے کے توسّط سے پوری دنیا میں موجود کروڑوں ناظرین کو 'السلام علیکم' کا تحفہ ......باقی صفحہ نمبر 06 پر......

حضرت امیر المومنین ایدّہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا معرکہ آرا

خطبہ عید الفطر

سیّدنا و امامنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدّہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یکم شوال 1440ہجری قمری بمطابق 5؍جون 2019ء بروز بدھ مسجد بیت الفتوح مورڈن میں عید الفطر پڑھائی اور معرکہ آرا خطبہ ارشاد فرمایا۔ اس اجتماع میں دس ہزار سے زائد احمدیوں نے شرکت کی۔

حضورِ انور نمازِ عید پڑھانے کے لیے ٹھیک گیارہ بجے مسجد بیت الفتوح میں رونق افروز ہوئے اور نماز کا آغاز ہوا۔ نماز کے بعد حضورِ انور منبر پر تشریف لائے اور السلام علیکم ورحمۃ اللہ کے بعد خطبہ عید الفطر کا آغاز فرمایا۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آج سے قریباً سو سال سے زائد عرصہ پہلے عید پہ ایک خطبہ دیا تھا۔ وہ مضمون آج بھی بہت اہم ہے۔ اس لیے اس خطبہ سے استفادہ کرتے ہوئے میں آج عید کے حوالے سے کچھ باتیں کروں گا۔

اس کے بعد حضورِ انور نے عید اور پھر خوشی کے فلسفے کو بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ دنیا میں جس قدر خوشیاں ہیں وہ اجتماع سے پیدا ہوتی ہیں۔ اسی طرح خوشی کے اظہار کے لیے بھی اجتماع منعقد کیے جاتے ہیں۔ اس بات کو اللہ تعالیٰ نے انسان کی فطرت میں رکھا ہے کہ جب اسے خوشی ہو تو وہ دوسروں سے ملے اور خوشی حاصل کرے۔ پس خوشی اور اجتماع دونوں لازم و ملزوم ہیں اور اسلام چونکہ دین فطرت ہے اس لیے اس نے عید کے موقع پر خوشی کا موقع پیدا کیا ہے، مسلمانوں کو جمع ہونے کا حکم دیا ہے کہ صرف ایک جگہ کے قریبی لوگ نہیں بلکہ تمام علاقے کے لوگ عید کے موقع پر عید گاہ میں جمع ہوں اور عید کی خوشی منائیں۔ ......باقی صفحہ نمبر 16 پر......

اس شمارے میں:

☆...اوصافِ قرآنِ مجید (منظوم) (02) ☆...سیرت النبی ﷺ از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (قسط نمبر 6) (03) ☆...شمائل مہدی علیہ الصلوٰۃ والسلام (04) ☆...خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 31؍مئی 2019ء بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن ☆...نمازِ جنازہ حاضر و غائب (05) ☆...مسجد مبارک (ٹلفورڈ) میں معتکفین کی حضورِ انور سے ملاقات
☆...خطبہ نکاح فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز (10) ☆...ملفوظات حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام (13) ☆...خوشگوار عائلی زندگی کے اصول (14) ☆...وہ کام کرو جو اولاد کے لیے بہترین نمونہ ہو
☆...پکوان ☆...گرمیوں کے موسم میں جلد کی حفاظت کریں ☆...اور تمہارے نفس کا بھی تم پر حق ہے (15) ☆...الفضل ڈائجسٹ (17) ☆...ایم ٹی اے شیڈول ☆...احمدیت کے علمبردار دو گروہوں کے صدی کے سفر کا تقابلی جائزہ (قسط نمبر 7) (20)

@alfazlintl

بقیہ: حضورِ انور کی مصروفیات........از صفحہ 01

☆...بعد ازاں حضور لجنہ ہال تشریف لے گئے جہاں موجود چار معتکفات نے حضورِ انور سے شرفِ ملاقات حاصل کیا۔ ان خوش نصیب خواتین نے حضورِ انور کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت بھی حاصل کی۔

☆...**05/ جون بروز بدھ:** آج عید الفطر کا بابرکت دن تھا۔ حضورِ انور ایدّہ اللہ نے حسبِ معمول نمازِ فجر مسجد مبارک میں پڑھائی۔ مسجد بیت الفتوح میں نمازِ عید کا وقت گیارہ بجے رکھا گیا تھا۔ چنانچہ حضورِ انور ٹھیک گیارہ بجے مسجد بیت الفتوح میں رونق افروز ہوئے اور احباب کو صفیں درست کرنے کا ارشاد فرمایا۔ حضورِ انور نے نمازِ عید پڑھائی جو گیارہ بج کر تیرہ منٹ پر ختم ہوئی۔ بعد ازاں حضورِ انور نے بصیرت افروز خطبہ عید ارشاد فرمایا۔ حضورِ انور نے حضرت مصلح موعودؓ کے قریباً ایک سو سال پرانے ایک خطبہ عید کے حوالے سے اپنے خطبے کا آغاز فرمایا اور خطبہ میں خوشی اور اجتماع کے درمیان ایک لطیف تعلق بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ انسان جب بھی خوش ہوتا ہے تو لوگوں کا اجتماع کرتا ہے۔ اس طرح عید پر بھی خوسی کی وجہ سے اجتماع ہوتا ہے۔ ہماری حقیقی عید اس وقت ہو گی جب دنیا اسلام کے سائے تلے، حضرت محمد مصطفیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی غلامی میں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں اکٹھی ہو جائے گی۔ اس لحاظ سے حضورِ انور نے تمام احمدیوں کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔

☆...خطبہ عید اور دعا کے بعد حضورِ انور خواتین کی جانب تشریف لے گئے۔ بعد ازاں طاہر ہال میں رونق افروز ہوئے جہاں چھوٹے بچوں والی خواتین کے بیٹھنے کا انتظام تھا۔ اس کے بعد قافلے کی روانگی سے قبل مسجد بیت الفتوح میں اعتکاف کرنے والے خوش نصیب احباب میں سے جو افراد مسجد میں موجود تھے انہوں نے حضورِ انور سے شرفِ مصافحہ حاصل کیا۔ اس کے بعد قافلہ مسجد فضل کے لیے روانہ ہوگیا۔

☆... آج مسجد فضل لندن کے گرد و نواح میں بسنے والے احمدیوں کے لیے یقیناً عید کا ایک یادگار دن تھا۔ ابھی ایک روز قبل حضورِ انور نے اپنے درسِ قرآن میں ہجرت کے بعد ان احباب کی اداسی کا تذکرہ فرمایا تھا۔ اور ایک روز بعد ہی پیارے حضور ان کی اداسی دور کرنے، ان پر شفقتوں کی بارش برسانے اور ان کی عید کو یادگار کر دینے کے لیے بنفسِ نفیس مسجد فضل رونق افروز ہو گئے۔

حضورِ انور ایدّہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ںمسجد فضل پہنچے تو وہاں پر ڈیوٹی پر موجود خدام نے حضورِ انور سے شرفِ مصافحہ حاصل کیا۔ اس کے بعد حضور نے خاندان کے بعض افراد سے ملاقات فرمائی اور پھر کچھ دیر ایک گیسٹ ہاؤس میں قیام فرمایا۔

☆... نمازِ ظہر سے قبل ایک نَو احمدی دوست کے غیر احمدی والدین اور ہمشیرہ نے حضورِ انور سے مسجد فضل والے دفتر میں ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

☆...اس کے بعد پیارے حضور سنتیں ادا کر کے نمازِ ظہر پڑھانے مسجد فضل تشریف لے گئے۔ لندن سے اسلام آباد ہجرت کے بعد یہ پہلی نماز تھی جو حضورِ انور نے مسجد فضل لندن میں پڑھائی۔

☆...اس کے بعد حضورِ انور نے ایک ظہرانہ میں شرکت فرمائی۔ بعد ازاں حضورِ انور نے کچھ دیر گیسٹ ہاؤس میں قیام فرمایا۔

☆... نمازِ عصر سے کچھ دیر قبل حضورِ انور گیسٹ ہاؤس سے مسجد فضل کے احاطہ تشریف لائے اور سب سے پہلے ٹیلی فون ایکسچینج تشریف لے گئے جہاں محترم حبیب الرحمٰن غوری صاحب ڈیوٹی پر موجود تھے۔ موصوف نے اپنے پیارے امام کا دفتر کے باہر کھڑے ہو کر استقبال کرتے ہوئے شرفِ مصافحہ حاصل کیا۔ حضورِ انور انہیں ان کے دفتر کے دروازے تک لے گئے اور کمال شفقت فرماتے ہوئے انہیں بازو سے پکڑا اور ان سے دفتر کے کام کے بارے میں دریافت فرمانے کے بعد عید مبارک کا تحفہ عنایت فرمایا۔

☆... حضورِ انور اس کے بعد ایم ٹی اے کے شعبہ شیڈیولنگ کے دفتر کے دروازے پر تشریف لے گئے۔ اس دفتر کی کارکنات باہر نصرت ہال کے سامنے موجود تھیں۔ حضور جب مسجد کی طرف مڑے تو نصرت ہال کے باہر کچھ خواتین اور بچے بچیاں حضورِ انور کے دیدار کے لیے موجود تھے۔ حضورِ انور نے ان تمام خواتین اور بچیوں کے سر پر دستِ شفقت رکھ کر انہیں برکت بخشی جبکہ تمام بچوں کو پیار سے نوازا۔

☆... پھر حضورِ انور محمود ہال کے اوپر موجود اپنی پرانی رہائش گاہ والی عمارت میں تشریف لے گئے۔ پیارے حضور کچھ دیر بعد اپنے پرانے طریق کے مطابق اس عمارت سے نیچے اترے اور نمازِ عصر پڑھانے کے لیے مسجد فضل میں تشریف لے گئے۔ حضورِ انور نمازِ عصر پڑھانے کے بعد ایک مرتبہ پھر گیسٹ ہاؤس میں رونق افروز ہوئے۔

ایک معصوم پر کمال شفقت

حضرت امیر المومنین ایدّہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز چھے بجے کے بعد گیسٹ ہاؤس سے اسلام آباد روانگی کے لیے باہر تشریف لائے تو وہاں متعدّد احباب و خواتین اپنے پیارے امام کو الوداع کہنے کے لیے موجود تھے۔

محترم سیّد محمد احمد صاحب (نائب افسر حفاظت) کا معصوم بیٹا عزیزم سیّد حارث ادریس احمد حضورِ انور سے عرض کرنا چاہتا تھا کہ 'میری ماما آپ کو سلام کہتی ہیں' لیکن اردو کو درست طور پر نہ بول پانے کی وجہ سے اس نے معصومیت میں حضورِ انور سے عرض کر دیا کہ 'جاؤ میری ماما کو سلام کرو'۔ اس بات کو سُن کر حضورِ انور بے اختیار مسکرائے اور پھر اس معصوم بچے کا دل رکھتے ہوئے گاڑی میں بیٹھنے کی بجائے اس کے گھر کی طرف چلنے لگے۔ گھر کا دروازہ کھٹکھٹایا تو اس کی والدہ جو رشتے میں حضورِ انور کی بھانجی لگتی ہیں دروازے پر آئیں۔ حضورِ انور نے ازراہِ شفقت انہیں فرمایا کہ 'تمہارا بیٹا کہہ رہا ہے کہ میری ماما کو سلام کرو' اور پھر السلام علیکم کہہ کر گاڑی میں تشریف لے آئے۔

حضورِ انور کا قافلہ ساڑھے چھے بجے سے کچھ پہلے مسجد فضل سے اسلام آباد کے لیے روانہ ہو گیا۔

☆... حضورِ انور کے اسلام آباد پہنچنے پر وہاں ڈیوٹی پر موجود خدام نے حضورِ انور سے شرفِ مصافحہ حاصل کیا۔

اوصافِ قرآنِ مجید

نورِ فرقاں ہے جو سب نوروں سے اَجلیٰ نکلا
پاک وہ جس سے یہ اَنوار کا دریا نکلا

حق کی توحید کا مرجھا ہی چلا تھا پودا
ناگہاں غیب سے یہ چشمۂ اَصفیٰ نکلا

یا الٰہی! تیرا فرقاں ہے کہ اِک عالَم ہے
جو ضروری تھا وہ سب اِس میں مہیا نکلا

سب جہاں چھان چکے ساری دُکانیں دیکھیں
مئے عرفاں کا یہی ایک ہی شیشہ نکلا

کس سے اُس نور کی ممکن ہو جہاں میں تشبیہ
وہ تو ہر بات میں ہر وصف میں یکتا نکلا

پہلے سمجھے تھے کہ مُوسیٰ کا عصا ہے فرقاں
پھر جو سوچا تو ہر اِک لفظ مسیحا نکلا

ہے قصور اپنا ہی اندھوں کا وگرنہ وہ نور
ایسا چمکا ہے کہ صد نیّرِ بَیضا نکلا

زندگی ایسوں کی کیا خاک ہے اِس دنیا میں
جن کا اِس نور کے ہوتے بھی دِلِ اعمیٰ نکلا

جلنے سے آگے ہی یہ لوگ تو جل جاتے ہیں
جن کی ہر بات فقط جھوٹ کا پُتلا نکلا

(براہینِ احمدیہ حصہ سوم صفحہ 274 ۔ مطبوعہ 1882ء)

سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

بیان فرمودہ حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ

قسط نمبر 6

استغفار کی کثرت

لوگ گناہ کرتے ہیں اور پھر جرأت کرتے ہیں اور خدا کا خوف ان کے دلوں میں پیدا نہیں ہوتا اور ایسے سنگدل ہو جاتے ہیں کہ کبھی ان کے دلوں میں یہ خیال پیدا نہیں ہوتا کہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کے مورد نہ بن جائیں۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے میں نے ایک شخص سے ذکر کیا کہ تم توبہ و استغفار کیا کرو اور نیکی میں ترقی کرو اس نے مجھے جواب دے دیا کہ کیا آپ مجھے گندا جانتے ہیں۔ کیا میں گناہ گار ہوں کہ آپ مجھے نیکی اور تقویٰ اور استغفار کے لیے کہتے ہیں میں یہ بات سن کر حیران ہو گیا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی قدرتوں سے اتنا ناواقف ہے اور اس کے جلال سے اتنا بے خبر ہے کہ اسے اتنی بھی نہیں سمجھ کہ اس بادشاہ سے انسان کو کیسا خائف رہنا چاہیے دنیاوی بادشاہوں کے مقربین کو ہم دیکھتے ہیں کہ ان کی خدمت و خوشامد کے باوجود بھی ان سے یہی عرض کرتے رہتے ہیں کہ اگر کچھ قصور ہو گیا ہو تو عفو فرمائیں۔ بے شک بہت سے لوگ حتی المقدور نیکی کا خیال رکھتے ہیں مگر پھر بھی انسان سے خطا کا ہو جانا کچھ تعجب کی بات نہیں۔ رسول کریمؐ کو دیکھو کیسی معرفت تھی، کیسی احتیاط تھی، کس طرح خدا تعالیٰ سے خائف رہتے تھے اور باوجود اس کے کہ تمام انسانوں سے زیادہ آپؐ کامل تھے اور ہر قسم کے گناہوں سے آپؐ پاک تھے۔ خود اللہ تعالیٰ آپ کا محافظ و نگہبان تھا مگر باوجود اس تقدیس اور پاکیزگی کے یہ حال تھا کہ ہر وقت اللہ تعالیٰ سے خائف رہتے نیکی پر نیکی کرتے، اعلیٰ سے اعلیٰ اعمال بجالاتے، ہر وقت عبادت الٰہیہ میں مشغول رہتے مگر باوجود اس کے ڈرتے اور بہت ڈرتے۔ اپنی طرف سے جس قدر ممکن ہے احتیاط کرتے مگر خدا تعالیٰ کے غناء کی طرف نظر فرماتے اور اس کے جلال کو دیکھتے تو اس بارگاہ صمدیت میں اپنے سب اعمال سے دستبردار ہو جاتے اور استغفار کرتے اور جب موقع ہوتا توبہ کرتے۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ فِي الْيَوْمِ اَكْثَرَ مِنْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً (بخاری کتاب الدعوات باب استغفار النبی ﷺ) میں نے آنحضرت ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ خدا کی قسم میں دن میں ستر دفعہ سے زیادہ خدا تعالیٰ کے حضور میں اپنی کمزوریوں سے عفو کی درخواست کرتا ہوں اور اس کی طرف جھک جاتا ہوں۔

رسول کریمؐ اللہ تعالیٰ کے فضل سے گناہوں سے پاک تھے نہ صرف اس لیے کہ انبیاء کی جماعت مَعْصُوْم عَنِ الْاِثْمِ وَالْجُرْمِ ہوتی ہے بلکہ اس لیے بھی کہ انبیاء میں سے بھی آپؐ سب کے سردار اور سب سے افضل تھے۔ آپؐ کا اس طرح استغفار اور توبہ کرنا بتاتا ہے کہ خشیت الٰہی آپؐ پر اس قدر غالب تھی کہ آپؐ اس کے جلال کو دیکھ کر بے اختیار اس کے حضور میں گر جاتے کہ انسان سے کمزوری ہو جانی ممکن ہے تُو مجھ پر اپنا فضل ہی کر۔ وہاں تو یہ خشیت تھی اور یہاں یہ حال ہے کہ ہم لوگ ہزاروں قسم کے گناہ کر کے بھی استغفار و توبہ میں کوتاہی کرتے ہیں اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَيْهِ۔

موت کا خیال

آنحضرت ﷺ موت سے کسی وقت غافل نہ رہتے اور خشیت الٰہی آپؐ پر اس قدر غالب تھی کہ ہر روز یہ یقین کر کے سوتے کہ شاید آج ہی موت آجاوے اور آج ہی اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہونا پڑے اور اس لیے آپؐ ایک ایسے مسافر کی طرح رہتے تھے جسے خیال ہوتا ہے کہ ریل اب چلی کہ چلی۔ وہ کبھی اپنے آپ کو ایسے کام میں نہیں پھنساتا کہ جسے چھوڑنا مشکل ہو۔ آپؐ بھی ہر وقت اپنے محبوب کے پاس جانے کے لیے تیار رہتے اور جو دم گزرتا اسے اس کے فضل کا نتیجہ سمجھتے اور موت کو یاد رکھتے۔ حذیفہ بن الیمانؓ فرماتے ہیں كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَهٗ مِنَ اللَّيْلِ وَضَعَ يَدَهٗ تَحْتَ خَدِّهٖ ثُمَّ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْيَا وَاِذَا قَامَ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَحْيَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ (بخاری کتاب الدعوات باب وضع الید تحت الخد الیمن) رسول کریمؐ کی عادت تھی کہ جب آپؐ اپنے بستر پر لیٹتے اپنے رخسار کے نیچے اپنا ہاتھ رکھتے اور فرماتے اے میرے مولا! میرا مرنا اور جینا تیرے ہی نام پر ہو اور جب سو کر اٹھتے تو فرماتے شکر ہے میرے رب کا جس نے ہمیں زندہ کیا مارنے کے بعد۔ اور ہمیں اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ اس واقعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آپؐ ہر رات جب بستر پر جاتے تو اپنی طرف سے حساب ختم کر جاتے اور خدا تعالیٰ سے دعا مانگتے کہ اگر میں فوت ہو جاؤں تو تب بھی تیرے ہی نام پر میری زندگی ہو اور جب اٹھتے تو خدا تعالیٰ کے احسان پر حمد کرتے کہ میں تو اپنی طرف سے دنیا سے علیحدہ ہو چکا تھا تیرا ہی فضل ہوا کہ تو نے پھر مجھے زندہ کیا اور میری عمر میں برکت دی۔

ایک اَور مثال

جس طرح مذکورہ بالا دعا سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول کریمؐ ہر وقت موت کو یاد رکھتے تھے اسی طرح مذکورہ ذیل دعا بھی اس بات پر شاہد ہے کہ آپؐ اپنی زندگی کی ہر گھڑی کو آخری گھڑی جانتے تھے اور جب آپؐ سونے لگتے تو اپنے رب سے اپنے معاملہ کا فیصلہ کر لیتے اور گویا ہر ایک تغیر کے لیے تیار ہو جاتے۔ چنانچہ براء بن عازبؓ کی روایت ہے کہ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَوٰى اِلٰى فِرَاشِهٖ نَامَ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِيْ اِلَيْكَ وَوَجَّهْتُ وَجْهِيْ اِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ اَمْرِيْ اِلَيْكَ وَاَلْجَاْتُ ظَهْرِيْ اِلَيْكَ رَغْبَةً وَّرَهْبَةً اِلَيْكَ لَا مَلْجَاَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ اٰمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِيْ اَنْزَلْتَ وَنَبِيِّكَ الَّذِيْ اَرْسَلْتَ (بخاری کتاب الدعوات باب النوم علی الشق الایمن) فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب اپنے بستر پر جا کر لیٹتے تو اپنے دائیں پہلو پر لیٹتے پھر فرماتے اے میرے رب میں اپنی جان تیرے سپرد کرتا ہوں اپنی سب توجہ تیری ہی طرف پھیرتا ہوں۔ میں اپنا معاملہ تیرے ہاتھوں میں دیتا ہوں۔ اور اپنے آپ کو تیری پناہ میں دیتا ہوں۔ تجھ سے نفع کا امیدوار ہوں۔ تیری بڑائی اور استغنا سے خائف بھی ہوں تیرے غضب سے بچنے کے لیے کوئی پناہ کی جگہ نہیں اور نہ کوئی نجات کا مقام ہے مگر یہی کہ تجھ ہی سے نجات و پناہ طلب کی جائے۔ میں اس کتاب پر جو تو نے نازل کی ہے اور اس رسولؐ پر جو تو نے بھیجا ہے ایمان لاتا ہوں۔

لوگ اپنی دوکان کو بند کرتے وقت اس کا حساب کر لیتے ہیں مگر خدا سے جو حساب ہے اسے صاف نہیں کرتے مگر کیسا برگزیدہ وہ انسان تھا جو صبح سے شام تک خدا کے فرائض کے ادا کرنے میں لگا رہتا اور خود ہی انہیں ادا نہ کرتا بلکہ ہزاروں کی نگرانی بھی ساتھ ہی کرتا تھا کہ وہ بھی اپنے فرائض کو ادا کرتے ہیں یا نہیں مگر رات کو سونے سے پہلے اپنی تمام کوششوں اور عبادتوں سے آنکھ بند کر کے عاجزانہ اپنے مولیٰ کے حضور میں اس طرح حساب صاف کرنے کے لیے کھڑا ہو جاتا کہ گویا اس نے کوئی خدمت کی ہی نہیں اور اس وقت تک نہ سوتا جب تک اپنی جان کو پورے طور سے خدا کے سپرد کر کے دنیا و مافیہا سے براءت نہ ظاہر کر لیتا اور خدا کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ نہ دے لیتا۔

لطیفہ:- اس دعا سے ایک عجیب نکتہ معلوم ہوتا ہے اور وہ یہ کہ رسول کریمؐ کو اپنی نبوت پر اس قدر یقین کامل تھا کہ آپؐ عین تنہائی میں ہر روز سوتے وقت خدا کے سامنے اقرار فرماتے کہ مجھے اپنی نبوت پر ایمان ہے اور اسی طرح قرآن شریف پر بھی ایمان ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپؐ اپنی تعلیم کو لوگوں کے لیے ہی قابل عمل نہیں جانتے تھے بلکہ سب سے پہلے اپنے نفس کو کہتے تھے کہ یہ حکم خدا کا آیا ہے اور اس کا رسول یوں کہتا ہے کہ اس پر ایمان لا۔ اسی لیے تو آپؐ فرماتے ہیں کہ اٰمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِيْ اَنْزَلْتَ وَنَبِيِّكَ الَّذِيْ اَرْسَلْتَ۔

آپؐ ابتلاؤں اور عذابوں سے پناہ مانگتے رہتے

بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے وہ خواہ مخواہ اپنے آپ کو فتنوں میں ڈالتے ہیں اور اس طرح اپنے نفس کا امتحان کرتے ہیں مگر یہ لوگ بعض دفعہ ان فتنوں میں ایسے گرتے ہیں کہ پھر سنبھلنے کی طاقت نہیں رہتی اور بجائے ترقی کرنے کے ان کا قدم نیچے ہی نیچے چلا جاتا ہے کچھ آدمی ایسے ہوتے ہیں جو خود بڑے بڑے کام طلب کرتے ہیں کہ ہمیں اگر ایسی مصیبت کا موقع ملے تو ہم یوں کریں اور یوں کریں اور اس طرح دین کی خدمت کریں لیکن رسول کریمؐ کی نسبت اس کے خلاف ہے۔ آپؐ کبھی پسند نہ فرماتے تھے کہ کوئی انسان خدا تعالیٰ سے ابتلاؤں کی خواہش کرے کیونکہ کوئی کیا جانتا ہے کہ کل کیا ہوگا۔ ممکن ہے کہ خدا کی غیرت اسے تباہ کر دے۔ ممکن ہے کہ اس کے اپنے اعمال کی کمزوری اس کے آگے آجائے۔ ممکن ہے کہ شیطان اس کے دل پر تسلط پا کر اسے خراب کر دے اور یہ گمراہ ہو جائے چنانچہ آپؐ خود بھی بجائے ابتلاؤں کی آرزو کرنے کے ان سے بچنے کی دعا کرتے تھے۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنْ جَهْدِ الْبَلَآءِ وَدَرْكِ الشَّقَآءِ وَسُوْءِ الْقَضَآءِ وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَآءِ (بخاری کتاب الدعوات باب التعوّذ من جهد البلاء) رسول کریمؐ ہمیشہ خدا سے پناہ مانگتے تھے کہ مجھ پر کوئی ایسی مصیبت نہ آئے جو میری طاقت سے بڑھ کر ہو کوئی ایسا کام نہ پیش آجائے کہ جس کا نتیجہ ہلاکت ہو۔ اور کوئی خدا کا فیصلہ ایسا نہ ہو کہ جس کو میں ناپسند کروں اور کوئی ایسا فعل سرزد نہ ہو کہ جس سے میرے دشمنوں کو خوشی کا موقع ملے۔ اس دعا سے معلوم ہو سکتا ہے کہ آپؐ کے دل میں کیسی خشیتِ الٰہی تھی اور آپؐ اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے مقابلہ میں کیسا کمزور جانتے اور کبھی اپنی بڑائی کے لیے اور اپنے ایمان کے اظہار کے لیے کسی بڑے کام یا ابتلاء کی آرزو نہ فرماتے اور یہی حقیقی ایمان ہے جس کی اقتدا کا مسلمانوں کو حکم دیا گیا ہے۔ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (الاحزاب: 22)

رسول کریم ﷺ کی ایک اَور دعا بھی ہے جو آپؐ ہمیشہ خدا تعالیٰ سے طلب فرماتے۔ اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ آپؐ کے دل میں کس قدر خوف الٰہی تھا۔ ابو موسیٰؓ فرماتے ہیں آپؐ ہمیشہ دعا فرماتے تھے کہ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ خَطِيْئَتِيْ وَجَهْلِيْ وَاِسْرَافِيْ فِيْ اَمْرِيْ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ هَزْلِيْ وَجِدِّيْ وَخَطَايَايَ وَعَمْدِيْ وَكُلُّ ذٰلِكَ عِنْدِيْ (بخاری کتاب الدعوات باب قول النبی ﷺ اللهم اغفرلی ما قدمت واخرت) اے اللہ! میرے اعمال کے نتائج بد سے مجھے محفوظ رکھ اور میری خطاؤں کے نتائج سے بھی۔ میں اگر اپنی ناواقفیت کی وجہ سے کوئی کام جو کرنا ہو نہ کروں یا کوئی کام جس حد تک مناسب تھا اس سے زیادہ کر بیٹھوں اور جسے تو میری نسبت زیادہ جانتا ہے تو اس کے نتائج سے بھی مجھے محفوظ رکھ۔ اے اللہ اگر کوئی بات میں بے دھیان کہہ بیٹھوں یا متانت سے کہوں، غلطی سے کہوں یا جان کر کہوں اور یہ سب کچھ مجھ میں ممکن ہے پس تو ان میں سے اگر کسی فعل کا نتیجہ بد نکلتا ہو تو اس سے مجھے محفوظ رکھیو۔

حضرت عائشہؓ رسول کریمؐ کی ایک اَور دعا بھی بیان فرماتی ہیں اور وہ بھی اس بات پر شاہد ہے کہ جو ایمان و خشیت رسول کریم ﷺ میں تھی اس کی نظیر کسی اور انسان میں نہیں مل سکتی۔ انسان دعا اس سے مانگتا ہے جس پر یقین ہو کہ یہ کچھ کر سکتا ہے۔ ایک موحّد جو بتوں کی بے کسی سے واقف ہے کبھی کسی بت کے آگے جا کر ہاتھ نہیں پھیلائے گا کیونکہ اسے یقین ہے کہ یہ بت کچھ نہیں کر سکتے لیکن ایک بت پرست ان کے آگے بھی ہاتھ جوڑ کر اپنا حال دل کہہ سناتا ہے کیونکہ اسے ایمان ہے کہ یہ بت بھی خدا تعالیٰ کے قرب کا ایک ذریعہ ہیں۔ فقیر بھی اس بات کو دیکھ لیتے ہیں کہ فلاں شخص دے گا یا نہیں اور جس پر انہیں یقین ہو کہ کچھ دے گا اس سے جا کر طلب کرتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آدمی اس سے کچھ مانگتا ہے جس پر اسے ایمان ہو کہ اس سے ملے گا۔ رسول کریمؐ کا ہر وقت خدا سے امداد طلب کرنا، نصرت کی درخواست کرنا اور اٹھتے بیٹھتے اسی کے کواڑ کھٹکھٹانا، اسی سے حاجت روائی چاہنا کیا اس بے مثل یقین

......باقی صفحہ نمبر 11 پر......

شمائل مہدی علیہ الصلوٰۃ والسلام

(مرتبہ: سید مبشر احمد ایاز)

آپؑ کے عشق الٰہی کا بیان

خدا کے فرستادے اور اس کے مامور عشق الٰہی کے رنگ سے رنگین ہوتے ہیں۔انہوں نے عشق الٰہی کی آتش میں اپنے تن من کو "من تن شدم" کے فنا کے ایسے مقامات سے گزارا ہوا ہوتا ہے کہ جس طرح لوہا آگ میں پڑ کر آگ ہی نظر آنے لگ جاتا ہے اسی طرح "تاکس نگوید بعد ازیں من دیگرم تو دیگری" کے مقام پر وہ فائز ہو جاتے ہیں۔یہی وہ مقام ہوتا ہے کہ کہنے والا تو "اَنَا الْحَقّ" کہہ جاتا ہے۔لیکن سننے والوں کی کوتاہ عقلیں سمجھنے سے قاصر رہ جایا کرتی ہیں۔اور کبھی کبھی ٹھوکر بھی کھا جاتی ہیں۔ہاں اہل دل ، عارف اور سعادت مند لوگ اس بات کو سمجھ لیا کرتے ہیں اور وہ اپنے ٹھٹھرتے ہوئے ایمانوں کو اس کی حرارت اور گرمی سے اقتباس کرتے ہوئے اپنی دنیا اور دین اور اس عارضی زندگی اور دائمی زندگی کی بہتری اور نیک عاقبت کے سامان کرلیا کرتے ہیں۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام محبتِ الٰہی کی اسی آگ کے متعلق بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"اور جیسا کہ ایک لوہا آگ میں پڑ کر بالکل آگ کی رنگ میں آجاتا ہے اور آگ کی صفات اُس سے ظاہر ہونی شروع ہو جاتی ہیں ایسا ہی اس درجہ کا آدمی صفاتِ الٰہیہ سے ظلّی طور پر متصف ہو جاتا ہے۔اور اس قدر طبعاً مرضات الٰہیہ میں فنا ہو جاتا ہے کہ خدا میں ہو کر بولتا ہے اور خدا میں ہو کر دیکھتا ہے اور خدا میں ہو کر سنتا ہے اور خدا میں ہو کر چلتا ہے گویا اس کے جُبہ میں خدا ہی ہوتا ہے۔"

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 ص 25-24)

یہ لوگ اپنے خدا کے عشق میں فنا ہوا کرتے ہیں۔وہ اسی کی پوجا اور پرستش کرتے ہیں اور "شہوات نفسانیہ کا چولہ آتش محبت الٰہی میں جلا دیتے ہیں اور خدا کے لیے تلخی کی زندگی اختیار کر لیتے ہیں وہ دیکھتے ہیں جو آگے موت ہے اور دوڑ کر اُس موت کو اپنے لیے پسند کر لیتے ہیں وہ ہر ایک درد کو خدا کی راہ میں قبول کرتے ہیں اور خدا کے لیے اپنے نفس کے دشمن ہو کر اور اس کے برخلاف قدم رکھ کر ایسی طاقت ایمانی دکھلاتے ہیں کہ فرشتے بھی اُن کے اس ایمان سے حیرت اور تعجب میں پڑ جاتے ہیں۔وہ روحانی پہلوان ہوتے ہیں اور شیطان کے تمام حملے اُن کی روحانی قوت کے آگے ہیچ ٹھہرتے ہیں وہ سچے وفادار اور صادق مرد ہوتے ہیں کہ نہ دنیا کی لذات کے نظارے انہیں گمراہ کر سکتے اور نہ اولاد کی محبت اور نہ بیوی کا تعلق اُن کو اپنے محبوب حقیقی سے برگشتہ کر سکتا ہے۔غرض کوئی تلخی اُن کو ڈرا نہیں سکتی اور کوئی نفسانی لذّت اُن کو خدا سے روک نہیں سکتی اور کوئی تعلق خدا کے تعلق میں رخنہ انداز نہیں ہو سکتا۔"

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 ص 24)

خدائے تعالیٰ سے عشق و محبت کی یہی وہ لذت ہے کہ ایک جگہ حضرت اقدسؑ بیان فرماتے ہیں:

"ایک لذیذ محبت الٰہی جو لذت وصال سے پرورش یاب ہے ان کے دلوں میں رکھی جاتی ہے اگر ان کے وجودوں کو ہاونِ مصائب میں پیسا جائے اور سخت شکنجوں میں دے کر نچوڑا جائے تو ان کا عرق بجز حُبِ الٰہی کے اور کچھ نہیں۔"

(سرمہ چشم آریہ، روحانی خزائن جلد 2 ص 79 حاشیہ)

یہ وہ محبت ہوتی ہے کہ 'زخم و مرہم برہِ یار تو یکساں کر دی' کا مصداق بن جایا کرتی ہے۔اسی محبت کے لیے ان کی مائیں ان کو جنم دیا کرتی ہیں اور یہی عشق و محبت ماں کے دودھ کے ساتھ ان کی رگوں میں شامل ہوتا ہے۔

حضرت اقدسؑ اپنے فارسی منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

مَن زِ مادر برائے تو زادم
ہست عشقت غرض زِ ایجادم

مجھے تو میری ماں نے تیرے لیے ہی جنم دیا ہے اور میری پیدائش کی غرض تیرا ہی عشق ہے۔

اسی محبت کے ساتھ وہ پروان چڑھتے ہیں۔ان کی روح اس کے نام سے ایسے اچھلتی ہے جیسا کہ شیر خوار بچہ ماں کے دیکھنے سے۔

اور آخر کار خدائے رب کریم انہیں اپنے پیار کی گود میں اٹھا لیتا ہے۔اور خدا کا عرش ان کا دل ہو جاتا ہے۔وہ اپنے حسن و جمال کی تجلیات سے اپنی محبت سے ان کے دلوں کو پُر کر دیتا ہے۔"خدا اس کو ایک بچہ کی طرح اپنے کنارِ عاطفت میں لے لیتا ہے اور اس کے لیے ایسی طاقتِ الوہیت کے کام دکھلاتا ہے جس سے ہر ایک دیکھنے والے کی آنکھ کو چہرہ خدا کا نظر آجاتا ہے۔پس اس کا وجود خدانما ہوتا ہے جس سے پتہ لگتا ہے کہ خدا موجود ہے۔"

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 ص 57)

"وہ اس خدائے واحد و یگانہ کے منادی بن جایا کرتے ہیں۔اور کہتے ہیں کس طرح اس خوشخبری کو دلوں میں بٹھا دوں۔کس دف سے میں بازاروں میں منادی کروں کہ تمہارا یہ خدا ہے تا لوگ سن لیں۔"

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 ص 22)

وہ آئینہ بن جایا کرتے ہیں اس آفتاب کا، کہ آؤ اس آئینہ صافی میں اس واحد و اَحد محبوب حقیقی کا چہرہ دیکھ لو۔کیونکہ یہی وہ عاشق ہوتے ہیں جو نگر نگر اس کا ڈھنڈورا پیٹتے ہیں۔یہی وہ لوگ ہوتے ہیں جو اس خدا کے وجود کا پتہ دینے والے ہوتے ہیں۔اس کے واحد لاشریک ہونے کا علم لوگوں کو سکھلانے والے ہوتے ہیں۔اگر یہ عاشق نہ ہوتے تو اس معشوق کی شناخت بھی ممتنع اور محال ہو جاتی۔

خدائے واحد و یگانہ کا یہ عاشق صادق اپنی تصنیف 'حقیقۃ الوحی' میں فرماتا ہے:

"جس طرح آنکھ میں ایک روشنی ہے اور وہ باوجود اس روشنی کے پھر بھی آفتاب کی محتاج ہے اسی طرح دنیا کی عقلیں جو آنکھ سے مشابہ ہیں ہمیشہ آفتاب نبوت کی محتاج رہتی ہیں اور جبھی کہ وہ آفتاب پوشیدہ ہو جائے اُن میں فی الفور کدورت اور تاریکی پیدا ہو جاتی ہے۔کیا تم صرف آنکھ سے کچھ دیکھ سکتے ہو؟ ہرگز نہیں۔اسی طرح تم بغیر نبوت کی روشنی کے بھی کچھ نہیں دیکھ سکتے۔پس چونکہ قدیم سے اور جب سے کہ دنیا پیدا ہوئی ہے خدا کا شناخت کرنا نبی کے شناخت کرنے سے وابستہ ہے اِس لیے یہ خود غیر ممکن اور محال ہے کہ بجز ذریعہ نبی کے توحید مل سکے۔نبی خدا کی صورت دیکھنے کا آئینہ ہوتا ہے اسی طرح آئینہ کے ذریعہ سے خدا کا چہرہ نظر آتا ہے۔جب خدا تعالیٰ اپنے تئیں دنیا پر ظاہر کرنا چاہتا ہے تو نبی کو جو اس کی قدرتوں کا مظہر ہے دنیا میں بھیجتا ہے اور اپنی وحی اس پر نازل کرتا ہے اور اپنی ربوبیت کی طاقتیں اس کے ذریعہ سے دکھلاتا ہے۔تب دنیا کو پتہ لگتا ہے کہ خدا موجود ہے۔پس جن لوگوں کا وجود ضروری طور پر خدا کے قدیم قانونِ ازلی کے رُو سے خداشناسی کے لیے ذریعہ مقرر ہو چکا ہے اُن پر ایمان لانا توحید کی ایک جزو ہے اور بجز اس ایمان کے توحید کامل نہیں ہو سکتی۔کیونکہ ممکن نہیں کہ بغیر اُن آسمانی نشانوں اور قدرت نما عجائبات کے جو نبی دکھلاتے ہیں اور معرفت تک پہنچاتے ہیں وہ خالص توحید جو چشمۂ یقین کامل سے پیدا ہوتی ہے میسر آسکے۔وہی ایک قوم ہے جو خدا نما ہے جن کے ذریعہ سے وہ خدا جس کا وجود دقیق در دقیق اور مخفی در مخفی اور غیب الغیب ہے ظاہر ہوتا ہے اور ہمیشہ سے وہ کنز مخفی جس کا نام خدا ہے نبیوں کے ذریعہ سے ہی شناخت کیا گیا ہے۔ورنہ وہ توحید جو خدا کے نزدیک توحید کہلاتی ہے جس پر عملی رنگ کامل طور پر چڑھا ہوا ہوتا ہے اُس کا حاصل ہونا بغیر ذریعہ نبی کے جیسا کہ خلاف عقل ہے ویسا ہی خلاف تجارب سالکین ہے۔

بعض نادانوں کو جو یہ وہم گذرتا ہے کہ گویا نجات کے لیے صرف توحید کافی ہے نبی پر ایمان لانے کی ضرورت نہیں۔گویا وہ رُوح کو جسم سے علیحدہ کرنا چاہتے ہیں یہ وہم سراسر دلی کوری پر مبنی ہے۔صاف ظاہر ہے کہ جبکہ توحید حقیقی کا وجود ہی نبی کے ذریعہ سے ہوتا ہے اور بغیر اس کے ممتنع اور محال ہے تو وہ بغیر نبی پر ایمان لانے کے میسر کیونکر آسکتی ہے۔اور اگر نبی کو جو جڑھ توحید کی ہے ایمان لانے میں علیحدہ کر دیا جائے تو توحید کیونکر قائم رہے گی۔توحید کا موجب اور توحید کا پیدا کرنے والا اور توحید کا باپ اور توحید کا سر چشمہ اور توحید کا مظہر اتم صرف نبی ہی ہوتا ہے اُسی کے ذریعہ سے خدا کا مخفی چہرہ نظر آتا ہے اور پتہ لگتا ہے کہ خدا ہے۔"

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 ص 116-115)

حضورؑ خدا تعالیٰ کے فضلوں کا تذکرہ کیا ہی پیارے الفاظ میں فرماتے ہیں کہ :-

"او میرے مولا۔میرے پیارے مالک میرے محبوب میرے معشوق خدا دنیا کہتی ہے تو کافر ہے مگر کیا تجھ سے پیارا مجھے کوئی اَور مل سکتا ہے۔اگر ہو تو اس کی خاطر تجھے چھوڑ دوں۔لیکن میں تو دیکھتا ہوں کہ جب لوگ دنیا سے غافل ہو جاتے ہیں جب میرے دوستوں اور دشمنوں کو علم تک نہیں ہوتا کہ میں کس حالت میں ہوں اس وقت تو مجھے جگاتا ہے اور محبت سے ، پیار سے فرماتا ہے کہ غم نہ کھا میں تیرے ساتھ ہوں تو پھر اے میرے مولیٰ یہ کس طرح ممکن ہے کہ اس احسان کے ہوتے ہوئے پھر بھی میں تجھے چھوڑ دوں ہرگز نہیں ہرگز نہیں۔"

(سیرت حضرت بانی سلسلہ احمدیہ تقریر از مولانا شریف امینی صاحب صفحہ 23،24)

آپؑ فرماتے ہیں:

"کیا بدبخت وہ انسان ہے جس کو اب تک یہ پتہ نہیں کہ اُس کا ایک خدا ہے جو ہر ایک چیز پر قادر ہے۔ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے ہماری اعلیٰ لذّات ہمارے خدا میں ہیں کیونکہ ہم نے اس کو دیکھا اور ہر ایک خوب صورتی اس میں پائی۔یہ دولت لینے کے لائق ہے اگرچہ جان دینے سے ملے اور یہ لعل خریدنے کے لائق ہے اگرچہ تمام وجود کھونے سے حاصل ہو۔اے محرومو! اس چشمہ کی طرف دوڑو کہ وہ تمہیں سیراب کرے گا۔یہ زندگی کا چشمہ ہے جو تمہیں بچائے گا۔میں کیا کروں اور کس طرح اس خوشخبری کو دلوں میں بٹھا دوں۔کس دَف سے میں بازاروں میں منادی کروں کہ تمہارا یہ خدا ہے تا لوگ سُن لیں اور کس دوا سے میں علاج کروں تا سُننے کے لیے لوگوں کے کان کھلیں۔

اگر تم خدا کے ہو جاؤ گے تو یقیناً سمجھو کہ خدا تمہارا ہی ہے تم سوئے ہوئے ہو گے اور خدا تعالیٰ تمہارے لیے جاگے گا تم دشمن سے غافل ہو گے اور خدا اُسے دیکھے گا اور اس کے منصوبے کو توڑے گا تم ابھی تک نہیں جانتے کہ تمہارے خدا میں کیا کیا قدرتیں ہیں۔اور اگر تم جانتے تو تم پر کوئی ایسا دن نہ آتا کہ تم دنیا کے لیے سخت غمگین ہو جاتے ایک شخص جو ایک خزانہ اپنے پاس رکھتا ہے کیا وہ ایک پیسہ کے ضائع ہونے سے روتا ہے اور چیخیں مارتا ہے اور ہلاک ہونے لگتا ہے پھر اگر تم کو اس خزانہ کی اطلاع ہوتی کہ خدا تمہارا ہر ایک حاجت کے وقت کام آنے والا ہے تو تم دنیا کے لیے ایسے بے خود کیوں ہوتے؟ خدا ایک پیارا خزانہ ہے اُس کی قدر کرو کہ وہ تمہارے ہر ایک قدم میں تمہارا مددگار ہے تم بغیر اُس کے کچھ بھی نہیں اور نہ تمہارے اسباب اور تدبیریں کچھ چیز ہیں۔"

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 21، 22)

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم۔اے بیان کرتے ہیں:

"بیان کیا مجھ سے جھنڈا سنگھ ساکن کاہلواں نے کہ میں بڑے مرزا صاحب کے پاس آیا جایا کرتا تھا۔ایک دفعہ مجھے بڑے مرزا صاحب نے کہا کہ جاؤ غلام احمد کو بلا لاؤ ایک انگریز حاکم میرا واقف ضلع میں آیا ہے اس کا منشا ہو تو کسی اچھے عہدہ پر نوکر کرا دوں۔جھنڈا سنگھ کہتا تھا کہ میں مرزا صاحب کے پاس گیا تو دیکھا چاروں طرف کتابوں کا ڈھیر لگا کر اس کے اندر بیٹھے ہوئے کچھ مطالعہ کر رہے ہیں۔میں نے بڑے مرزا صاحب کا پیغام پہنچا دیا مرزا صاحب آئے اور جواب دیا "میں تو نوکر ہو گیا ہوں" بڑے مرزا صاحب کہنے لگے کہ اچھا کیا واقعی نوکر ہو گئے ہو؟ مرزا صاحب نے کہا ہاں ہو گیا ہوں۔اس پر بڑے مرزا صاحب نے کہا اچھا اگر نوکر ہو گئے ہو تو خیر ہے۔"

(سیرت المہدی جلد اوّل روایت نمبر 52)

(باقی آئندہ)

رمضان المبارک کے آخری جمعہ کے بابرکت موقع پر نمازِ جمعہ کی اہمیت اور قبولیتِ دعا کے فلسفے کا بیان

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 31/ مئی 2019ء بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن

امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 13/ مئی 2019ء کو مسجد بیت الفتوح مورڈن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو مسلم ٹیلی وژن احمدیہ کے توسّط سے پوری دنیا میں نشر کیا گیا۔ جمعہ کی اذان دینے کی سعادت مکرم فیروز عالم صاحب کے حصہ میں آئی۔

تشہد، تعوذ، تسمیہ، سورۃ الفاتحہ اور سورۃ الجمعہ کی آیات 10 تا 12 کی تلاوت اور ان کا ترجمہ پیش کرنے کے بعد سیّدنا امیر المؤمنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آج اس رمضان کا آخری جمعہ ہے، عموماً لوگوں کا رجحان ہوتا ہے کہ خاص طور پر توجہ سے اس جمعے پے حاضر ہونے کی کوشش کرتے ہیں۔ سورہ جمعہ کے آخری رکوع کی ان آیات میں جمعوں کی اہمیت کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے واضح فرمایا ہے کہ جب جمعے کے لیے بلایا جائے تو سستی نہ دکھاؤ۔ تجارت کے انتہائی وقت پر بے توجہگی لاکھوں کروڑوں کے نقصان پر منتج ہوسکتی ہے۔ جمعے کی نماز کی حاضری تمہاری تجارتوں، کاروباروں، دنیاوی کاموں سے ہزاروں لاکھوں گنا زیادہ بہتر ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے صحیح فہم وادراک رکھنے والا ان تجارتوں کو ثانوی حیثیت دے گا۔ جمعے کی نماز کے بعد تمہیں پھر آزادی ہے جاؤ اپنے دنیاوی کاموں، کاروباروں میں بے شک مصروف ہوجاؤ۔ اپنی عبادتوں کو صرف جمعے تک محدود نہیں رکھنا۔ اللہ تعالیٰ کے ذکر کی طرف توجہ رکھو گے تو دینی، روحانی اور دنیاوی کامیابیاں پہلے سے بڑھ کر ملیں گی۔

حضورِ انور نے حضرت مسیح موعودؑ کا ایک اقتباس پیش فرمایا جس میں حضورؑ نے جمعے کے دن کو باقی عیدوں کے دنوں سے زیادہ افضل قرار دیا۔ حضرت عمرؓ کے ساتھ ایک یہودی کے مکالمے کا ذکر فرمایا کہ جس نے آیت الیوم اکملت لکم دینکم کے نزول پر عید کرنے کی تمنا ظاہر کی تھی۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ بہت سے لوگ اس عید سے بے خبر ہیں جو اللہ نے ہر ہفتے منانے کا حکم دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہیں پتا ہونا چاہیے کہ جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے وہ ان دنیاوی چیزوں، دولت اور دل چسپیوں سے بہت بہتر ہے اور اللہ تعالیٰ ہی ہے جو تمہیں رزق دیتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ احمدیوں کو اصل مؤمن قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ دنیاوی خواہشات ہماری ترجیح نہ ہوں بلکہ اللہ کی رضا اور رضا کا حاصل کرنا ہماری ترجیح ہو۔ حضرت مسیح موعودؑ نے اپنے ساتھ تعلق پیدا کرنے والوں کو سعادت مند قرار دیا، مغرور ہونے سے بچنے اور ابدی زندگی کے اس چشمے سے سیراب ہونے کا ارشاد فرمایا۔

حضرت خلیفہ اول ؓ نے ایک موقعے پر حضورؑ کے اس ارشاد کے متعلق اس خوف کا اظہار فرمایا کہ کہیں اس کا مخاطب میں تو نہیں۔ حضرت خلیفہ اولؓ کا مقام ہم سب پر واضح ہے۔ اگر آپؓ کو اتنی فکر ہے تو ہمیں کس حد تک اور کس شدت سے بیعت کا حق ادا کرنے والے بننے کی ضرورت ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ہماری پیدائش کا مقصد ہی عبادت مقرر فرمایا ہے۔ جیسا کہ فرمایا وماخلقت الجن والانس الا لیعبدون۔ پس ہوش سنبھالنے سے دنیا سے رخصت ہونے تک یہ ایک مستقل عمل ہے۔ پس سال کے ایک جمعے کو ہی کافی نہ سمجھو بلکہ ہر جمعہ ہی اہم ہے۔ دعا کی قبولیت کی گھڑی کسی خاص جمعے کے لیے نہیں بلکہ ہر جمعے کے لیے ہے۔

حضورِ انور نے مختلف احادیث کی روشنی میں جمعے کی اہمیت وبرکات کے مضمون پر روشنی ڈالی۔ آنحضرت ﷺ نے مریض، مسافر، عورت، بچے اور غلام کے علاوہ ہر شخص پر جمعے کے فرض ہونے کا ارشاد فرمایا ہے۔ آپؐ نے جمعے کے دن نیکیوں کا اجر کئی گنا بڑھ جانے کا بھی ارشاد فرمایا۔ جمعوں پر نہ آنا نفاق پیدا کرتا ہے۔ ایک شخص جمعے سے پیچھے رہتے رہتے جنت سے پیچھے رہ جاتا ہے حالانکہ وہ جنت کا اہل ہوتا ہے۔ حضورِ انور نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ نے جمعے میں شمولیت کی تلقین فرمائی، نہ آنے والوں کو انذار فرمایا لیکن کسی ایک موقعے پر بھی آپؐ نے یہ نہیں فرمایا کہ رمضان کا آخری جمعہ پڑھو تو تم بخشے جاؤ گے۔ آپؐ نے تو مؤمن کی نشانی یہ فرمائی ہے کہ وہ ایک نماز سے دوسری نماز، جمعے سے دوسرے جمعے اور رمضان سے رمضان کی فکر میں رہتا ہے۔

حضورِ انور نے اپنی حالتوں پر غور کرنے کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا کہ ہماری عملی حالتیں ایسی نہیں کہ ہم کہہ سکیں کہ ہمیں اللہ تعالیٰ کے اصل مقام اور قدر وقیمت کی بڑی پہچان ہے۔ اگر ہماری دعائیں خدا تعالیٰ کو پانے کے لیے ہوں تو ان میں ایک مستقل مزاجی ہو۔ ایک مؤمن کا کام ہے کہ یہ بات ہمیشہ پیشِ نظر رکھے کہ میرے کاروبار، میرے کام اللہ تعالیٰ کے فضل سے بابرکت ہوسکتے ہیں۔ اگر ہم یہ اصول سمجھ لیں تو ہماری مسجدیں رمضان کے علاوہ بھی آباد رہیں گی، جمعوں پر بھی بھری رہیں گی۔ یہی ہماری بیعت کا مقصد ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے صحیح عبد بن جائیں۔

اللہ تعالیٰ نے ہر سال رمضان کے روزے، نیکی اور عبادت کا معیار اونچا کرنے کے لیے ہی مقرر فرمائے ہیں۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ ہمارا آج ہمارے گذشتہ کل سے بہتر نہیں تو ہم حقیقی مؤمن نہیں۔ پس جمعے کو وداع کرنے کے لیے ہم آج جمع نہیں ہوئے بلکہ اپنی نیکیوں، عبادتوں، اللہ تعالیٰ سے محبت میں بڑھتے ہوئے قدم کو مضبوط کرنے کے لیے، اور اس کے لیے دعا کرنے کے لیے ہم یہاں جمع ہوئے ہیں۔ ہمیں آج یہ عہد کرنا چاہیے کہ آئندہ ہم نے خدا تعالیٰ سے تعلق میں بڑھنا ہے۔

حضورِ انور نے اللہ تعالیٰ کے قرب کی اہمیت اور اس کے احساس کے حوالے سے سیّدنا حضرت مصلح موعودؓ کے بیان فرمودہ بعض دل چسپ واقعات پیش فرمائے۔ جن میں انسان کے قیمتی شئے کا ادراک نہ ہونے پر ادنیٰ چیز کو اعلیٰ پر فوقیت دینے کا بیان تھا۔ حضورِ انور نے فرمایا دعاؤں کے مانگنے میں انسان صحیح ادراک نہ ہونے پر کم اہمیت والی چیزوں کو اپنے لیے بہت اہم سمجھتا ہے۔ قبولیتِ دعا کے حوالے سے حضورِ انور نے حضرت مصلح موعودؓ کا بیان فرمودہ لطیف نکتہ پیش فرمایا کہ 'دعوۃ الداع' میں ہر پکارنے والا مراد نہیں۔ بلکہ وہ خاص پکارنے والے مراد ہیں جو دن کو روزے رکھتے، فرض نمازیں ادا کرتے، ذکرِ الٰہی کرتے، نمازوں اور جمعوں کی حفاظت کرتے ہوئے رات کو اضطراب کے ساتھ خدا کو پکارتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ مجھے پانا چاہتے ہیں۔ روٹی یا نوکری یا کسی اور دنیاوی خواہش کا سوال نہیں کرتے۔

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ بعض مضامین الفاظ میں بیان نہیں ہوتے بلکہ عبارت میں چھپے ہوئے ہوتے ہیں۔ خدا تعالیٰ لامحدود ہے اس کی کوئی حد نہیں۔ جب ہم خدا تعالیٰ سے مانگیں تو اضطراب بھی ہو، اس کے حکموں پر عمل بھی ہو، اللہ تعالیٰ کی اعلیٰ وارفع شان کی قدر بھی ہو۔ اللہ تعالیٰ جن کا دوست اور ولی ہوتا ہے ان کی تمام ضروریات پوری فرماتا ہے۔ یہی اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے۔

پس ہم جنہوں نے حضرت مسیح موعودؑ کو مانا ہے ہماری یہ ذمہ داری ہے کہ ہم اپنی عبادتوں کے معیار اونچے کریں۔ جن معیاروں تک اس رمضان میں پہنچے ہیں، یا پہنچنے کی کوشش کی ہے اس سے نیچے اپنے آپ کو نہ گرنے دیں۔ اپنی نمازوں اور جمعوں کی حاضری کے معیار کو قائم رکھیں۔ ہمیشہ یہ دعا کرتے رہیں کہ ہمیں اللہ تعالیٰ ملے۔ ہماری نمازیں، عبادتیں، اللہ تعالیٰ کا لِقا حاصل کرنے والی ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان معیاروں کو حاصل کرنے کی توفیق عطا فرماتا رہے۔

☆...☆...☆

نمازِ جنازہ حاضر و غائب

مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری اطلاع دیتے ہیں کہ مورخہ 27/ دسمبر 2018ء کو نماز ظہر سے قبل حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لا کر مکرم شیخ عبد الرشید صاحب ابن مکرم شیخ عبد الرحمٰن صاحب (کراچی۔ حال ایپسم۔ یوکے) کی نماز جنازہ حاضر اور کچھ مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر:

مکرم شیخ عبد الرشید صاحب ابن مکرم شیخ عبد الرحمٰن صاحب (کراچی۔ حال ایپسم۔ یوکے)

22 دسمبر 2018ء کو 86 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ کے خاندان میں احمدیت آپ کے نانا حضرت شیخ عبد الحق صاحبؓ کے ذریعہ آئی۔ جنہوں نے 1899ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ پر بیعت کی توفیق پائی۔ مرحوم ایک کامیاب داعی الی اللہ تھے۔ بہت مخلص، نیک، عبادت گزار اور دعاگو انسان تھے۔ مرحوم کو خلافت کے ساتھ والہانہ عشق تھا۔ کراچی میں اپنا گھر نماز سنٹر اور میٹنگز کے لیے وقف کیا ہوا تھا۔ وہیں آپ کو بچوں کو قرآن کریم پڑھانے اور نمازوں کی امامت کروانے کی بھی توفیق ملتی رہی۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے دبیر احمد صاحب کو یوکے جماعت کے نائب سیکرٹری وقف نو کے طور پر خدمت کی توفیق مل رہی ہے۔

نماز جنازہ غائب:

1- مکرم عبد الرشید آنند صاحب مرحوم (کراچی)

14/اپریل 2018ء کو کراچی میں تقریباً 87 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ بہت ملنسار، ہمدرد، بہادر، بے تکلف، شگفتہ مزاج اور فیاض انسان تھے۔ نماز تہجد کے عادی اور چندہ جات کے پابند تھے۔ خلافت احمدیہ کے ساتھ محبت وعشق اور وفا کا ایک مضبوط تعلق تھا۔ مقامی مسجد کے کسی کام کے لیے انہیں جتنی رقم کی تحریک کی جاتی آپ ہمیشہ اس سے دوگنی ادائیگی کیا کرتے تھے۔ غریب رشتہ داروں اور دوستوں کی ہمیشہ مالی مدد کرتے رہے۔ جلسہ سالانہ میں بہت ذوق وشوق اور باقاعدگی سے شرکت کیا کرتے تھے۔ پسماندگان میں تین بیٹے اور تین بیٹیاں، متعدد پوتے پوتیاں، نواسے نواسیاں، پڑپوتے اور پڑپوتیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ کے ایک پوتے باسل احمد آنند صاحب اس وقت بطور مربی ضلع کوئٹہ اور آپ کے نواسے مکرم وسیم احمد فضل صاحب (جامعہ احمدیہ یوکے) میں بطور استاد خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

2- صوبیدار (ریٹائرڈ) چوہدری عبد الجبار صاحب (گوکھووال ضلع فیصل آباد۔ حال کینیڈا)

13 دسمبر 2018ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ کے والد مکرم چوہدری اللہ دتہ سوڈھی صاحب اور ان کے بھائی مکرم چوہدری فرزند علی صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے دست مبارک پر 1924ء میں بیعت کی توفیق پائی۔ سیالکوٹ کینٹ میں اپنے گھر کو نماز سینٹر کے طور پر پیش کیا۔ بعد ازاں وقف بعد از ریٹائرمنٹ کی توفیق پائی اور مئی 1991ء تا اگست 1994ء بطور ایڈمنسٹریٹر احمدیہ ہسپتال بانجل گیمبیا خدمت بجالاتے رہے۔ دفتر وکالت مال اول میں بھی اعزازی طور پر بلا معاوضہ خدمت کی توفیق پائی۔ اکتوبر 2003ء سے کینیڈا میں مقیم تھے۔ نمازوں کے پابند، چندوں کی ادائیگی میں باقاعدہ، بہت نیک، دیانتدار اور مخلص انسان تھے۔ خلافت سے محبت اور اطاعت کا خاص تعلق تھا۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹیاں اور چار بیٹے اور متعدد پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم افضال احمد رؤوف صاحب مبلغ انچارج نائیجیریا کے طور پر خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

☆...☆...☆

بقیہ: درس القرآن......از صفحہ نمبر 1

از صفحہ نمبر 1

عنایت فرمایا۔ بعد ازاں تعوّذ وتسمیہ کے بعد آخری تین قُل یعنی سورۃ الاخلاص، سورۃ الفلق اور سورۃ الناس کی تلاوت فرمائی اور ان کا ترجمہ بیان فرمایا۔ حضورِ انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سورت اخلاص کی وضاحت فرماتے ہوئے ایک جگہ فرماتے ہیں کہ حسن ایک ایسی چیز ہے جو بالطبع دل کی طرف کھینچا جاتا ہے اور اس کے مشاہدے سے طبعاً محبت پیدا ہوتی ہے۔ فرمایا حسن باری تعالیٰ اس کی وحدانیت اور اس کی عظمت اور بزرگی اور صفات ہیں جیسا کہ قرآن کریم نے فرمایا ہے قُلۡ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ۔ اَللّٰہُ الصَّمَدُ ۔ لَمۡ یَلِدۡ ۙ وَ لَمۡ یُوۡلَدۡ ۔ وَ لَمۡ یَکُنۡ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ ۔ یعنی خدا اپنی ذات اور صفات اور جلال میں ایک ہے۔ کوئی اس کا شریک نہیں۔ سب اس کے حاجت مند ہیں۔ ذرہ ذرہ اس سے زندگی پاتا ہے وہ کل چیزوں کے لیے مبدءِ فیض ہے اور آپ کسی سے فیضیاب نہیں۔ دنیا کی ہر چیز کو وہ فیض عطا فرماتا ہے، دنیا کی ہر چیز اس سے فیض پاتی ہے لیکن خود اس کو کسی سے فیض لینے کی ضرورت نہیں۔ وہ نہ کسی کا بیٹا ہے اور نہ کسی کا باپ اور کیونکر ہو کہ اس کا کوئی ہم ذات نہیں۔ قرآن نے بار بار خدا کا کمال پیش کرکے اور اس کی عظمت دکھلا کے لوگوں کو توجہ دلائی ہے کہ دیکھو ایسا خدا دلوں کو مرغوب ہے نہ کہ مردہ اور کمزور اور کم رحم اور کم فطرت۔

پھر اللہ کے نام کی وضاحت فرماتے ہوئے آپؑ فرماتے ہیں۔ قرآن کی اصطلاح کی روح سے اللہ اس ذات کا نام ہے جس کی تمام خوبیاں حسن و احسان کے کمال کے نکتہ تک پہنچی ہوئی ہوں اور کوئی منقصت اس کی ذات میں نہ ہو یعنی کوئی نقص اور عیب اس میں نہ ہو۔ فرمایا کہ قرآن شریف میں تمام صفات کا موصوف صرف اللہ کے اسم کو ہی ٹھہرایا ہے۔ یعنی تمام صفات اللہ تعالیٰ کے نام میں پائی جاتی ہیں۔ قرآن کریم نے اللہ کے نام میں یہ تمام صفات رکھ دی ہیں تا اس بات کی طرف اشارہ ہو کہ اللہ کا اسم تب متحقق ہوتا ہے کہ جب تمام صفات کاملہ اس میں پائی جائیں۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ یہ ثابت ہو کہ اللہ کا نام تمام کامل صفات کا حامل ہے اور کوئی کمزوری اس میں نہیں ہے۔ اللہ وہ ہے جو ازلی ابدی اور الحی، القیوم ہے اور مالک و خالق اور سب مخلوق کا رب ہے۔ پس اللہ اس ذات کا نام ہے جو تمام صفات کا حامل ہے۔ ’اللہ‘ خدا کا ذاتی نام ہے اور یہ نام صرف اسلام میں پایا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا نام صرف قرآن کریم میں ہے اور کسی اَور شریعت میں یہ ذاتی نام کہیں نہیں دیکھا گیا۔ یہی وہ خدا ہے جو اپنی ذات میں اکیلا ہے، کوئی دوسرا اس کا شریک نہیں۔ قُلۡ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ کہہ کر اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو خالص توحید کا اعلان کرنے کا کہا ہے۔ دھریہ سمجھتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کا کوئی وجود نہیں اور دنیا خود بخود قائم ہو گئی اور کسی خدا کا تصرف اس دنیا پر نہیں ہے۔ ہاں یہ ضرور سمجھتے ہیں کہ ہم اپنی مرضی سے اور اپنے تصرف سے دنیا میں تبدیلیاں لا سکتے ہیں تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان کو واضح کر دو کہ تم جھوٹے ہو۔ اللہ تعالیٰ ہے اور تمام نقائص سے پاک ہستی ہے اور تمام صفات کا حامل ہے اور اس کی صفات ہر وقت جلوہ دکھاتی ہیں۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہاری زندگیوں کے سامان میرے مرہونِ منت ہیں تم میرے محتاج ہو۔ کیا سورج، روشنی، ہوا، موسم، پانی، زمین یہ سب تم نے پیدا کیے ہیں۔ یہ سب خدا کے پیدا کردہ ہیں اور صرف اگر ربوبیت کے پہلو کو ہی لے لو تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم سب میری ربوبیت کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتے۔ اللہ تعالیٰ کی یہ رحمانیت ہی ہے جو باوجود انسان کی باغیانہ روش کے اللہ تعالیٰ اسے زندگی کے سامان مہیا کرتا رہتا ہے بلکہ زندگی کو قائم رکھنے کے لیے اس نے کروڑوں سال پہلے سامان مہیا کر دیے۔ اب پانی ہے، اگر یہ پانی ختم ہو جائے تو زندگی ختم ہو جائے۔ کیا یہ لوگ پانی لا سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ قُلۡ اَرَءَیۡتُمۡ اِنۡ اَصۡبَحَ مَآؤُکُمۡ غَوۡرًا فَمَنۡ یَّاۡتِیۡکُمۡ بِمَآءٍ مَّعِیۡنٍ (الملک:۳۱) تو کہہ دے کہ مجھے بتاؤ تو سہی کہ اگر تمہارا پانی زمین کی گہرائی میں غائب ہو جائے تو بہنے والا پانی تمہارے لیے خدا کے سوا کون لائے گا۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ اس سے روحانی پانی بھی مراد لیا جا سکتا ہے اور ظاہری پانی بھی مراد ہے۔ خدا تعالیٰ کو بھلا کر اگر روحانی لحاظ سے ہم دیکھیں تو ان کا روحانی پانی تو ختم ہو چکا ہے۔ ظاہری پانی بھی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ختم ہو سکتا ہے۔ یہ میری رحمانیت ہے، میری ربوبیت ہے جس کی وجہ سے باوجود تمہارے باغیانہ روشوں کے یہ تمہیں میسر آ رہا ہے۔ باوجود اس کے کہ تم میرے شریک ٹھہراتے ہو، باوجود اس کے کہ میری ذات پر اور میری ہستی پر تمہیں یقین نہیں ہے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ بارشیں نہ ہوں تو شور پڑ جاتا ہے لیکن ہم جو ایمان والے ہیں اپنے خدا کی قدرت دیکھتے ہیں، بیسیوں واقعات ایسے ہیں کئی دفعہ میں بیان بھی کر چکا ہوں کہ بارش نہیں ہے، قحط سالی کی حالت ہے پھر بارش کی ضرورت ہوئی۔ ہمارے مشنری نے یہاں لکھا۔ میں نے دعا بھی کی اور ان کو کہا دعا کریں اور لوگوں کو جمع کر کے نماز استسقاء ادا کریں۔ اور پھر لوگوں نے یہ نظارے دیکھے کہ اللہ تعالیٰ نے بارش کے سامان پیدا فرمائے اور وہاں یہ چیز لوگوں کے ایمان میں زیادتی کا باعث ہوئی۔ اللہ تعالیٰ کی ذات اور ہستی پر یقین پیدا ہوا۔ اللہ تعالیٰ پھر فرماتا ہے کہ وہ صمد ہے۔ وہ اپنی ذات میں قائم ہے۔ اسے کسی چیز کی حاجت اور ضرورت نہیں ہے۔ اگر حاجت اور ضرورت ہے تو اس کی مخلوق کو ہے۔ ایک جگہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ قُلۡ مَنۡ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ ؕ قُلِ اللّٰہُ ؕ قُلۡ اَفَاتَّخَذۡتُمۡ مِّنۡ دُوۡنِہٖۤ اَوۡلِیَآءَ لَا یَمۡلِکُوۡنَ لِاَنۡفُسِہِمۡ نَفۡعًا وَّ لَا ضَرًّا ؕ قُلۡ ہَلۡ یَسۡتَوِی الۡاَعۡمٰی وَ الۡبَصِیۡرُ ۬ۙ اَمۡ ہَلۡ تَسۡتَوِی الظُّلُمٰتُ وَ النُّوۡرُ ۬ۚ اَمۡ جَعَلُوۡا لِلّٰہِ شُرَکَآءَ خَلَقُوۡا کَخَلۡقِہٖ فَتَشَابَہَ الۡخَلۡقُ عَلَیۡہِمۡ ؕ قُلِ اللّٰہُ خَالِقُ کُلِّ شَیۡءٍ وَّ ہُوَ الۡوَاحِدُ الۡقَہَّارُ (سورۃ الرعد 17) کہ تُو ان سے کہہ کہ بتاؤ آسمانوں اور زمین کا رب کون ہے؟ اس کا جواب وہ تو کیا دیں گے تو خود ہی کہہ دے انہیں کہ اللہ۔ اور پھر تو ان سے کہہ دے کیا پھر بھی تم نے اس کے سوا اپنے ایسے مددگار تجویز کر رکھے ہیں جو خود اپنے لیے بھی کسی نفع کو حاصل کرنے کی قدرت نہیں رکھتے اور نہ کسی نقصان کو روکنے کی اور ان سے کہہ کہ کیا اندھا اور دیکھنے والا برابر ہو سکتا ہے؟ یا کیا تاریکی اور روشنی برابر ہو سکتی ہے؟ کیا انہوں نے اللہ کے ایسے شریک تجویز کیے ہیں جنہوں نے اس کی طرح کچھ مخلوق پیدا کی ہے، کچھ تو اللہ تعالیٰ نے چیزیں پیدا کی ہیں تو کیا ان لوگوں نے بھی کچھ پیدا کیا ہے جس کی وجہ سے اس کی اور دوسروں کی مخلوق ان کے لیے مشتبہ ہو گئی ہو کہ کیا اللہ کا پیدا کردہ ہے اور کیا دوسروں کا پیدا کردہ ہے اس لیے ہم خدا کو نہیں مان سکتے۔ تُو ان سے کہہ کہ اللہ ہی ہر ایک چیز کا خالق ہے اور وہ کامل طور پر یکتا اور ہر ایک چیز پر کامل اقتدار رکھنے والا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد مبارک اسلام آباد میں درسِ قرآن کریم ارشاد فرما رہے ہیں

اس کے بعد حضورِ انور نے سورۃ قصص کی آیت 71/ پڑھی اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قُلۡ اَرَءَیۡتُمۡ اِنۡ جَعَلَ اللّٰہُ عَلَیۡکُمُ الَّیۡلَ سَرۡمَدًا اِلٰی یَوۡمِ الۡقِیٰمَۃِ مَنۡ اِلٰہٌ غَیۡرُ اللّٰہِ یَاۡتِیۡکُمۡ بِضِیَآءٍ ؕ اَفَلَا تَسۡمَعُوۡنَ (القصص72) کہ تُو ان سے کہہ کہ مجھے بتاؤ تو سہی کہ اگر اللہ تمہارے لیے قیامت کے دن تک رات کو لمبا کر دے تو اللہ کے سوا اور کون ہے جو تمہارے پاس روشنی لائے گا۔ کیا تم سنتے نہیں۔ پھر فرمایا

قُلۡ اَرَءَیۡتُمۡ اِنۡ جَعَلَ اللّٰہُ عَلَیۡکُمُ النَّہَارَ سَرۡمَدًا اِلٰی یَوۡمِ الۡقِیٰمَۃِ مَنۡ اِلٰہٌ غَیۡرُ اللّٰہِ یَاۡتِیۡکُمۡ بِلَیۡلٍ تَسۡکُنُوۡنَ فِیۡہِ ؕ اَفَلَا تُبۡصِرُوۡنَ (القصص73) کہ تو کہہ دے مجھے بتاؤ تو سہی کہ اللہ دن کو قیامت کے دن تک تمہارے لیے لمبا کر دے تو اللہ کے سوا کون سا معبود ہے جو تمہارے پاس رات کو لے آئے جس میں تم سکون پا سکو۔ کیا تم دیکھتے نہیں۔ پھر فرمایا۔ آگے اس کے کہ وَ مِنۡ رَّحۡمَتِہٖ جَعَلَ لَکُمُ الَّیۡلَ وَ النَّہَارَ لِتَسۡکُنُوۡا فِیۡہِ وَ لِتَبۡتَغُوۡا مِنۡ فَضۡلِہٖ وَ لَعَلَّکُمۡ تَشۡکُرُوۡنَ (القصص74) یعنی اور یہ اس کی رحمت ہے کہ اس نے تمہارے لیے رات اور دن بنائے ہیں کہ اس رات میں تم سکون حاصل کرو اور اس کے دن میں اس دن میں تم اس کا فضل تلاش کرو تا کہ تم شکر گزار بنو۔ یعنی کام میں لگو، دنیا بھی کماؤ اور اپنی ضروریات کو پورا کرو لیکن ساتھ ہی دوسری جگہ یہ بھی فرمایا ہوا ہے کہ اللہ کو نہ بھولو، اس کے ذکر کو نہ بھولو۔ اللہ تعالیٰ تمہیں دن میں کام کے دوران بھی یاد رہنا چاہیے۔

حضورِ انور نے اللہ تعالیٰ کے غنی ہونے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ پھر اللہ تعالیٰ اپنے غنی ہونے کے بارے میں فرماتا ہے کہ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الۡاَرۡضِ ؕ وَ اِنَّ اللّٰہَ لَہُوَ الۡغَنِیُّ الۡحَمِیۡدُ (الحج65) کہ جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے وہ سب اس کا ہے اور اللہ یقیناً اپنے سوا سب وجودوں کی مدد سے بے نیاز اور سب تعریفوں کا مالک ہے۔

پھر فرمایا اَلَمۡ تَرَ اَنَّ اللّٰہَ سَخَّرَ لَکُمۡ مَّا فِی الۡاَرۡضِ وَ الۡفُلۡکَ تَجۡرِیۡ فِی الۡبَحۡرِ بِاَمۡرِہٖ ؕ وَ یُمۡسِکُ السَّمَآءَ اَنۡ تَقَعَ عَلَی الۡاَرۡضِ اِلَّا بِاِذۡنِہٖ ؕ اِنَّ اللّٰہَ بِالنَّاسِ لَرَءُوۡفٌ رَّحِیۡمٌ (الحج65) کہ کیا تُو نے دیکھا نہیں کہ اللہ نے تمہارے کام پر جو کچھ بھی زمین میں ہے اسے بغیر مزدوری کے لگا رکھا ہے اور کشتیاں بھی سمندر میں اس کے حکم سے چلتی ہیں اور اس نے آسمان کو روک رکھا ہے کہ کہیں زمین پر سوائے اس کے حکم کے گر نہ جائے۔ اللہ تعالیٰ یقیناً لوگوں سے بہت شفقت کرنے والا اور ان پر بار بار رحم کرنے والا ہے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی شفقت اور مہربانی ہے کہ اس نے آسمانی آفات کو روک رکھا ہے ورنہ انسان اس زمانے میں خاص طور پر جس طرح کی حرکتیں کر رہا ہے اور جو باغیانہ رویے اور روش ہیں، اللہ تعالیٰ کو بھلایا ہوا ہے، ایک تو اللہ تعالیٰ کے مقابلے پر شریک ہیں دوسرے اللہ تعالیٰ کی ذات پر یقین نہیں ہے، اللہ تعالیٰ کے وجود پر یقین نہیں ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو فوری پکڑ لے مگر اللہ تعالیٰ ڈھیل دیتا ہے۔

وہ سوال کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ پھر پکڑتا کیوں نہیں؟ اللہ تعالیٰ نے کہا ہے میں ڈھیل دیتا ہوں۔ اگر پکڑنا چاہوں تو تمہیں پکڑ سکتا ہوں، دنیا میں کوئی آبادی نہ رہنے دوں لیکن اس کی رحمانیت ہے کہ وہ پھر بھی تمہیں ڈھیل دے رہا ہے اور جلدی اس کو اس لیے نہیں کہ وہ سب طاقتوں کا مالک ہے۔ اسے پتا ہے کہ جب میں نے پکڑنا ہے تو پکڑ سکتا ہوں کوئی مجھے روک نہیں سکتا اور کوئی میری پکڑ سے فرار حاصل نہیں کر سکتا پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جس لحاظ سے بھی دیکھ لو تمہیں میری ضرورت ہے اور یہ میری رحمانیت اور ربوبیت کے جلوے ہیں جو میں تمہیں دکھاتا ہوں اور باقی صفات ہیں اللہ تعالیٰ کی۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ کون ہے تم میں سے جو یہ کہہ سکے کہ وہ چاہے تو سورج کی روشنی لا سکتا ہے یا رات کو دن بنا سکتا ہے یا دن کو رات بنا سکتا ہے یا طوفانوں کو روک سکتا ہے۔ نہ جاپان نہ امریکہ نہ اَور کوئی طاقت اپنے تمام دنیاوی وسائل کے ساتھ جو ان کے پاس ہیں اور سمجھتے ہیں ہم بڑے ترقی کر چکے ہیں، بڑے ایڈوانس ہو چکے ہیں وہ بھی چاہیں تو ان طوفانوں کو روک نہیں سکتے۔ ہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اگر وہ چاہے اللہ تعالیٰ تو طوفانوں کے رخ پھر پھیر دیتا ہے۔ فجی میں ہم دورے پر گئے تو

وہاں ایک دن صبح فجر کی نماز سے پہلے پاکستان سے فون آئے ناظر صاحب اعلیٰ کے اور خبریں آرہی تھیں بی بی سی پہ کہ بڑا شدید سونامی آرہاہے اور فجی کو اپنی لپیٹ میں لے لے گا۔ بڑی گھبراہٹ کا اظہار تھا، ہر طرف سے مختلف عزیزوں کے فون آنے لگے۔ نماز کا وقت تھا ہم مسجد چلے گئے اپنی رہائش سے۔ مسجد میں نماز سے پہلے میں نے سب نمازیوں کو کہا کہ نماز میں ہم، سجدے میں اس طوفان کا رخ پھیرنے کے لیے دعا کریں گے۔ میں دعا کروں گا آپ بھی میرے ساتھ شامل ہوں اور دعا کی۔ اللہ تعالیٰ نے وہیں تسکین کے سامان پیدا فرما دیے۔ واپس آئے تو پتا لگا کہ طوفان کا رخ دوسری طرف چلا گیا ہے۔ تو یہ ہے اللہ تعالیٰ کی قدرت کہ طاقتیں، دنیاوی طاقتیں اس طوفان کو نہیں روک سکتیں لیکن اللہ تعالیٰ جب چاہتا ہے اپنے بندوں کی دعائیں قبول کرتا ہے جو خالص اس کو ماننے والے ہیں، اس کی عبادت کرنے والے ہیں ان کی سنتا ہے اور ان دعاؤں سے پھر بارشیں بھی نازل فرماتا ہے، طوفانوں کے رخ بھی پھیرتا ہے، باقی مصائب سے بھی نجات دیتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کہتا ہے یہ ہوں میں، یہ ہے میری ذات، یہ ہے میرے وجود کی نشانی۔ پس اللہ تعالیٰ جو رحمان ہے، رحیم ہے، مجیب ہے، بہت ساری صفات کا مالک ہے اپنے جلوے دکھاتا ہے لیکن دہریوں کو اور مشرکوں کو اس کی سمجھ نہیں آتی اس لیے اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور پھر آپؐ کے ذریعہ مومنوں کو یہ فرمایا کہ اس شرک کے زمانے میں، اس دہریت کے زمانے میں اللہ تعالیٰ کی ذات اور اس کے وجود سے دنیا کو آگاہ کرو اور اب یہ مسیح محمدی کے غلاموں کا کام ہے کہ اس کام کو احسن طریق پر ادا کرنے کی کوشش کریں۔

اس کے بعد سورۂ فلق کی تشریح بیان کرتے ہوئے حضورِ انور نے فرمایا کہ پھر اگلی سورت ہے سورۃ الفلق۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک جگہ اس کے بارے میں فرمایا کہ اے مسلمانو! اگر تم سچے دل سے خداوند تعالیٰ اور اس کے مقدس رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان رکھتے ہو (صلی اللہ علیہ وسلم) اور نصرت الٰہی کے منتظر ہو تو یقیناً سمجھو کہ نصرت کا وقت آ گیا اور یہ کاروبار انسان کی طرف سے نہیں اور نہ کسی انسانی منصوبے نے اس کی بنیاد ڈالی ہے بلکہ یہ وہی صبح صادق ظہور پذیر ہوگئی ہے جس کی بعض نوشتوں میں پہلے سے خبر دی گئی تھی۔ خدا تعالیٰ نے فرمایا اب یہ ضرورت تھی کہ اللہ تعالیٰ کی نصرت آتی، اس کی تائیدات آتیں۔ وہ اپنے دین کے لیے کسی کو بھیجتا۔ پس یہ صبح صادق طلوع پذیر ہوگئی ہے۔

امام راغبؒ نے اپنی لغت کی کتاب 'مفردات' میں لکھا ہے کہ ایک معنی فلق کے یہ بھی ہیں فلق سے مراد صبح ہے۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت سے صبح صادق نمودار ہوگئی لیکن اس زمانے کی دجالی طاقتوں کی کوششوں سے بچنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے اپنی پناہ میں آنے کی دعا بھی سکھائی ہے کہ یہ صبح صادق نمودار تو ہوگئی لیکن دجالی کوششیں اس بات پر لگی رہیں گی، اس کام پر لگی رہیں گی کہ تمہیں اس صبح صادق سے، اس صبح کی روشنی سے، اس سورج سے فیض پانے سے روکے رکھیں۔ لیکن بہرحال ان کی کوششوں کے باوجود ان شاء اللہ تعالیٰ اس دن نے جو صبح صادق کے ساتھ طلوع ہوا روشن تر ہوتے چلے جانا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو سراجِ منیر ہیں ان کی روشنی نے دنیا میں پھیلنا ہے لیکن جیسا کہ میں نے کہا کہ طاغوتی طاقتوں نے بھی بھرپور کوشش کرنی ہیں، وہ خاموش نہیں بیٹھیں گی اور آج کل ہم دیکھتے ہیں کہ بڑی شدت سے، بہانے بہانے سے یہ لوگ اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر حملے کرتے ہیں۔ مسلمانوں کو مسلمانوں سے لڑایا جا رہا ہے۔ مسلمان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس انتباہ پر غور نہیں کرتے کہ صبح صادق طلوع ہوگئی ہے اور لیکن پھر بھی تمہیں سمجھ نہیں آرہی۔ اگر اللہ تعالیٰ کے اب یاد کرنے پر بھی اس طرف توجہ نہیں ہوگی تو پھر اللہ کو بھی کوئی پروا نہیں۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی اس بات کا اظہار بھی ہم دیکھتے ہیں کہ باوجود حکومتوں کے تمام وسائل کے مسلمانوں کی حالت ابتر سے ابتر ہوتی چلی جارہی ہے۔ اسلام مخالف طاقتیں مسلمانوں کو کمزور کر رہی ہیں اور مسلمان علماء بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مخالفت میں بڑھتے چلے جارہے ہیں اور اس طرف دیکھ نہیں رہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر جو فضل کیا ہے اس سے ہم کس طرح فیض پائیں۔ اپنے مکروں سے اس سورج کی روشنی کو دھندلانا چاہتے ہیں۔

حضورِ انور نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے حوالے سے فرمایا کہ اس میں دونوں شامل ہیں یعنی دجالی طاقتیں بھی اور نام نہاد علماء بھی۔ پس ایسے حالات میں اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آکر اس کی توحید پر قائم رہ کر ہم ان حملوں سے بچ سکتے ہیں، اللہ تعالیٰ کے حکموں پر چل کر ان حملوں سے بچ سکتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے جو نعمتیں دی ہیں ان کا صحیح استعمال کر کے اس شر سے بچ سکتے ہیں ورنہ اس کے علاوہ کوئی اور راہ فرار نہیں ہے۔ تیل کی دولت کو اگر اپنی عیاشیوں پر استعمال کرنے لگ جائیں، اپنے گھروں کو، اپنے محلات کو سونے کی ورقوں اور پتیوں سے سجانا شروع کر دیں، اللہ تعالیٰ کے حقوق و فرائض سے صَرف نظر کریں یا ان کا خیال ہی نہ رکھیں یا ان کو ردّ کرتے چلے جائیں یا صحیح ادائیگی نہ کریں، اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے حق ادا نہ کریں تو پھر یہ دولتیں کوئی فائدہ نہیں دیں گی۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ اگر دجال کی باتیں سن کر اس دولت کو ایک دوسرے کے خلاف استعمال کرنے لگ جائیں تو پھر اس کے جو منطقی نتیجے نکلنے ہیں وہ نکل رہے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر یہ حالت ہوگی تو تم میری پناہ سے بھی نکل جاؤ گے۔ اپنی خواہشات اور کمزوریوں کی وجہ سے تم ان شرور کے زیر اثر آجاؤ گے، نفسانی خواہشات غالب آجائیں گی۔ اور جب نفسانی خواہشات غالب آجائیں تو پھر انسان ان سب شرور کے زیر اثر آجاتا ہے جو انسان کو نقصان پہنچا سکتی ہیں اور اللہ تعالیٰ کی پناہ سے باہر چلا جاتا ہے۔ اس لیے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک جگہ فرمایا کہ جب رحمان سے رشتہ ٹوٹا تو پھر شیطان سے رشتہ جڑ گیا اور جب شیطان سے رشتہ جڑ جائے تو پھر نتیجہ ظاہر ہے کہ وہی ہوگا جو شیطان چاہے گا۔ پس ہم یہی دیکھ رہے ہیں کہ آج کل یہی حالات ہیں۔ پس ہر مومن کو یہ بات سامنے رکھنی چاہیے، ہر مسلمان کو یہ بات سامنے رکھنی چاہیے کہ اگر اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا صحیح استعمال کرنا ہے تو مخلوق کے شر سے بچنے کے لیے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آنا ضروری ہے۔ اس زمانے میں جو اللہ تعالیٰ نے پناہ مہیا فرمائی ہے اس کی آغوش میں آنا ضروری ہے۔ جو صبح صادق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد سے ظاہر ہوئی ہے اس سے فیض اسی وقت اٹھایا جائے گا جب اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی نعمتوں کو توحید کے پھیلانے اور تقویٰ پر چلنے کے لیے استعمال کرو گے۔ اگر دولت کو عیش و عشرت میں صرف کرنے لگ گئے جیسا کہ ہم اکثر دولت مند مسلمان حکومتوں میں دیکھ رہے ہیں تو شیطان کے ہاتھ میں آنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے پھر محروم ہو جاؤ گے اور ہم دیکھتے ہیں کہ ہو رہے ہیں مسلمان۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ اسلام مخالف طاقتیں مسلمانوں کو کمزور کرنے کے لیے، مسلمانوں کی وحدت اور اکائی کو ختم کرنے کے لیے، ان میں پھوٹ اور فتنہ فساد ڈالنے کے لیے ہر قسم کے دجالی حربے استعمال کر رہی ہیں۔ اس کوشش میں ہیں کہ اسلامی ممالک کبھی ترقی نہ کریں اور بدقسمتی سے اسلامی ممالک کے اپنے اعمال جو کہ خدا تعالیٰ کی عطا کردہ تعلیم کے خلاف ہیں ان مخالفین کی کوششوں کو کامیاب بھی کر رہے ہیں۔ ان لوگوں کی یہ کوشش ہے ہیں کہ اسلامی ممالک کی دولت اور ان کی طاقت اُن دجالی قوتوں کے ہاتھ میں رہے اور جیسا کہ میں نے کہا کہ بدقسمتی سے مسلمان حکمران جو ہیں وہ باوجود اللہ تعالیٰ کی واضح تنبیہ کے اور اس دعا کے سکھانے کے کہ وَمِن شَرِّ غَاسِقٍ إِذَا وَقَبَ۔ کہ اندھیرہ کرنے والے کی ہر شر سے بچنے کے لیے جب وہ اندھیرا کر دیتا ہے تیری پناہ میں آتا ہوں۔ یہ اللہ تعالیٰ نے دعا سکھائی اور وَمِن شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي الْعُقَدِ۔ اور تمام ایسے نفوس کی شرارت سے بچنے کے لیے جو باہمی تعلقات کی گرہ میں جو تعلقات کا جو مضبوط بندھن ہے اس تعلق کو تڑوانے کے لیے کوشش کرتے ہیں پھونکیں مارتے ہیں اور جب پھونکیں مار رہے ہیں تو ایسی حالت میں ہم اپنے رب کی پناہ میں آتے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ نے دعا تو سکھائی لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ مسلمان یہ دعا تو پڑھتے ہیں کہ ہم اپنے رب کی پناہ میں آتے ہیں، شیطان سے ہم بچتے ہیں لیکن انہی دجالی طاقتوں کے ہاتھوں میں کھیل بھی رہے ہیں۔ کوئی کسی غیر مسلم حکومت سے امداد طلب کر رہا ہے تو کوئی کسی سے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ یہی اسلام مخالف قوتیں ان ملکوں کے اندر دہشت گرد گروہوں کی مدد کر رہی ہیں۔ پھر مدد پر ہی بس نہیں ہے، جب ان تمام فتنوں کے پیدا کرنے سے تسلی نہیں ہوئی اور بعض ممالک ان کے ہاتھوں میں نہیں آئے یا ان پر جس طرح وہ قبضہ کرنا چاہتے تھے اس طرح قبضہ نہیں کر سکے، ان کی معیشت کو تباہ و برباد کرنے کے بعد بھی ان کی تسلیاں نہیں ہوئیں تو پھر انہوں نے ایک اور پینترا بدلا۔ مسلمانوں کے دین سے لگاؤ کے کارڈ کو اس طرح استعمال کیا کہ ایک خلافت کا فتنہ کھڑا کر دیا۔ یہ فتنہ مسلمانوں کے اندر سے نہیں پیدا ہوا، یہ بھی دجالی طاقتوں کا پیدا کیا ہوا فتنہ ہے کیونکہ ان کا خیال تھا کہ اس بات پر مسلمان متفق ہو جائیں گے اور ہم اس حوالے سے اپنی گرفت مسلمان حکومتوں پر مضبوط کر سکیں گے، ایک اڈہ بنا کے ان کو اپنے مطابق ڈکٹیٹ کر سکیں گے اور جہاں جہاں مدد کی ضرورت ہو گی مدد بھی کرتے رہیں گے۔ اس کے لیے انہوں نے خلافت کا

مسجد مبارک اسلام آباد میں درس القرآن کا ایک منظر

مسجد مبارک اسلام آباد میں درس القرآن کا ایک منظر

ایک شوشہ چھوڑا اور خلافت کھڑی کیا، اس کی مکمل، بھرپور مدد کرتے رہے۔ بے انتہا جدید قسم کے اسلحہ سے مدد کرتے رہے۔ مالی مدد بھی کرتے رہے اور کروڑوں ڈالروں کی مدد کرتے رہے یہ لیکن یہ ان کو پتا نہیں تھا کہ خلافت کا قیام اللہ تعالیٰ کے قائم کردہ نظام کے تحت ہی ہوسکتا ہے اور آخر جب اربوں ڈالر خرچ کرنے کے بعد وہ نتیجہ نہیں نکلا جو یہ چاہتے تھے تو پھر امداد بھی بند کر دی۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ یہ باتیں ان کے بہت سارے تجزیہ نگار لکھتے ہیں جو غور کرنے والے ہیں، دیکھنے والے ہیں، واقعات کی حقیقت کو سمجھنے والے ہیں۔ وہ لکھتے ہیں کہ یہ جو بھی داعش تھی یا خلافت کا ایک نظام انہوں نے چلانے کی کوشش کی تھی وہ ان کی مرہون منت تھی، ان کی وجہ سے ہی چل رہی تھی کیونکہ انہوں نے لکھا ہے ساتھ کہ ان کی مدد کے بغیر یہ لوگ حکومتوں کے خلاف یا حکومت کے خلاف اتنی لمبی جنگ کر ہی نہیں سکتے تھے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ پھر جب یہ بھی دیکھا ایک تو یہ جو مقصد حاصل کرنا چاہتے تھے وہ حاصل نہیں ہوا دوسرے ان کو ختم کرنے کی ایک وجہ یہ بھی بنی کہ ان کے اپنے ملکوں پر اس کے اثرات پڑنے لگے جو ان کی دجل کرنے کی کوشش کی تھی کہ کس طرح اسلام کو کمزور کیا جائے۔ بہرحال اصل مقصد ان کا مسلمان ممالک کی طاقت کو کمزور کرنا تھا، ان کی معیشت پر قبضہ کرنا تھا، ان کو اپنے زیرنگیں کرنا تھا اور بعض کی کوشش تھی کہ ہمیشہ ان لوگوں کی دنیا پر اجارہ داری قائم رہے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ یہ باتیں جیسا کہ میں نے کہا وہ پہلے بھی کرتے رہے تھے اور اب بھی کرتے رہیں گے اور کرتے رہتے ہیں۔ کبھی حکومتوں کو لڑا کر اور کبھی اور حیلے تلاش کر کے ان کی کوشش یہ ہے کہ ہمارا قبضہ اس ریجن میں رہے اور دوسرے یہ کہ مسلمان کبھی متحد نہ ہوں۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ آئرلینڈ کے دورے پر ایک جرنلسٹ نے مجھ سے سوال کیا کہ پہلے دہشت گرد یا باغی گروپ حکومتوں کے خلاف اٹھتے تھے اس لیے کامیاب نہیں ہوتے تھے اب تو خلافت کا نظام قائم ہوگیا، اب تو مسلمان خلافت کے نام پر اس کے اردگرد جمع ہو رہے ہیں تو مجھ سے اس نے پوچھا کہ تمہارا کیا خیال ہے؟ میں نے اس وقت اسے یہی کہا تھا کہ یہ بھی باقی شدت پسند گروپوں کی طرح یا دہشت گردوں کی طرح ایک گروپ ہے اور جس طرح پہلے گروپ سوائے اس کے کہ بدامنی پیدا کریں اَور اس کے علاوہ کچھ حاصل نہیں کر سکے یہ بھی کچھ حاصل نہیں کرسکیں گے اور ان کا انجام ان سے زیادہ خطرناک ہوگا اور اپنی موت آپ مرجائیں گے کیونکہ خلافت کو قائم کرنا اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ تین چار سال کے اندر ہی جس خلافت کا بڑا شور تھا وہ ختم ہوگئی۔

اور اب تھوڑی سی باقیات رہ گئی ہیں جو اس کی اس کے بارے میں ان کے تبصرے آتے رہتے ہیں کہ فلاں جگہ ایک پاکٹ بن گئی، فلاں جگہ بن گئی۔ عین ممکن ہے کہ ان ملکوں کو خوفزدہ کرنے کے لیے اس نام نہاد گروپ کو اپنے کنٹرول میں رکھا ہوا ہے نہیں تو ان کے کنٹرول کے بغیر وہ اس طرح survive کر ہی نہیں سکتے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہوشیار کر دیا اور ساتھ دعا بھی سکھائی کہ آخری زمانے میں جب خاتم الخلفاء کا دور آئے اس وقت ظلمات اور اندھیرے پھیلانے والی طاقتوں سے اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی پناہ میں دینے کی کوشش بھی کرنا اور دعا بھی کرنا۔ مسلمانوں کی اکائی اور اتحاد کو پہلے سے بڑھ کر توڑنے کی کوشش کی جائے گی اور یہی جیسا کہ میں نے کہا ہم دیکھ رہے ہیں کی جارہی ہے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آنے کی دعا کرنا اور وہ صبح صادق جو اسلام کی نشأۃ ثانیہ کی صبح صادق ہے جو مسیح موعودؑ کے آنے سے طلوع ہوئی ہے، جس میں اس سراج منیر نے دوبارہ دنیا میں چمکنا ہے جو دنیا کو روشن کرنے کے لیے چودہ سو سال پہلے آیا تھا۔ اس وقت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میری پناہ مانگتے ہوئے، میری پناہ میں آتے ہوئے اس آنے والے خاتم الخلفاء کے ساتھ جڑ جانا۔ لیکن بدقسمتی سے مسلمانوں کی اکثریت اس الٰہی تنبیہ کی پرواہ نہیں کر رہی۔ اللہ تعالیٰ نے جو دعائیں بتائی ہوئی ہیں ان پہ غور نہیں کر رہی اور دشمن کے جال میں آ کر اندھیروں میں گرتی چلی جارہی ہے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ شیطان ہر وقت انسان کے ساتھ لگا ہوا ہے۔ احمدیوں کو بھی یہ نہیں سمجھنا چاہیے کہ ہم محض مان کر محفوظ ہوگئے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لیے تینوں قُل رات کو سوتے وقت پڑھنے کی تلقین فرمائی تھی کہ اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی پناہ میں رکھنے کے لیے دعا بھی کرتے رہو اور خلافت کے فیض سے فائدہ اٹھانے کے لیے خلافت کے ساتھ ہمیشہ جڑے بھی رہو اور اس کی اطاعت میں بھی کامل ہونے کی کوشش کرو، حتی المقدور اطاعت کرو، فرمانبردار ہو جاؤ ورنہ حاسد تم پر بھی حملہ کر سکتے ہیں جو مخالف بن کر بھی حملہ کر سکتے ہیں اور منافقانہ رویہ دکھا کر بھی تمہیں مہدی معہود کے زمانے کی ترقیات اور جاری خلافت کے فیض سے محروم کرنے کی کوشش کریں گی۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ ان کو یہ حسد ہے کہ یہ ترقی کیوں کر رہے ہیں۔ ہمارے جال میں کیوں نہیں آتے۔ کئی جگہ ہمارے بعض لوگوں کے ساتھ ان کے بعض ڈپلومیٹس نے اظہار کیا کہ ہم نے باقی لوگوں کو، مسلمانوں کے گروپوں کو لیڈروں کو تو قابو کر لیا لیکن احمدی جس طرح ہم چاہتے ہیں ہمارے قابو نہیں آئے۔ اگر کوئی منافق یا کمزور ایمان آیا بھی تو اس کی حیثیت کوئی نہیں ہے کیونکہ یہ کر بھی نہیں سکتے قابو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی اللہ تعالیٰ نے الہاماً فرمایا تھا کہ فری میسنز تم پر مسلط نہیں کیے جائیں گے، یہ دجالی طاقتیں کبھی غالب نہیں آسکتیں۔ کوششیں ان کی رہیں گی کہ کسی نہ کسی طرح مسلمانوں کو آپس میں توڑتے رہیں اور جماعت میں مختلف حیلوں بہانوں سے، مختلف طریقے سے، ہمدرد بن کے مسلمان بن کے یہ فتنہ وفساد پیدا کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ پس اگر ان فتنوں سے کوئی بچا سکتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہارا رب ہی ہے جو بچائے گا۔ وہ رب بچائے گا جس نے صبح صادق طلوع کر دی۔ جس نے مسیح موعود کو بھیج دیا۔ جس نے ہمیں بتادیا کہ تمام دنیا کا رب وہ رب ہے جو رب الناس ہے اور پس اگر بچنا چاہتے ہو تو ایک ہی ہستی کو اپنا رب مانو۔ اپنے دلوں کو ٹٹولو اور دیکھو کہ کیا واقعہ میں ہم وہ خدا جو ایک خدا ہے، جو رب الناس ہے، جو تمام دنیا کو پالنے والا ہے اس کی پناہ میں آنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ بے شک خدا تعالیٰ نے ہماری مختلف حالتوں میں ہماری پرورش کے لیے ذرائع بنائے ہیں لیکن یہ سب بھی رب الناس کی مخلوق ہیں۔ سورت ناس میں اس کے بارے میں بھی وضاحت فرما دی کہ پرورش کے لیے اللہ تعالیٰ نے والدین کو ایک ذریعہ بنایا ہے۔ ہم ان کے شکرگزار اس لیے ہیں کہ خدا تعالیٰ کا حکم کہ حکومت وقت، انصاف پسند حکومت اگر ہماری ضروریات پوری کرتی ہے، ہمیں آزادیاں دیتی ہے یا پرورش کا کوئی بھی اور ذریعہ ہیں تو اس لیے کہ خدا تعالیٰ کا حکم ہے ان کی شکرگزاری کرو لیکن اصل رب الناس وہی واحد ویگانہ خدا ہے، اللہ ہے اور اللہ تعالیٰ نے یہی فرمایا کہ رب حقیقی کو کبھی نہ بھولو جو رب الناس ہے۔

پھر فرمایا کہ مَلِكِ النَّاسِ کی پناہ میں آنے کی دعا کرو کہ سب بادشاہوں کا بادشاہ اور سب سے افضل اور زمین و آسمان کا مالک خدائے واحد ویگانہ ہے۔ یہ نعمتیں تمہیں دنیاوی بادشاہ نہیں دے رہے، یہ نعمتیں تمہیں خدا تعالیٰ دے رہا ہے بلکہ جو دنیاوی بادشاہ بنے بیٹھے ہیں ان کو بھی خدا تعالیٰ یہ سب کچھ دیتا ہے۔ سورت اخلاص میں اس کی وضاحت ہے کہ اللہ تعالیٰ ہے جو تمام

صفات کا مالک ہے اور کامل طور پر یہ صفات رکھتا ہے اور اس کے سہارے کے بغیر چاہے کوئی بادشاہ بھی ہو نہیں رہ سکتا۔ یہ دنیاوی بادشاہ ناراض ہو جائیں یا اپنی مرضی کے خلاف کوئی بات ہو جائے تو انصاف کے تقاضے بھی پس پشت ڈال دیتے ہیں اور نہ صرف یہ بلکہ ظلم و بربریت کی انتہا بھی کر دیتے ہیں۔ پس اللہ فرماتا ہے کہ تم ایسے زمانے میں جب کہ ظالم بادشاہ اپنے شرور میں بڑھ رہے ہوں تو جو اصل مالک ہے اس کی پناہ میں آنے کی دعا کرو۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ احمدیوں کو خاص طور پر اس طرف توجہ کی ضرورت ہے۔ یہ جو مسلمان ملکوں کے سربراہ ہیں، حکومتیں ہیں یہ اپنے آپ کو مالک کل سمجھتی ہیں اور احمدیوں کے خلاف ایسے شر انگیز قانون بنا رہے ہیں کہ کس طرح ہم احمدیوں کو حقیقی اسلام پر قائم رہنے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت میں رہنے سے روکیں۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایسے حالات میں اگر کوئی پناہ کی جگہ ہے، اگر کوئی حقیقی بادشاہ ہے جس کی پناہ میں تم آسکتے ہو تو وہ ملك الناس ہے، اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ پس اس کی پناہ میں آنے کی کوشش کرو۔ وہ تمام انسانوں کا بادشاہ ہے۔ بادشاہ اور حکومتیں بھی اسی کے زیرنگیں ہیں۔ وہی ہے جو ان دنیوی بادشاہوں کی شرارت سے ہمیں بچا سکتا ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہیں اِلٰہِ النَّاسِ کی پناہ میں آنے کی کوشش کرنی چاہیے کہ حقیقی معبود اللہ تعالیٰ ہی ہے اور یہ دعا کرو کہ مجھے اے اللہ! اپنی پناہ میں لے کر ان جھوٹے معبودوں کے شر سے بچا اور ان لوگوں کے شر سے بچا جو ہمیں اپنے اصلی معبود سے ہٹا کر ان راستوں پر ڈالنا چاہتے ہیں جہاں ظاہری الفاظ میں تو بے شک نہ ہو لیکن عملاً وہ اپنے آپ کو معبود سمجھتے ہیں یا ان کے لوگوں کے چیلے چانٹے ہیں اور ایجنٹ ہیں جو یہ چاہتے ہیں کہ احمدی بھی اس طرح عبادت کریں جس طرح ہم چاہتے ہیں یعنی کہ احمدیوں کی عبادتیں بھی ان کے کہنے کے مطابق ہوں، ان کی مرضی کے مطابق ہوں۔ اور یہی کچھ احمدیوں کے ساتھ پاکستان میں ہو رہا ہے۔ یہی بعض اَور مسلمان ملکوں میں ہو رہا ہے۔ یہی سعودی بادشاہ چاہتے ہیں کہ رب بھی انہیں بنایا جائے، بادشاہ بھی انہیں بنایا جائے اور عبادتیں بھی ان کے کہنے کے مطابق کی جائیں۔ مخالفین اسلام نے تو ظاہری اِلٰہ بنائے تھے، معبود بنائے تھے اور ان کو بنا کر یہ کہا کہ یہ بھی الوہیت میں حصہ دار ہیں لیکن ان لوگوں نے بڑے طریقے سے اپنی رعایا کو ایسا عبد بنانا چاہا ہے جو ان کی اجازت کے بغیر یا ان کے بتائے ہوئے طریقے کے بغیر خدائے واحد کی عبادت بھی نہیں کر سکتے۔ چنانچہ جیسا کہ میں نے کہا کہ یہی کچھ احمدیوں کے ساتھ ہو رہا ہے کہ جب تک جس طرح ہم کہتے ہیں تم اس طرح نہیں کرو گے تو تم نماز نہیں پڑھ سکتے، مسجد میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لیے جمع نہیں ہو سکتے۔ گویا دنیاوی لحاظ سے بھی اور دینی لحاظ سے بھی خدا تعالیٰ کے حکم کو نہیں ماننا بلکہ ان کے حکم کو ماننا ہے۔ اور اس کے لیے ضروری ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کا بھیجا ہوا ہے، جو اللہ تعالیٰ نے صبح صادق طلوع فرمائی ہے اس کا انکار کرو۔ فرمایا ایسے وقت میں معبود حقیقی کے آگے مزید جھکو، اس کی پناہ میں آؤ تا کہ تمہاری دعاؤں اور تمہاری آہ و بکا سے اللہ تعالیٰ تمہیں ان نام نہاد معبودوں سے نجات دے، ہمیں ان مذہبی پیشواؤں کے چنگل سے نجات دے جو اپنے مطابق ہماری عبادتوں کو بھی ادا کروانا چاہتے ہیں اور اپنی پناہ میں لے لے۔

حضورِ انور نے فرمایا پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مِنۡ شَرِّ الۡوَسۡوَاسِ الۡخَنَّاسِ ۔یعنی میں اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرتا ہوں ہر وسوسہ ڈالنے والے کے شر سے جو ہر قسم کے وسوسے ڈال کر پیچھے ہٹ جاتا ہے۔ الَّذِیۡ یُوَسۡوِسُ فِیۡ صُدُوۡرِ النَّاسِ اور جو انسانوں کے دلوں میں شبہات پیدا کرتا ہے مِنَ الۡجِنَّۃِ وَالنَّاسِ۔ خواہ وہ مخفی رہنے والے لوگ ہوں یا عوام الناس۔ پس اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آکر ان لوگوں کے ظاہری حملوں سے بھی بچا جا سکتا ہے اور چھپے ہوئے حملوں سے بھی بچا جا سکتا ہے، منافقین سے بھی بچا جا سکتا ہے اور ظاہری حملہ آوروں سے بھی بچا جا سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ دعا اس لیے سکھائی ہے کہ جب ان حملہ آوروں کا حملہ ہو یا دوسرے لفظوں میں ان شیطانوں کا حملہ ہو جو ظاہری حملے بھی کریں اور چھپ کر بھی حملے کریں تو اس وقت پھر تم اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آنے کی کوشش کرو۔ یہ لوگ چھپ کر مختلف حیلوں بہانوں سے وسوسے ڈال کر بھی حملے کریں گے۔ یہ لوگ نام نہاد بڑے لیڈر علماء میں سے ہوں یا عام لوگ ہوں، اُن کے چیلے چانٹے ہوں ان کے شر سے صرف اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آکر ہی بچا جا سکتا ہے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ پھر یہ شیطان صفت لوگ جو ہیں یہ عامۃ المسلمین کے دلوں میں بھی وسوسے پیدا کرتے ہیں اور بالکل ہی ایسی باتیں لوگوں میں مشہور کر رکھی ہیں جن کا کسی احمدی کے ذہن میں شائبہ تک بھی نہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک جگہ فرمایا ہے کہ خناس شیطان کے ناموں میں سے ایک نام ہے جب وہ مکر و فریب اور وسوسہ اندازی سے کام لیتا ہے اور یہی آج ان لوگوں کا کام ہے جو اسلام کے کھلے دشمن ہیں کہ اسلام کے خلاف دلوں میں وسوسے ڈالتے ہیں جس کی وجہ سے ہم دیکھتے ہیں کہ دنیا میں مسلمانوں کے خلاف نفرت پیدا ہو رہی ہے۔ گو مسلمانوں کے عمل بھی اس میں شامل ہیں اور یہی ان نام نہاد علماء کا کام ہے جو مسیح موعودؑ کے انکار کے لیے عوام الناس کو احمدیوں کے خلاف بھڑکانے کے لیے مختلف وسوسے ڈالتے رہتے ہیں کہ یہ اسلام کو نہیں مانتے۔ نعوذ باللہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑا سمجھتے ہیں، بڑا مقام دیتے ہیں، ختم نبوت پر یقین نہیں رکھتے اور آج کل پاکستان میں تو خاص طور پر اس میں بہت زیادہ تیزی آئی ہوئی ہے۔ پس ایسے حالات میں ہمیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم میری پناہ میں آنے کے لیے اپنے عمل سے بھی کوشش کرو اور دعا بھی کرو تا کہ اللہ تعالیٰ ان کے شر سے محفوظ رکھے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ پس اس زمانے کے شرور سے محفوظ رہنے کے لیے توحید پر قائم رہنے اور خدا تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنے کے لیے دعاؤں کی طرف بہت توجہ کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ سب احمدیوں کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

اس کے بعد حضورِ انور نے بعض دعاؤں کی طرف توجہ دلائی اور فرمایا کہ

☆... سب سے پہلے تو دعا ہم درود سے شروع کرتے ہیں کہ

سُبۡحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمۡدِہٖ سُبۡحَانَ اللّٰہِ الۡعَظِیۡمِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ

☆... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آل کے لیے دعا کریں۔ پھر یہ کہ جو مسلمان ہیں وہ حقیقی طور پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد کے مقصد کو پہچاننے والے ہوں اور آپؑ کو قبول کرنے والے ہوں۔

☆... تمام احمدیوں کے لیے دعا کریں اللہ تعالیٰ ان کو بھی ہر قسم کے شرور سے محفوظ رکھے۔

☆... عالم اسلام کے لیے عمومی دعائیں ہیں کہ خدا انہیں باہمی اتحاد اور ہمدردی عطا فرمائے۔ جیسا کہ میں نے ابھی کہا تھا کہ ان کی پھوٹ کی وجہ سے دشمن ہی فائدہ اٹھا رہا ہے لیکن اس بات کو یہ لوگ سمجھتے نہیں ہیں اور اللہ تعالیٰ کا جو ان کے ساتھ سلوک ہے اس کو دیکھتے ہوئے بھی اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹنے کی کوشش نہیں کر رہے۔ خدا کرے کہ یہ اللہ تعالیٰ کو پہچاننے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے آگے جھکتے ہوئے توبہ کرتے ہوئے اس کی رحمت کے طالب ہوں۔

☆... نظام جماعت عالمگیر کے لیے اور تمام احباب و خواتین اور جماعت عالمگیر کے لیے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ انہیں سب کو حفاظت میں رکھے۔ ہر شر سے بچائے۔ ثبات قدم عطا فرمائے۔ نظامِ خلافت سے ہر ایک کو وابستہ رکھے۔

☆... پھر اسی طرح نظام جماعت میں جو عہدیدار ہیں اور عام احمدی ہیں جن کے پاس کوئی جماعتی خدمت نہیں لیکن ایک احمدی کی حیثیت سے وہ عہدیدار کی عزت کرنے والے ہوں اور عہدیدار اپنے عہدے کو صرف عہدہ سمجھ کر نہ بیٹھ جائیں بلکہ حقیقت میں اس کا حق ادا کرنیوالے ہوں۔ اس سال نئے انتخابات بھی ہو رہے ہیں مختلف جگہوں پر نئے عہدیدار بن رہے ہیں اللہ تعالیٰ ایسے عہدیدار جماعتوں کو مہیا فرمائے جو حقیقت میں اللہ تعالیٰ کا خوف رکھنے والے ہوں اور بےنفس ہو کر کام کرنے والے ہوں اور خدمت کے جذبے سے ہر احمدی کا حق ادا کرنے والے بھی ہوں۔

☆... دجال کے فتنے کے شر سے بچنے کے لیے دعا کریں۔ خدا تعالیٰ ان کی چالوں اور خطرناک منصوبوں سے ہمیں بچا کے رکھے، ان کے برے ارادوں سے ہمیں بچائے۔

☆... جنگ کے خطرات بھی بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ دنیا کو عقل دے اور یہ بڑی طاقتیں صرف اپنے ذاتی مفادات کے لیے دنیا پر جنگ سہیڑنے کی کوشش کر رہی ہیں، اللہ تعالیٰ ان کو عقل سے اور جنگ کے نقصانات سے دنیا کو محفوظ رکھے۔

☆... اشاعت اسلام اور احمدیت کے لیے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں موقع دے کہ ہم حقیقت میں تکمیلِ اشاعتِ ہدایت کا حق ادا کرنے والے بنیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کا مقصد تھا

☆... شہدائے احمدیت کے لیے اور ان کے پسماندگان کے لیے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ان کی خود حفاظت فرمائے اور ہر ایک پریشانی سے ان لوگوں کو بچائے۔

☆... اسیران راہ مولیٰ کی جلد آزادی کے لیے بھی دعا کریں۔ ان کے سائے سے عارضی طور پر محروم اہل و عیال کے لیے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ان کو خوشیاں ان کو واپس لوٹائے۔

☆... پھر انفرادی طور پر جو لوگ مختلف مسائل میں گرفتار ہیں ان کے لیے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ان کی مشکلات کو دور فرمائے۔

☆... ہر قسم کے بیماروں کو شفا عطا فرمائے۔

☆... جن لوگوں پر ان کی بیوقوفیوں کی وجہ سے یا نااہلیوں کی وجہ سے قرضوں کے بوجھ بڑھ چکے ہیں اور مختلف چٹیاں بڑھ چکی ہیں اللہ تعالیٰ ان پر بھی رحم فرمائے۔ اس قسم کے خطوط روزانہ آتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی مشکلات دور کرے۔

☆... سب مصیبت زدگان کے لیے جو سیاسی ظلموں کا نشانہ بنائے جا رہے ہوں یا مذہبی ظلموں کا نشانہ بنائے جا رہے ہوں یا قومی تعصّبات کا نشانہ بنائے جا رہے ہوں ان سب کے لیے دعا کریں۔ اب عرب قوم میں بھی اللہ کے فضل سے جس طرح احمدیت پھیل رہی ہے وہاں بھی ان کو مذہبی بنیاد پر ظلموں کو نشانہ بنایا جا رہا ہے اور بعض قید و بند کی صعوبتیں بھی برداشت کر رہے ہیں ان کے لیے دعا کریں اللہ تعالیٰ جلد رہائی کے سامان پیدا فرمائے۔

☆... بلاامتیاز مذہب و ملت اقتصادی بدحالی کے شکار مظلوموں کے لیے دعا کریں۔

☆... پھر مختلف مردوں اور عورتوں کے ازدواجی اور خاندانی جھگڑوں سے نجات کے لیے دعا کریں۔ ان کی بھی تعداد بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ مردوں اور عورتوں دونوں کو عقل سے کہ وہ اپنے گھروں کو بسانے والے ہوں۔

☆... بیوگان اور یتامیٰ کے لیے اور حقوق سے محروم لوگوں کے لیے بھی دعا کریں۔

☆... ایسی بچیوں کے لیے دعا کریں جن کے رشتوں میں تاخیر ہو رہی ہے اور بڑی پریشان ہیں وہ خود بھی اور ان کے والدین بھی۔

☆... بےاولاد لوگوں کے لیے، طلباء کے لیے، آج کل امتحان بھی ہو رہے ہیں اور مختلف لوگوں کے خطوط آتے ہیں۔

☆... بیروزگاروں کے لیے دعا کریں۔

☆... سب کاروباری لوگوں کے لیے، مزدوروں کے لیے دعا کریں اسی طرح مختلف کاروباروں میں لوگ ہیں، زمیندار ہیں ان کے لیے دعا کریں۔ مقدمات میں پھنسے ہوئے لوگ ہیں جو دعا کے لیے لکھتے رہتے ہیں ان کے لیے دعا کریں۔

☆... درویشان قادیان اور اہل ربوہ کے لیے دعا کریں اللہ تعالیٰ وہاں بھی آنے جانے کے راستے کھولے۔ لندن سے اسلام آباد ہجرت ہوئی ہے تو مسجد فضل کے اردگرد رہنے والے لوگوں نے شور مچا دیا ہے کہ ہم علیحدہ ہو گئے، بڑی افسردگی ہو گئی، خاموشی چھا گئی اور ہم اداس ہو گئے تو ان لوگوں کا خیال کیوں نہیں آتا جو ربوہ میں رہتے ہیں، جو پچھلے 35 سال سے اس امید پر بیٹھے ہوئے ہیں کہ اب حالات اچھے ہوں اور اب حالات اچھے ہوں اور خلیفہ وقت کا وہاں واپس آنا ہو اس لیے ان کے لیے بہت دعا کریں۔

☆... اسلام کے نام پر ستائے جانے والوں کے لیے دعا کریں جن میں سے سب سے پہلے تو جماعت احمدیہ کے افراد ہی ہیں مگر اس کے علاوہ بہت سارے دوسرے خِطوں میں بھی لوگ ہیں ان کے لیے بھی دعا کریں۔

☆... عالم اسلام کے لیے تو میں نے پہلے بھی کہا ہے کہ بہت زیادہ مسائل میں الجھ گئے ہیں اور دجال ان پر قبضہ کرتا چلا جا رہا ہے ان کے لیے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں وہ نور بخشے جو ان کو صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے جس کے بغیر ان کی راہ نجات نہیں۔

مسجد مبارک اسلام آباد میں درس القرآن کے بعد دعا

☆... پھر عمومی طور پر دکھوں سے چُور انسانیت کے لیے دعا کریں۔

☆... جماعت کے ابتلاؤں کے دور کے ختم ہونے کے لیے خصوصی دعا کریں۔

☆... پھر تحریکِ جدید اور وقفِ جدید اور دیگر مالی تحریکات میں قربانی کرنے والے مخلصین کے لیے دعا کریں۔ ان کی بھی فہرستیں آرہی ہیں جنہوں نے کوشش کر کے اپنے چندوں کی ادائیگی کی ہے۔

☆... پھر تمام دنیا میں جماعت احمدیہ کے خدمت پر کارکنان اور کارکنات ہیں ان کے لیے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزا عطا فرمائے۔

☆... یہاں بھی اور دنیا کے مختلف ممالک میں پھیلے ہوئے ایم۔ٹی۔اے کے کارکنان کے لیے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ان کو اجر دے، ان کو نیکیوں پر بھی قائم رکھے اور خدمت کی مزید توفیق دے۔

☆... پہلے تو صرف ایم۔ٹی۔اے تھری العربیہ تھا اب افریقہ میں بھی، گھانا میں سٹوڈیو بڑا اچھا کام کر رہا ہے اس کے علاوہ بورکینا فاسو میں اب شروع کیا ہے پھر امریکہ، کینیڈا میں بھی تنظیم نَو ہوئی ہے۔ انڈونیشیا اور جرمنی میں بھی اب نئے سرے سے ایم۔ٹی۔اے نے کام کرنا شروع کیا ہے، اچھا کام کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو توفیق عطا فرمائے کہ اپنے اپنے ملکوں میں اور مختلف زبانوں میں یہ اسلام کا حقیقی پیغام پہنچانے والے ہوں اور جلد سے جلد تمام دنیا کو اسلام کی آغوش میں لانے والے بنیں۔ ان کی کوشش میں اللہ تعالیٰ برکت عطا فرمائے۔

☆... مختلف حوادث میں گرفتار جو لوگ ہیں دنیا کے کسی خطے میں بھی ہوں ان کے لیے دعا کریں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

حضورِ انور نے مزید دعاؤں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ آجکل یہ دعا بھی بہت کریں:

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ

کہ اے اللہ ہم تجھے ان کے سینوں میں رکھتے ہیں یعنی تیرا رعب ان کے سینوں میں بھر جائے اور ہم ان کے شر سے محفوظ رہیں۔

پھر یہ ایک دعا ہے کہ

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْعَظِیْمُ الْحَلِیْمُ
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْم
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَرَبُّ الْاَرْضِ
وَرَبُّ الْعَرْشِ الْکَرِیْم

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ عظمتوں والا اور بڑا ہی بردبار ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہی عرش کا رب ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو کہ آسمان و زمین اور عرش کریم کا رب ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں معبودِ حقیقی کی صحیح عبادت کرنے والا بنائے۔

پھر ایک یہ دعا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی:

اَللّٰھُمَّ إِنِّی أَسْأَلُکَ حُبَّکَ، وَحُبَّ مَنْ یُحِبُّکَ،
وَالعَمَلَ الَّذِیْ یُبَلِّغُنِیْ حُبَّکَ، اللّٰھُمَّ اجْعَلْ حُبَّکَ
أَحَبَّ إِلَیَّ مِنْ نَّفْسِیْ، وَأَھْلِیْ، وَمِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ

کہ اے میرے اللہ میں تجھ سے تیری محبت مانگتا ہوں اور ان لوگوں کی محبت جو تجھ سے پیار کرتے ہیں اور اس کام کی محبت جو مجھے تیرے محبت تک پہنچادے۔ اے میرے خدا ایسا کر کہ تیری محبت مجھے اپنی جان اپنے اہل و عیال اور ٹھنڈے شیریں پانی سے زیادہ پیاری اور اچھی لگے۔

پھر ایک یہ دعا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ

یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلٰی دِیْنِکَ

اے دلوں کے پھیرنے والے میرے دل کو اپنے دین پر ثابت قدم رکھ۔

پھر ایک یہ دعا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ

اللّٰھُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِکَ،
وَلَا تُھْلِکْنَا بِعَذَابِکَ، وَعَافِنَا قَبْلَ ذَالِکَ

اے اللہ تو ہمیں اپنے غضب سے قتل نہ کرنا اپنے عذاب سے ہمیں ہلاک نہ کرنا اور اس سے پہلے ہمیں بچا لینا۔

پھر ایک یہ دعا ہے آپؐ کی کہ

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِکَ
وَتَحَوُّلِ عَافِیَتِکَ وَفُجَاءَۃِ نِقْمَتِکَ وَجَمِیْعِ سَخَطِکَ

اے اللہ! میں تیری نعمت کے زائل ہو جانے تیری عافیت کے ہٹ جانے تیری اچانک سزا اور ان سب باتوں سے پناہ مانگتا ہوں جن سے تو ناراض ہو۔

اس کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعض دعاؤں کا تذکرہ فرمایا۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ آجکل آدمؑ کی دعا پڑھنی چاہیے۔ یہ دعا اول ہی مقبول ہو چکی ہے یعنی یہ قبولیت کی دعا اللہ تعالیٰ نے سکھائی تھی کہ

رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنفُسَنَا وَإِن لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا
لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ

اے ہمارے رب! ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اور اگر تو ہمیں نہ بخشے اور ہم پر رحم نہ کرے تو ہم ضرور گھاٹا پانے والوں میں ہوں گے۔

پھر ایک یہ دعا ہے، حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد رؤیا میں دیکھا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ میری جماعت کو یہ دعا بہت زیادہ کرنی چاہیے اور یہ ان کو کہہ دو یہ دعا کریں کہ

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا
وَهَبْ لَنَا مِن لَّدُنكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنتَ الْوَهَّابُ

اے ہمارے رب! ہمارے دل ٹیڑھے نہ کر دینا بعد اس کے جو تو نے ہمیں ہدایت دی اور ہمیں اپنے حضور سے رحمت عطا کر نا یقیناً تو بہت عطا کرنے والا ہے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ خاص طور پر آج کل انسان دنیاوی فتوں میں پڑ پڑ سکتا ہے اس لیے خاص دعا کرنی چاہیے۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ بھی فرمایا ہے کہ ہماری جماعت ہر نماز کے آخری رکعت میں بعد رکوع مندرجہ ذیل دعا بکثرت پڑھے کہ

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً
وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ

کہ اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھی کامیابی عطا کر اور آخرت میں بھی کامیابی دے اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔ پھر آپؑ کی بعض الہامی دعائیں ہیں ان میں سے ایک یہ ہے جو آپؑ نے کہا پڑھنی چاہیے کہ

رَبَّنَا اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِیًا یُّنَادِیْ لِلْاِیْمَانِ
رَبَّنَا اٰمَنَّا فَاکْتُبْنَا مَعَ الشّٰھِدِیْنَ

اے ہمارے رب! ہم نے ایک منادی کی آواز سنی جو ایمان کی طرف بلاتا ہے اور اے رب! ہم اس پر ایمان لائے پس تو ہمیں بھی گواہوں میں لکھ لے۔

پھر ایک آپ کی ایک اور الہامی دعا ہے جس کا ترجمہ میں پڑھ دیتا ہوں کہ

اے میرے رب! مغفرت فرما اور آسمان سے رحم کر۔ اے میرے رب! مجھے اکیلا مت چھوڑ اور تو خیر الوارثین ہے۔ اے میرے رب! امت محمدیہ کی اصلاح کر۔ اے ہمارے رب! ہم میں اور ہماری قوم میں سچا فیصلہ کر دے اور تو سب فیصلہ کرنے والوں سے بہتر ہے۔

پھر ایک اور آپؑ کی الہامی دعا ہے، اس کا ترجمہ یہ ہے عربی بھی میں پڑھ دیتا ہوں کہ

یٰرَبِّ فَاسْمَعْ دُعَائِیْ وَمَزِّقْ اَعْدَائَکَ وَاَعْدَائِیْ
وَاَنْجِزْ وَعْدَکَ وَانْصُرْ عَبْدَکَ وَاَرِنَا اَیَّامَکَ
وَشَھِّرْ لَنَا حُسَامَکَ وَلَا تَذَرْ مِنَ الْکَافِرِیْنَ شَرِیْرًا

اے میرے رب العزت! میری دعا سن اور اپنے دشمنوں اور میرے دشمنوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر اور اپنا وعدہ پورا کر اور اپنے بندے کی مدد کر اور ہم کو اپنے عذاب کے دن دکھا اور اپنی تلوار ہمارے لیے سونت کر دکھا اور نہ چھوڑ کافروں میں سے کوئی شریر۔

پھر آپؑ کی ایک دعا ہے کہ

اے رب العالمین! میں تیرے احسانوں کا شکریہ ادا نہیں کر سکتا۔ تو نہایت ہی رحیم و کریم ہے۔ تیرے بے غایت مجھ پر احسان ہیں۔ میرے گناہ بخش تا میں ہلاک نہ ہو جاؤں۔ میرے دل میں اپنی خالص محبت ڈال تا مجھے زندگی حاصل ہو اور میری پردہ پوشی فرما اور مجھ سے ایسے عمل کروا جن سے تُو راضی ہو جائے۔ میں تیرے وجہِ کریم کے ساتھ اس بات سے بھی پناہ مانگتا ہوں کہ تیرا غضب مجھ پر وارد ہو۔ رحم فرما! رحم فرما! رحم فرما! اور دنیا و آخرت کی بلاؤں سے مجھے بچا کیونکہ ہر فضل و کرم تیرے ہی ہاتھ میں ہے۔ آمین

پھر ایک دعا ہے آپؑ کی کہ

اے میرے خدا! میری فریاد سن کہ میں اکیلا ہوں۔ اے میری پناہ! اے میری سِپر! میری طرف متوجہ ہو کہ میں چھوڑا گیا ہوں۔ اے میرے پیارے! اے میرے سب سے پیارے! مجھے اکیلا مت چھوڑ۔ میں تیرے ساتھ ہوں اور تیری درگاہ میں میری روح سجدہ میں ہے۔

اس کے بعد حضورِ انور نے ان الفاظ کے ساتھ دعا کروائی کہ آئیں اب مل کے دعا کر لیں۔ اللہ تعالیٰ ہماری دعاؤں کو قبول فرمائے۔ دعا کر لیں۔ (دعا)

☆☆☆

اس بابرکت محفل کا اختتام ایک بج کر چھپن منٹ پر دعا کے ساتھ ہوا۔ اس کے بعد حضورِ انور نے اعلان فرمایا کہ دس منٹ کے بعد نمازِ ظہر ادا کی جائے گی اور حضورِ انور اپنی رہائش گاہ تشریف لے گئے۔ مختصر وقفے کے بعد نمازِ ظہر ادا کی گئی۔

آج کی اس بابرکت مجلس میں ساڑھے پانچ سو کے قریب مرد و حضرات جبکہ اڑھائی سو کے قریب خواتین کل ملا کر آٹھ سو کے قریب افراد شامل ہوئے۔ اللہ تعالیٰ تمام شاملین اور دنیا بھر کے ناظرین کے حق میں حضورِ انور کی دعائیں قبول فرمائے اور ہم سب کو حضورِ انور کے ارشادات کے موافق اپنے اندر عملی تبدیلی پیدا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

☆...☆...☆

مسجد مبارک (ٹلفورڈ) میں معتکفین کی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات

امسال مسجد مبارک اسلام آباد میں پہلی دفعہ رمضان المبارک کے آخری عشرے میں نو (9) خوش نصیب مردوں نے اعتکاف کرنے کی سعادت حاصل کی۔ ان کے علاوہ مسجد سے ملحقہ لجنہ ہال میں چار خوش نصیب خواتین نے بھی اعتکاف کرنے کی سعادت حاصل کی۔

مورخہ 4/ جون 2019ء بروز منگل نماز عصر کے کچھ دیر بعد حضورِ انور ایدہ اللہ مسجد مبارک میں تشریف لائے جہاں پر معتکفین ایک قطار میں حضورِ انور کے استقبال کے لیے کھڑے تھے۔ حضورِ انور کے رونق افروز ہونے کے بعد سب معتکفین نے حضورِ انور سے شرفِ مصافحہ حاصل کیا۔ حضورِ انور نے ان سے حال احوال دریافت فرمایا نیز سحری اور افطاری کے انتظام کے بارے میں دریافت فرمایا۔ عرض کیا گیا کہ سحری اور افطاری کا مرکزی انتظام تھا اور بہت خوبی سے انجام دیا گیا۔

پھر حضورِ انور نے پوچھا کہ آپ لوگوں کا اعتکاف کیسا رہا۔ تمام معتکفین کے دلی جذبات ایک معتکف کی زبانی کچھ یوں عرض ہیں کہ اس نئے مرکز میں، خلیفۂ وقت کی مسجد میں، خلیفۂ وقت کے جوار میں ہماری رہائش ہے۔ ہر روز کئی مرتبہ ہمیں اپنے محبوب کی زیارت نصیب ہوتی ہے۔ سارا دن دروس، تسبیحات اور ذکرِ الٰہی میں گزرتا ہے۔ رات صلوٰۃ تراویح میں اور پھر تہجد میں قرآن کریم کا دور ہوتا ہے۔ یہ تو کسی جنت کا نقشہ ہے۔ اس دنیا میں اس سے بڑھ کر کسی کو کیا جنت نصیب ہو گی کہ دن میں کئی مرتبہ اپنے پیارے سے شرفِ ملاقات حاصل ہو۔ ہر وقت درود، تسبیحات، قرآن کریم کی تلاوت اور دعاؤں میں وقت صرف ہو اور پانچ کی پانچ نمازیں خلیفۂ وقت کی اقتدا میں ادا ہوں۔ اللہ تعالیٰ روحانی لذّتوں کے یہ لمحات ہمیں بار بار نصیب فرمائے۔

حضورِ انور کچھ دیر معتکفین کے درمیان رونق افروز رہے جس کے بعد ایک گروپ فوٹو ہوئی۔ حضورِ انور نے ازراہِ شفقت معتکفین کے ساتھ کھڑے ہو کر تصویر بنوائی اور کیمرہ مین کو ہدایت دی کہ ایسی تصویریں لیں کہ پس منظر میں مسجد مبارک کا زیادہ سے زیادہ حصہ نظر آئے۔

ان خوش نصیب معتکفین کے ان لمحات کو اپنی موجودگی سے یادگار بنانے کے بعد پیارے حضور لجنہ ہال کی طرف روانہ ہو گئے جہاں پر خواتین اعتکاف بیٹھی تھیں۔

لجنہ ہال میں اس ملاقات کے لیے کرسیوں پر بیٹھنے کا انتظام کیا گیا تھا۔ حضورِ انور نے معتکفات سے تعارف حاصل کیا اور ان سے حال احوال دریافت فرمایا۔ نیز فرمایا کہ اپنے اس اعتکاف کے تجربہ کے بارے میں مجھے خط لکھیں۔ اس کے بعد خواتین معتکفات کی حضورِ انور کی معیت میں تصاویر ہوئیں۔

ایک خاتون معتکفہ کہتی ہیں کہ مجھے پہلے بھی اعتکاف کرنے کی سعادت حاصل ہوئی ہے لیکن یہ تجربہ بہت منفرد اور دلنشین تھا۔ معتکف سے مسجد نظر آتی تھی تو دوسری جانب اللہ تعالیٰ کے پیارے خلیفہ کی رہائش گاہ۔ اگرچہ میں گھر آ چکی ہوں اور آج عید کا دن ہے لیکن سچ پوچھیں تو ابھی تک اس سحر انگیز روحانی ماحول سے اپنے آپ کو جدا نہیں کر سکی۔ اسلام آباد کے ماحول میں ایسا محسوس ہوتا ہے گویا ہم فرشتوں کے سائے میں بیٹھے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے پیارے امام کی شفقت اور دعائیں حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

☆...☆...☆

بقیہ: سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم......

از صفحہ نمبر 3

اور ایمان کو ظاہر نہیں کرتا جو آپؐ کو خدا پر تھا۔ اور کیا اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ آپؐ کا دل یادِ الٰہی اور خشیتِ ایزدی سے ایسا معمور و آباد تھا کہ توجہ الی المخلوق کا اس میں کوئی خانہ خالی ہی نہ تھا۔ اگر یہ بات کسی اور انسان میں بھی پائی جاتی تھی اور اگر کوئی اور شخص بھی آپؐ کے برابر یا آپؐ کے قریب بھی ایمان رکھتا تھا اور خدا کا خوف اس کے دل پر مستولی تھا تو اس کے اٹھنے بیٹھنے چلنے پھرنے میں بھی خشیتِ الٰہی کے یہ آثار پائے جانے ضروری ہیں مگر میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ زمین کے ہر گوشہ میں چراغ لے کر گھوم جاؤ، تاریخوں کی ورق گردانی کرو، مختلف مذاہب کے مقتداؤں کے جیون چرتر، سوانح عمریاں اور بایوگرافیاں پڑھ جاؤ مگر ایسا کامل نمونہ کسی انسان میں نہ پاؤ گے۔ اور وہ خوف خدا جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر ایک قول سے ظاہر ہوتا ہے اور وہ حزم و احتیاط جو آپؐ کے ہر ایک فعل سے ٹپکتی ہے اس کا عشر عشیر بھی کسی دوسرے انسان کی زندگی میں پایا جانا محال ہے۔ وہ دعا جس کا میں نے اوپر ذکر کیا ہے یہ ہے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْۤ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْکَسَلِ وَالْھَرَمِ وَالْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ وَمِنْ فِتْنَۃِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَۃِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ وَمِنْ فِتْنَۃِ الْغِنٰی وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ فِتْنَۃِ الْفَقْرِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ فِتْنَۃِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ اَللّٰھُمَّ اغْسِلْ عَنِّیْ خَطَایَایَ بِمَآءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّ قَلْبِیْ مِنَ الْخَطَایَا کَمَا نَقَّیْتَ الثَّوْبَ الْاَبْیَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ خَطَایَایَ کَمَا بَاعَدْتَ بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ (بخاری کتاب الدعوات باب التعوذ من الماثم و المغرم) اے میرے رب! میں تجھ سے سستی اور شدید بڑھاپے اور گناہوں اور قرضہ اور قبر کے فتنہ اور قبر کے عذاب اور دوزخ کے فتنہ اور اس کے عذاب اور دولت کے فتنہ کے نقصانوں سے پناہ مانگتا ہوں اور اسی طرح میں غربت کے فتنہ سے پناہ مانگتا ہوں اور مسیح الدجال کے فتنہ سے پناہ مانگتا ہوں اور اے میرے اللہ میری خطاؤں کو مجھ سے برف اور اولوں کے پانی کے ساتھ دھو دے اور میرے دل کو ایسا صاف کر دے کہ جیسے تو نے سفید کپڑے کو میل سے صاف کر دیا ہے اور مجھ میں اور گناہوں میں اتنا فاصلہ حائل کر دے جتنا تو نے مشرق و مغرب میں رکھا ہے۔

اے وہ انسان جسے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عداوت ہے تو بھی ذرا اس دعا کو غور سے پڑھا کر اور دیکھ کہ وہ گناہوں سے کس قدر متنفر تھے۔ وہ بدیوں سے کس قدر بیزار تھے۔ وہ کمزوریوں سے کس طرح بری تھے۔ وہ عیبوں سے کس قدر پاک تھے اور ان کا دل خشیتِ الٰہی سے کیسا پر تھا فَتَدَبَّرْ وَاھْتَدِ بِھُدَاہُ۔

(باقی آئندہ)

خطبہ نکاح

فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 15 جولائی 2017ء بروز ہفتہ مسجد فضل لندن میں درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا۔ تشہد و تعوذ اور مسنون آیات قرآنیہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

اس وقت میں چند نکاحوں کے اعلان کروں گا۔ پہلا نکاح عزیزہ امارہ ثمن بنت مکرم لئیق احمد صاحب مرحوم ربوہ کا ہے جو عزیزم عمیر حفیظ (مربی سلسلہ) کے ساتھ پینسٹھ ہزار روپے حق مہر پر طے پایا ہے جو اس وقت جامعہ احمدیہ ربوہ میں شعبہ تخصص میں کام کر رہے ہیں۔ حفیظ احمد صاحب کے بیٹے ہیں۔ دونوں، لڑکے اور لڑکی کے وکیل یہاں موجود ہیں۔ لڑکی کے وکیل محمد احسن صاحب ہیں۔ دوسرے وکیل شکیل احمد چوہدری صاحب ہیں۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب و قبول کروایا اور فرمایا:

اگلا نکاح عزیزہ آنسہ یونس کا ہے جو ڈاکٹر محمد یونس صاحب (آسٹریلیا) کی بیٹی ہیں۔ یہ نکاح عزیزم محمد انس احمد کے ساتھ اڑھائی ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے، جو آج کل سپین میں مربی سلسلہ ہیں اور مبشر احمد خان صاحب کے بیٹے ہیں۔

فریقین میں ایجاب و قبول کروانے کے بعد حضور انور نے فرمایا:

اگلا نکاح عزیزہ طوبیٰ احمد کا ہے یہ ڈاکٹر مختار احمد صاحب جرمنی کی بیٹی ہیں۔ یہ نکاح عزیزم انیق الرحمٰن کے ساتھ تین ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے، جو مربی سلسلہ ہیں اور اس دفعہ جامعہ سے پاس ہوئے ہیں۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب و قبول کروایا اور فرمایا:

اگلا نکاح عزیزہ مریم صدیقہ (واقفۂ نو) کا ہے جو پاکستان میں رہتی ہیں جمال الدین شمس صاحب (کارکن ڈسپیچ دفتر پی ایس) کی بیٹی ہیں۔ جمال الدین صاحب سلسلہ کے مربی رہے ہیں۔ ریٹائرمنٹ کے بعد یہاں پی ایس میں کام کر رہے ہیں۔ یہ نکاح عزیزم بلال ابن مکرم ظفر احمد ناصر صاحب (ربوہ) کے ساتھ دو لاکھ روپے حق مہر پر طے پایا ہے۔ جلال الدین صاحب لڑکے کے وکیل ہیں۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب و قبول کروایا اور اس دوران لڑکی کے والد کو مخاطب کر کے فرمایا ”صرف بلال نام ہے احمد وغیرہ کچھ نہیں؟“ اس پر انہوں نے عرض کیا۔ جی نہیں حضور۔

اس کے بعد حضور انور نے اگلے نکاح کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا:

اگلا نکاح عزیزہ نائلہ جاوید خان (واقفہ زندگی) کا ہے جو نصرت جہاں اکیڈمی گرلز سیکشن میں پڑھا رہی ہیں۔ واحد اللہ خان جاوید صاحب لندن کی بیٹی ہیں۔ یہ نکاح عزیزم تصویر الرحمٰن فہیم ابن مکرم شیخ نصیب الرحمٰن صاحب اسلام آباد کے ساتھ اڑھائی لاکھ روپے حق مہر پر طے پایا ہے۔ لڑکی کے والد موجود ہیں اور لڑکے کے وکیل یہاں شیخ کلیم الرحمٰن صاحب ہیں۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب و قبول کروایا اور لڑکے کے وکیل کو مخاطب کر کے فرمایا:

”تصویر الرحمٰن آپ کے کیا لگتے ہیں؟“ لڑکے کے وکیل نے جواب دیا ”بھتیجے ہیں“۔

حضور انور نے فرمایا ”اچھا“ اور پھر اگلے نکاح کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا:

اگلا نکاح عزیزہ طاہرہ داؤد (واقفۂ نو) کا ہے جو داؤد الیاس چغتائی صاحب لندن کی بیٹی ہیں۔ یہ عزیزم ولید بن ارشد ابن مکرم ارشد محمود نصرت صاحب (جرمنی) کے ساتھ چھ ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب و قبول کروایا اور فرمایا:

اگلا نکاح عزیزہ فریحہ مبشرہ (واقفۂ نو) کا ہے جو محمود احمد صاحب لندن کی بیٹی ہیں۔ یہ عزیزم وجیہ الدین احمد ابن مکرم فخر الدین احمد صاحب (جرمنی) کے ساتھ سات ہزار یورو حق مہر پر طے پایا ہے۔

فریقین میں ایجاب و قبول کروانے کے بعد حضور انور نے اگلے نکاح کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا:

اگلا نکاح عزیزہ فریحہ خان بنت مکرم فخر احمد خان صاحب لندن کا ہے جو عزیزم کامران احمد عدنان (واقف نو) ابن مکرم طاہر عدنان صاحب (لندن) کے ساتھ چودہ ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب و قبول کروایا اور فرمایا:

اگلا نکاح عزیزہ عائشہ پٹیل بنت مکرم طاہر احمد پٹیل صاحب مرحوم (لندن) کا ہے جو عزیزم علاؤ الدین مزین آف سیریا کے ساتھ چھ ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے، جو فاتح مزین صاحب کے بیٹے ہیں۔ لڑکی کی طرف سے سخاوت علی باجوہ صاحب وکیل اور ولی ہیں، جو لڑکی کے سوتیلے والد ہیں۔

حضور انور نے اس نکاح کے فریقین میں ایجاب و قبول کرواتے وقت لڑکے سے انگریزی میں ایجاب و قبول کروایا اور پھر ان تمام رشتوں کے بابرکت ہونے کے لیے دعا کروائی اور نکاحوں کے فریقین کو مبارک باد دیتے ہوئے انہیں شرف مصافحہ سے نوازا۔

(مرتبہ: ظہیر احمد خان مربی سلسلہ۔ انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی ایس لندن)

☆...☆...☆

بقیہ: احمدیت کے علمبردار دو گروہوں کے صدی کے سفر کا تقابلی جائزہ......

از صفحہ نمبر 20

المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ’’یہاں کے بعض رہنے والے باہر کے آنے والوں کے کانوں میں باتیں بھرتے ہیں کہ ہماری جماعت میں اختلاف ہے۔ کوئی موجودہ خلیفہ کے بعد کسی کو تجویز کرتا ہے، اور کوئی کسی کو۔ ان بے حیاؤں کو شرم نہیں آتی کہ ایسی باتیں کرتے ہیں۔ ان کو کیا خبر ہے کون خلیفہ ہوگا، ممکن ہے ہمارے بعد بہتر خلیفہ ہو وہ۔ اللہ تعالیٰ اس کی کیسی کیسی تائید کرے۔ جب اس قدر بے علم ہو تو ایسی ایسی باتیں کیوں کیا کرتے ہو۔ کیا تمہارا انتخاب کردہ منتخب ہوگا، کیا موجودہ خلیفہ تمہارے انتخاب سے خلیفہ ہوا ہے؟ کہ وہ تمہارے انتخاب سے ہوگا۔ یہ کام تمہارا نہیں، خدا کا کام خدا کے سپرد کرو۔ یونہی نفاق ڈالنے کے لیے کانوں میں گُڑ گُڑ کرتے ہو۔ میں اس بات سے ڈرتا ہوں کہ تم کو اس کا وبال بھگتنا پڑے۔ تم میں ایک امام ہے اس کا نام نورالدین ہے۔ کیا تم اس کی حیاتی کے ذمہ دار ہو؟ پیش از مرگ واویلا کرتے ہو۔ اگر تم حیادار ہو تو ایسی باتیں کبھی نہ کرو‘‘۔ (خطبہ جمعہ 7اکتوبر 1913ء الفضل قادیان 22اکتوبر 1913ء صفحہ 15۔ جلد 1، شمارہ 19)

’’دیکھو میری دعائیں عرش پر بھی سنی جاتی ہیں۔ میرا مولیٰ میرے کام میری دعا سے پہلے کر دیتا ہے، میرے ساتھ لڑائی کرنا خدا سے لڑائی کرنا ہے۔ تم ایسی باتوں کو چھوڑ دو، توبہ کرو‘‘۔ (تاریخ احمدیت جلد 3، صفحہ 401۔ ایڈیشن 2007ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ’’آپ بھی دعا کرتے رہیں میں بھی دعا کرتا ہوں، ان شاء اللہ فتح ہماری ہے۔ کیا آپ نے گزشتہ چالیس سال میں کبھی دیکھا ہے کہ خدا تعالیٰ نے مجھے چھوڑ دیا؟ تو کیا اب وہ مجھے چھوڑے گا؟ ساری دنیا مجھے چھوڑ دے مگر وہ ان شاء اللہ مجھے کبھی نہیں چھوڑے گا۔ سمجھ لو کہ وہ میری مدد کے لیے دوڑا آرہا ہے، وہ میرے پاس ہے وہ مجھ میں ہے۔ خطرات ہیں اور بہت ہیں مگر اس کی مدد سے سب دور ہو جائیں گے۔ تم اپنے نفسوں کو سنبھالو اور نیکی اختیار کرو۔ سلسلہ کا کام خدا خود سنبھالے گا‘‘۔ آگے فرماتے ہیں: ’’میں آسمان پر خدا تعالیٰ کی انگلی کو احمدیت کی فتح کی خوشخبری لکھتے ہوئے دیکھتا ہوں۔ جو فیصلہ آسمان پر ہو زمین اسے ردّ نہیں کر سکتی اور خدا کے حکم کو انسان بدل نہیں سکتا۔ سو تسلی پاؤ اور خوش ہو جاؤ، اور دعاؤں اور روزوں اور انکساری پر زور دو اور بنی نوع انسان کی ہمدردی اپنے دلوں میں پیدا کرو‘‘۔

(سوانح فضل عمر جلد چہارم صفحہ 353۔385، ایڈیشن 2006ء قادیان)

’’میں ساری دنیا کو چیلنج کرتا ہوں کہ اگر اس دنیا کے پردے پر کوئی شخص ایسا ہے جو یہ دعویٰ کرتا ہو کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے اسے قرآن سکھایا گیا ہے تو میں ہر وقت اُس کے مقابلے کے لیے تیار ہوں... وہ ایڑیاں جو شیطان کا سر کچلیں گی اور مسیحیت کا خاتمہ کریں گی ان میں سے ایک ایڑی میری بھی ہوگی۔... یہ سچائی نہیں ٹلے گی، نہیں ٹلے گی اور نہیں ٹلے گی۔ اسلام دنیا میں غالب آ کر رہے گا، مسیحیت دنیا میں مغلوب ہو کر رہے گی... میں اس سچائی کو نہایت کھلے طور پر ساری دنیا کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ یہ وہ آواز ہے جو زمین و آسمان کے خدا کی آواز ہے۔ یہ مشیت وہ ہے جو زمین و آسمان کے خدا کی مشیت ہے‘‘۔

(الموعود۔ انوار العلوم جلد 17، صفحہ 647،648۔ ایڈیشن جون 2008ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ’’میری خلافت کے تھوڑے ہی عرصہ بعد مجھے اللہ تعالیٰ نے الہاماً فرمایا۔ یَا دَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِیْفَةً فِی الْاَرْضِ۔ یہ بتانے کے لیے کہ میں تیرے ساتھ ہوں۔ خدا تعالیٰ بڑا پیار کرنے والا ہے اس کے پیار کو حاصل کریں... میرا یہ کام ہے کہ میں شریعت سے استہزا نہ کرنے دوں۔ تمہاری مرضی ہے کہ جماعت مبائعین میں رہو یا چھوڑ کر چلے جاؤ۔ خدا تعالیٰ کے مقابلہ میں مَیں کسی کی مردہ کیڑے کی حیثیت بھی نہیں سمجھتا۔ خدا تعالیٰ خود میری رہنمائی کرتا ہے، میں نے تم سے دین نہیں سیکھنا، تم نے مجھ سے دین سیکھنا ہے‘‘۔ (خطبات ناصر جلد ہفتم صفحہ 383۔396۔ ایڈیشن 2010ء قادیان)

پھر فرماتے ہیں: ’’ہم اپنے آپ کو مسلمان سمجھتے ہیں، ہم مسلمان ہیں۔ ہم نے کبھی ارتداد کا سوچا بھی نہیں۔ ہم اس بات کو لعنت سمجھتے ہیں کہ ہماری زبان یہ کہے کہ ہم مسلمان نہیں اور ہم نے خدا کو چھوڑ دیا ہے، اور نعوذ باللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سچا نہیں سمجھتے۔ یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ وہ صداقت اور وہ نور جس سے ہم نے اپنی آنکھوں کا نور لیا اور اس نور سے دنیا کو منور پایا، اس نور سے ہم علیحدہ ہو جائیں، اور ظلمات میں بھٹکتے رہیں۔ یہ ہم ایک لحظہ کے لیے بھی برداشت نہیں کر سکتے‘‘۔

(خطبات ناصر جلد ہفتم صفحہ 534۔ ایڈیشن 2010ء قادیان)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ’’وقت کے امام کے متعلق جس کو خدا نے اپنے ہاتھوں سے قائم کیا ہے، اس کے متعلق زبانیں کھلتی چلی جارہی ہیں، اور کوئی کنارہ نہیں ہے ان کی بے حیائی کا۔ جماعت احمدیہ تو خدا تعالیٰ کے فضل سے ایک والی رکھتی ہے، ایک ولی رکھتی ہے۔ جماعت احمدیہ کا ایک مولا ہے، اور زمین و آسمان کا خدا ہمارا مولا ہے لیکن میں تمہیں بتاتا ہوں کہ تمہارا کوئی مولا نہیں۔ خدا کی قسم جب ہمارا مولا ہماری مدد کو آئے گا تو کوئی تمہاری مدد نہیں کر سکے گا۔ خدا کی تقدیر جب تمہیں ٹکڑے ٹکڑے کرے گی تو تمہارے نام و نشان مٹا دیے جائیں گے۔ اور ہمیشہ دنیا تمہیں ذلت اور رسوائی کے ساتھ یاد کرے گی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام عاشق محمد ﷺ کا نام ہمیشہ روز بروز زیادہ سے زیادہ عزت اور محبت اور عشق کے ساتھ یاد کیا جایا کرے گا‘‘۔

(خطبات طاہر جلد 3، صفحہ 733۔ ایڈیشن 2007ء قادیان)

جو آرہی ہے صدا غور سے سنو اس کو
کہ اس صدا میں خدا بولتا سا لگتا ہے

’’جس نے ناکارہ سمجھتے ہوئے ناکارہ جانتے ہوئے مجھے اس منصب پر قائم فرمایا ہے وہ اس منصب کے لیے غیرت رکھتا ہے، کیونکہ اس کے مسیح موعود کی غلامی کا منصب ہے، اس کی نمائندگی کا منصب ہے۔ اس مسیح موعود کی کی غلامی کا منصب ہے جس کو اللہ نے حضرت محمد رسول اللہ کی غلامی کا منصب عطا فرمایا تھا۔ پس وہ غیرت ہے جو اپنا کام دکھاتی ہے اور سب کمزوریوں سے صرف نظر کرتی ہے‘‘۔

(خطاب افتتاحی تقریب ایم ٹی اے یکم اپریل 1996ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں: ’’ہم اپنے مخالفین سے کہتے ہیں کہ ہمیں اس کلمہ کی قسم جو قیامت کے دن ہمارے اور تمہارے درمیان فیصلہ کر کے بتائے گا کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ سے حقیقی وفا کرنے والے ہم ہیں کہ تم؟ اس دنیا میں اپنی عارضی طاقت اور حکومتوں کی پشت پناہی کے زعم میں تم جو ظلم اور سفاکی ہم سے روا رکھ سکتے ہو، رکھ لو۔ لیکن ہم خدا کو حاضر ناظر جان کر یہ اعلان کرتے ہیں کہ اس کلمہ کا یہی حقیقی فہم و ادراک آئندہ ہمیشہ کی زندگی میں جنت کی خوشخبریاں دیتا ہے۔ اس کلمہ سے ہی ختم نبوت کا حقیقی فہم خدا تعالیٰ سے ہدایت پا کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں عطا فرمایا ہے۔ پس لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ اس دنیا میں بھی ہمارے دل کی آواز ہے اور اگلے جہان میں بھی ہمارا گواہ بن کر دشمن کے گریبانوں کو پکڑے گا۔ ان شااللہ۔ ہم بانگ دہل اس بات کا اعلان کرتے ہیں کہ مسیح محمدیؑ کی بعثت سے ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام خاتمیتِ نبوت میں اضافہ ہوتا ہے۔ آپ کے امتی کو یہ بلند مقام ملنا آپ کی اعلیٰ شان کا اظہار ہے۔ اس بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے ایک شعر میں فرماتے ہیں:

برتر گمان و وہم سے احمد کی شان ہے
جس کا غلام دیکھو مسیح الزمان ہے۔‘‘

(اختتامی خطاب جلسہ سالانہ جرمنی 2010ء الفضل انٹرنیشنل 30جولائی 2010ء، صفحہ 22۔ جلد 17، شمارہ 31،32)

’’اے دشمنانِ احمدیت جو اپنے ذاتی مفاد کی خاطر حضرت خاتم الانبیاء محسن انسانیت اور رحمۃ للعالمینؐ کے نام پر ظلم و بربریت کی داستانیں رقم کر رہے ہو، تمہیں آج میں واضح طور پر اور تحدّی سے یہ کہتا ہوں کہ تمہارے مقدر میں ناکامیاں ہیں، تمہارا مقدر تباہی و بربادی ہے، اور تمہارے مقدر میں ذلت و خواری ہے۔ تم اس غلط فہمی میں نہ رہو کہ تم اپنے کسی بھی حربہ سے جماعت احمدیہ کو تباہ کر سکتے ہو۔ اللہ تعالیٰ تو ہمیں ہر روز اپنے فضلوں کے وہ نظارے دکھا رہا ہے جو ہماری توقعات سے بھی بڑھ کر ہیں‘‘۔

(اختتامی خطاب جلسہ سالانہ برطانیہ، الفضل انٹرنیشنل 30 ستمبر 2011ء صفحہ 1۔ جلد 18 شمارہ 39)

احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور اس نعمت سے یکسر محروم ہے۔ اُن کی ایک سو چار سالہ تاریخ میں کسی امیر کے منہ سے ایسے پرشوکت الفاظ نکلے ہی نہیں جو مثال کے طور پر پیش کیے جاسکیں۔ خدائے واحد و یگانہ سے زندہ تعلق کی ایسی کوئی مثال نہیں جو قابل بیان ہو، قبولیت دعا کا ایسا کوئی روشن نشان جس کا زمانہ گواہ ہو، یہ گروہ اس سے تہی دست اور تہی دامن ہے۔ خدائے قادر پر کامل ایمان رکھتے ہوئے دشمن کو للکارنے اور نتیجہ دشمن کی ذلت و رسوائی پر منتج ہونے کا عملی مظاہرہ ان کے حصے میں کبھی نہیں آیا۔ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ۔

(سورۃ البقرۃ آیت:112)

دائمی مرکز

اہل پیغام یہ عجیب و غریب اور بھونڈا دعویٰ کرتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی روح لاہور سے تعلق رکھتی ہے اور جسم قادیان والوں کے پاس ہے۔ موجودہ امیر بیان کرتے ہیں: ’’حضرت صاحب کی پیدائش قادیان میں ہوئی، جہاں ان کے جسمانی وجود نے جنم لیا، اور وفات کے بعد دفن بھی وہیں ہوئے میں سمجھتا ہوں جسمانی طور پر وہ قادیان سے اور روحانی طور پر لاہور سے تعلق رکھتے تھے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ایسا انتظام کیا کہ یہ اللہ کی طرف سے بھیجا ہوا امام اپنی جان اس شہر میں دے، جہاں خدا کو معلوم تھا کہ آئندہ یہ روحانی جماعت چلے گی۔ لاہور میں ہی حضرت صاحب کا آخری دنوں میں قیام تھا، اور یہاں احمدیہ بلڈنگز لاہور میں ہی آپ کی روح جسم عنصری سے پرواز کر گئی اور اپنے خالق حقیقی کی طرف سفر کیا‘‘۔

(پیغام صلح یکم تا 30اپریل 2014ء، صفحہ 1۔ جلد 101، شمارہ 7،8)

اس طرح کے بے بنیاد اور خوف خدا سے عاری دعوے ان کے لٹریچر میں کئی جگہ نظر آتے ہیں، مگر الٰہی نوشتے قادیان کی عظمت کا اعلان کرتے ہیں، اور حکم عدل نے قادیان کو ہی مرجع خواص قرار دیا، فرماتے ہیں: ’’صحیح بخاری میں میرا تمام حلیہ لکھا ہے، اور پہلے مسیح کی نسبت جو بڑا مرکز مشرق یعنی ہند قرار دیا گیا، اور یہ بھی لکھا ہے کہ مسیح موعود دمشق سے مشرق کی طرف ظاہر ہوگا۔ سو قادیان دمشق سے مشرق کی طرف ہے‘‘۔ ’’یاد رہے کہ قادیان جو میری سکونت کی جگہ ہے عین دمشق کی شرقی طرف ہے۔ سو آج وہ پیشگوئی پوری ہوئی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھی‘‘۔ (تذکرۃ الشہادتین، صفحہ 40۔ چشمہ مسیحی، روحانی خزائن جلد 20، صفحہ 377۔ ایڈیشن 1984ء)

’’تیسری بات جو اِس وحی سے ثابت ہوئی ہے وہ یہ کہ خدا تعالیٰ بہرحال جب تک کہ طاعون دنیا میں رہے، گو ستر برس تک رہے قادیان کو اس کی خوفناک تباہی سے محفوظ رکھے گا، کیونکہ یہ اس کے رسول کا تخت گاہ ہے اور یہ تمام امتوں کے لیے نشان ہے‘‘۔ (ایک غلطی کا ازالہ، روحانی خزائن جلد 18، صفحہ 230۔ ایڈیشن 1984ء)

پھر تحریر فرماتے ہیں: ’’قادیان کو دارالسلام اور ملائکہ کے نزول کی جگہ قرار دیا گیا‘‘۔

(مواہب الرحمن، روحانی خزائن جلد 19، صفحہ 217)

’’تیسری پیشگوئی یہ ہے کہ خدا فرماتا ہے کہ اس قدر لوگ ارادت اور اعتقاد سے قادیان آئیں گے کہ جن راہوں سے وہ آئیں گے وہ سڑکیں ٹوٹ جائیں گی۔۔۔ ساتویں پیشگوئی یہ ہے کہ خدا فرماتا ہے بہت سے لوگ اپنے اپنے وطنوں سے تیرے پاس قادیان میں ہجرت کر کے آئیں گے اور تمہارے گھروں کے کسی حصہ میں رہیں گے وہ اصحاب صفہ کہلائیں گے۔۔۔ اِس زمانہ میں یہ پیشگوئی بھی پوری ہوگئی، چنانچہ اب تک کئی لاکھ انسان قادیان آچکے ہیں‘‘۔ (براہین احمدیہ حصہ پنجم، روحانی خزائن جلد 21، صفحہ 73۔75، مطبوعہ لندن)

’’اس مقام کو خدا نے امن والا بنایا ہے، اور متواتر کشوف الہام سے ظاہر ہوا ہے کہ جو اس کے اندر داخل ہوتا ہے وہ امن میں ہوتا ہے‘‘۔

(ملفوظات جلد 6 صفحہ 22۔ مطبوعہ لندن، ایڈیشن 1984ء)

پھر فرماتے ہیں ’’یہاں کا رہنا تو ایک قسم کا آستانہ ایزدی پر رہنا ہے۔ اس حوض کوثر سے وہ آب حیات ملتا ہے کہ جس کے پینے سے حیات جاودانی نصیب ہوتی ہے جس پر ابد الآباد تک موت ہرگز نہیں آسکتی۔۔۔ اپنے گھروں، وطنوں اور املاک کو چھوڑ کر میری ہمسائیگی کے لیے قادیان میں بود و باش کرنا ’اصحاب الصفہ‘ کا مصداق بننا ہے‘‘۔

(ملفوظات جلد 6 صفحہ 186،185۔ مطبوعہ لندن)

انجمن کی حاکمیت کا ڈھنڈورا پیٹنے والی ’’احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور‘‘ کا ایک صدی کا سفر امام الزمان کی قلم سے نکلے اِس ایک جملے کے سامنے رائیگاں اور بے ثمر ہو جاتا ہے: ’’یہ ضروری ہوگا کہ مقام اِس انجمن کا ہمیشہ قادیان رہے۔ کیونکہ خدا نے اس مقام کو برکت دی ہے‘‘۔ کتنا واضح حکم ہے، کتنی کھلی نصیحت ہے۔ مولوی محمد علی صاحب نے جب 21اپریل 1914ء کو اخبار پیغام صلح میں: ’’صدر انجمن احمدیہ قادیان۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا

إِلَيْهِ رَاجِعُونَ خدا کے مقرر کردہ خلیفہ کی جانشین انجمن پر وہ تبر چلایا گیا، جس سے اس کی جڑیں کاٹ دینی تجویز ہوئی ہیں''۔ کا اعلان شائع کروایا تو حقیقت میں انہوں نے اپنی جڑوں پر کلہاڑا چلایا، اور ہمیشہ کے لیے اپنے گروہ کی ہزیمت کا سامان کیا۔ مگر اُس وقت وہ اور ان کے حواری اپنے علم کے گھمنڈ میں مبتلا تھے، انہیں سرداری کی ہوس اور بھوک تھی، اور نمود و نمائش کا شوق۔ جماعت کے اموال ان کے قبضے میں تھے، اور وہ اس دعویٰ کے ساتھ اس دار الامان سے جدا ہوئے تھے کہ جلد ان عمارات پر غیر قومیں قابض ہو جائیں گی۔

مورخہ 27 اکتوبر 1945ء کو فضل عمر ہوسٹل قادیان کی نئی عمارت کی افتتاحی تقریب کے موقعہ پر چوہدری محمد علی صاحب ایم اے سپرنٹنڈنٹ ہوسٹل نے ابتدائی کلمات میں کہا: ''آج سے 31 سال پہلے جب منکرین خلافت خدا کے رسول کی تخت گاہ چھوڑ رہے تھے تو اُن میں سے ایک نے تعلیم الاسلام ہائی سکول کی عمارت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ آج سے دس سال بعد اس بلڈنگ پر عیسائیوں کا قبضہ ہو جائے گا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدے کے موافق مصلح موعود کے مبارک دور میں جماعت کو ترقی پر ترقی عطا فرمائی، وہ بلڈنگ جس کے متعلق یہ بات کہی گئی تھی، اس کو بھی اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت سے نوازا، اور سکول کی بجائے اسے کالج کی بلڈنگ میں تبدیل کر دیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذلک۔ یہ جگہ جہاں موجودہ ہوسٹل کی عمارت تعمیر ہوئی ہے یہ وہ جگہ ہے جہاں منکرین خلافت کے امیر رہا کرتے تھے۔ لیکن آج ان کی کوٹھی ہوسٹل میں تبدیل ہوگئی یہ سب باتیں ہمارے لیے نشان ہیں''۔

اس افتتاح کے موقع پر حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے خطاب میں فرمایا: ''اُس وقت یہ سوال جماعت کے سامنے آیا تھا کہ اپنے اصول پر قائم رہ کر اکابرین جماعت کا مقابلہ کریں، یا ان سے ڈر کر ہتھیار رکھ دیں۔ اس وقت اس فیصلہ کا انحصار ایک ایسے شخص پر تھا جس کی عمر کالج کے بہت سے پروفیسروں سے کم تھی ... صرف اُس ایک کے ذمہ یہ فیصلہ کرنا تھا کہ آیا ان تمام ذمہ داریوں کے ہوتے ہوئے، آیا ان تمام بوجھوں کے ہوتے ہوئے اور آیا ان تمام کمزوریوں کے ہوتے ہوئے جبکہ تمام اکابر خلاف کھڑے ہو گئے تھے، جبکہ بہت سی بیرونی جماعتوں میں ابتلا آچکا تھا، جبکہ جماعت کے لوگوں میں یہ خیال پیدا کر دیا گیا تھا کہ قادیان کے لوگ سلسلہ کو تباہ کرنے پر تلے ہوئے ہیں، اور بہت بڑے فتنہ کی بنیاد رکھ رہے ہیں، اس وقت ان کا مقابلہ کرنا چاہیے یا ان کے سامنے ہتھیار رکھ دینے چاہئیں۔ وہ اکابر جو سلسلہ کی باگ ڈور اپنے ہاتھ میں رکھتے تھے، ان کا اندازہ اس وقت کی حالت کی نسبت کیا تھا اس کی طرف سپرنٹنڈنٹ صاحب نے اپنے ایڈریس میں اشارہ کیا ہے۔ وہ سمجھتے تھے کہ ہمارا اثر و رسوخ اتنا زیادہ ہے اور ہمارے مقابل پر کھڑے ہونے والے تعداد میں، علم میں، ساز و سامان میں، اثر و رسوخ میں اتنے کمزور ہیں کہ اگر ہمارے مقابلہ میں کھڑے ہوئے تو گرتے پڑتے زیادہ سے زیادہ دس سال ٹھہریں گے، پھر یہاں عیسائیوں کا قبضہ ہو جائے گا، اور احمدیوں کا نام و نشان مٹ جائے گا۔ اُس وقت اس شخص کو جس کی عمر 25 سال تھی، خدا تعالیٰ کے فضل سے اس بات کا فیصلہ کرنے کی توفیق ملی کہ خواہ حالات کچھ بھی ہوں، اس جھنڈے کو کھڑا رکھے گا جس کو خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ کھڑا کیا ہے''۔

(تاریخ احمدیت جلد 9، صفحہ 67-69۔ ایڈیشن 2007ء)

مورخہ 19 اکتوبر 1956ء کو خدام الاحمدیہ کے اجتماع سے خطاب کے دوران فرمایا: ''جب 1914ء میں پیغامیوں نے ہماری مخالفت کی۔ جب میں خلیفہ ہوا تو خزانے میں صرف سترہ روپے تھے۔ انہوں نے خیال کیا کہ اب قادیان تباہ ہو جائے گا، لیکن اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے ایسی برکت دی کہ اب ہم اپنے کسی طالبعلم کو سترہ روپے ماہوار وظیفہ بھی دیتے ہیں تو یہ وظیفہ کم ہونے کی شکایت کرتا ہے''۔ (خطاب فرمودہ 19 اکتوبر 1956ء۔ مشعل راہ جلد اوّل صفحہ 766، ایڈیشن اکتوبر 2006ء قادیان)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ پیشگوئی ان کی تمام امیدوں پر پانی پھیرنے کے لیے کافی ہے کہ ''سچا خدا وہی خدا ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔ ... اور ایک دن آنے والا ہے جو قادیان سورج کی طرح چمک کر دکھلا دے گی کہ وہ ایک سچے کا مقام ہے''۔

(دافع البلاء، روحانی خزائن جلد 18، صفحہ 231۔ ایڈیشن 1984ء)

پس خدا تعالیٰ کے فضل سے اس گمنام بستی کی آواز اب سب جہان میں گونجتی ہے، اور ہر سال خدا کا یہ قول رشیق ایک نئی شان کے ساتھ پورا ہوتا ہے: ''يَأْتِيْكَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ''۔ خلافت خامسہ کے بابرکت دور میں ''الدار''، مقامات مقدسہ، مساجد اور قادیان کی گلی کوچوں کے تحفظ تزئین آرائش اور وسعت پر بہت کام کیا گیا ہے، اور ان مقدس یادگاروں کو آنے والی نسلوں کے لیے محفوظ کیا گیا ہے۔ قدیم و جدید فن تعمیر کی شاہکار تمام سہولتوں سے آراستہ کثیر المنزلہ نئی عمارات، دفاتر اور مہمان خانوں کی تعمیر ''وَسِّعْ مَكَانَكَ'' کے الہام کی عظمت کی گواہی دیتے ہوئے اس مقدس بستی کی رونق میں اضافہ کر رہے ہیں۔ پس قادیان ہمارا دائمی مرکز تھا، ہے اور ہمیشہ رہے گا، اس کا میخانہ مرجع اقوام عالم بن چکا ہے، تاریکی اور ظلمت میں بھٹکنے والوں کے لیے یہی طور زندگی ہے۔ یہ داغ ہجرت عارضی ہے، اور رب العزت وہ وقت ضرور لائے گا جب قادیان ایک عالمی مرکز کے طور پر دنیا کے منظر پر چھا جائے گا۔ ہے رضائے ذاتِ باری اب رضائے قادیان۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ''مومن ہاں وہ سچا مومن جو محض سُن سنا کر خدا تعالیٰ پر ایمان نہیں لاتا بلکہ جس کا ایمان پورے وثوق اور یقین پر مبنی ہے وہ جانتا ہے اور خوب جانتا ہے کہ یہ تغیر ایک عارضی تغیر ہے، اسے خوب معلوم ہے کہ قادیان میری چیز ہے وہ میری ہے کیونکہ خدا نے وہ مجھے دی ہے، گو آج ہم قادیان نہیں جا سکتے گو آج ہم اس سے محروم کر دیے گئے ہیں، لیکن ہمارا ایمان اور ہمارا یقین ہمیں بار بار کہتا ہے کہ قادیان ہمارا ہے، وہ احمدیت کا مرکز ہے، اور ہمیشہ احمدیت کا مرکز رہے گا۔ ان شاء اللہ۔ حکومت خواہ بڑی ہو یا چھوٹی، بلکہ حکومتوں کا کوئی مجموعہ بھی ہمیں مستقل طور پر قادیان سے محروم نہیں کر سکتا۔ اگر زمین ہمیں قادیان لے کر نہ دے گی تو ہمارے خدا کے فرشتے آسمان سے اتریں گے اور ہمیں قادیان لے کر دیں گے، اور جو بھی طاقت اس راہ میں حائل ہو گی وہ پارہ پارہ کر دی جائے گی، وہ نیست و نابود کر دی جائے گی۔ قادیان خدا نے ہمارے ساتھ مخصوص کر دیا گیا ہے اس لیے وہ ہمیں آپ قادیان لے کر دے گا''۔

(انوار العلوم جلد 19، صفحہ 364 alislam.org.)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے 3 جنوری 1992ء کو مسجد اقصیٰ قادیان میں خطبہ جمعہ کے دوران فرمایا: ''کھلے دل کے ساتھ خوب منصوبے بنائیں اور بالکل پروانہ کریں کہ ان پر کیا خرچ آتا ہے۔ عالمگیر جماعت احمدیہ خدا کے فضل سے غریب نہیں ہے۔ اور ساری عالمگیر جماعت احمدیہ آپ کی پُشت پر کھڑی ہے۔ تمام عالمگیر جماعت احمدیہ ہمیشہ قادیان کی ممنونِ احسان رہے گی اور ان درویشوں کی ممنونِ احسان رہے گی جنہوں نے بڑی عظمت کے ساتھ، بڑے صبر کے ساتھ، بڑی وفا کے ساتھ اس امانت کا حق ادا کیا جو اُن کے سپرد کی گئی تھی، اور لمبی قربانیاں پیش کیں۔ اس لیے آپ کو کوئی خوف نہیں، آپ کو کوئی کمی نہیں''۔ (خطبہ جمعہ 3 جنوری 1992ء خطبات طاہر جلد 11، صفحہ نمبر 8۔ ایڈیشن اپریل 2013ء)

پھر دسمبر 1994ء میں جلسہ سالانہ قادیان کے اختتامی خطاب کے دوران فرمایا: ''پس یہ عالمگیر جماعت اس بات کی گواہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اللہ کا جو سلوک اُس زمانے میں تھا، وہ آج بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے جاری و ساری ہے، اور تمام دنیا میں اُسی طرح جماعت کی جبینیں برکت پا رہی ہیں ... یہ سلسلہ جب جاری و ساری ہوتا ہم نے دیکھا ہے تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تجربوں کی یاد پھر تازہ ہو جاتی ہے، اور ہم جانتے ہیں کہ یہ وہی نیک تمنائیں تھیں، وہی دعائیں تھیں، وہی تجربے تھے جو اب عالمگیر ہو چکے ہیں، اور ''وَسِّعْ مَكَانَكَ'' کی خوشخبری جو قادیان میں تین چھپروں کے ذریعہ ابتداء میں پوری کی گئی، اب عالمگیر عظیم احمدی عمارتوں کی صورت میں ظاہر ہو چکی ہے، اور ہوتی چلی جا رہی ہے''۔
(خطاب 26 دسمبر 1994ء۔ الفضل انٹرنیشنل 8 دسمبر 1995ء صفحہ 4۔ جلد 2 شمارہ 49)

جبکہ تصویر کا دوسرا رخ یہ ہے کہ حضرت امیر نے 23 دسمبر 2005ء کو سالانہ دعائیہ کے افتتاح کے موقعہ پر کہا: ''احمدیہ بلڈنگز جو نہایت خستہ حالی میں ہے، اس میں ہمارے بزرگوں کی سجدوں کی جگہ ہے، ان کے بیٹھنے کے مقام ہیں، ان کی عبادتوں کی جگہ ہے۔ اس کی جو خستہ حالی ہے تو میں یہ نہیں چاہوں گا کہ ہم سڈنی، برلن اور انڈیا کو تو فنڈز دیتے جائیں، اور اپنے ہال ہمارا وہ سنٹر ہماری وہ پہچان جہاں پہ مولانا محمد علی صاحب آئے، جس مقام پر حضرت مسیح موعود 1908ء میں فوت ہوئے ... اس کی قدر جانیں اور اس کے لیے بھی ہمیں چاہیے کہ فنڈ ہوں تا کہ ہم اس کو اس قابل بنا سکیں۔ ہماری احمدیہ بلڈنگ میں ایک نور ہے جس کو اگر ہم نے اینٹوں کے ملبے کے نیچے دبا دیا تو اللہ تعالیٰ ہمیں کبھی معاف نہیں کرے گا''۔

(افتتاحی تقریر سالانہ دعائیہ دسمبر 2005ء۔ https://www.youtube.com/watch?v=vCDZr4QK_AU)

اس وقت تک سڈنی میں نئے سینٹر کا افتتاح ہو چکا ہے۔
(پیغام صلح یکم تا 31 مئی 2014ء صفحہ 1۔ جلد 101، شمارہ 9،10)

برلن میں بھی کام جاری ہے، مگر احمدیہ بلڈنگز کے تحفظ، بحالی اور دیکھ بھال کے لیے کیا عملی اقدامات کیے گئے اس حوالے سے مکمل سکوت طاری ہے۔

(جاری ہے)

ملفوظات

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

(قسط نمبر 2) (محمود احمد طلحہ۔ استاد جامعہ احمدیہ یوکے)

راتوں کو اٹھو اور دعا کرو: ''راتوں کو اٹھو اور دعا کرو۔ کہ اللہ تعالیٰ تم کو اپنی راہ دکھلائے۔ آنحضرت ﷺ کے صحابہ نے بھی تدریجاً تربیت پائی۔ وہ پہلے کیا تھے۔ ایک کسان کی تخمریزی کی طرح تھے۔ پھر آنحضرت ﷺ نے آب پاشی کی۔ آپ نے ان کے لیے دعائیں کیں۔ بیج صحیح تھا اور زمین عمدہ تو اس آب پاشی سے پھل عمدہ نکلا جس طرح حضور علیہ السلام چلتے۔ اسی طرح وہ چلتے۔ وہ دن کا یا رات کا انتظار نہ کرتے تھے۔ تم لوگ سچے دل سے توبہ کرو۔ تہجد میں اٹھو، دعا کرو، دل کو درست کرو۔ کمزوریوں کو چھوڑ دو۔ اور خدا تعالیٰ کی رضا کے مطابق اپنے قول و فعل کو بناؤ یقین رکھو کہ جو اس نصیحت کو وِرد بنائے گا اور عملی طور سے دعا کرے گا۔ اور عملی طور پر التجاء خدا کے سامنے لائے گا۔ اللہ تعالیٰ اس پر فضل کرے گا۔ اور اس کے دل میں تبدیلی ہو گی۔ خدا تعالیٰ سے ناامید مت ہو

بر کریماں کارہا دشوار نیست۔''

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ نمبر 45)

☆...اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فارسی کا یہ مصرع استعمال کیا ہے بَرکَرِیمَاں کَارہَا دُشْوَارْ نِیسْت۔ جس کا اردو ترجمہ یہ ہے کہ جوانمردوں کے لیے کوئی کام مشکل نہیں ہوتے۔ یہ دراصل مولانا روم کے ایک شعر کا دوسرا مصرع ہے۔ پورا شعر درج ذیل ہے۔

تُو مَگُو مَارَا بِدَانْ شَہْ بَارْ نِیسْت
بَرکَرِیمَانْ کَارْہَا دُشْوَارْ نِیسْت

ترجمہ:۔ تو یہ نہ کہہ کہ ہمیں اس شاہ (خدا تعالیٰ) تک رسائی نہیں۔ جوانمردوں کے لیے کوئی کام مشکل نہیں ہوتے۔

☆...☆...☆

Earlsfield Properties
We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession
175 Merton Road London SW18 5EF
Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

بزم خواتین

خوشگوار عائلی زندگی کے اصول

(سمیرا سلیم۔ جرمنی)

اسلام جس اعلیٰ تہذیب و تمدن کا داعی ہے وہ اسی وقت وجود میں آسکتا ہے جب ہم ایک پاکیزہ معاشرہ تعمیر کرنے میں کامیاب ہوں اور پاکیزہ معاشرے کی تعمیر کے لیے ضروری ہے کہ آپ خاندانی نظام کو زیادہ سے زیادہ مضبوط اور کامیاب بنالیں۔ خاندانی زندگی کا آغاز شوہر اور بیوی کے پاکیزہ ازدواجی تعلق سے ہوتا ہے اور اس تعلق کی خوشگواری اسی وقت ممکن ہے جب شوہر اور بیوی دونوں ہی ازدواجی زندگی کے اصولوں اور آداب و فرائض سے بخوبی واقف ہوں اور ان کو بجالانے کے لیے پوری دل سوزی، خلوص اور یکسوئی کے ساتھ سرگرم کار بھی رہیں۔

میاں بیوی کا رشتہ جس قدر گہرا ہوتا ہے اسی قدر کمزور بھی ہوتا ہے لیکن شریعت نے اس کے کمزور پہلو کو مضبوط تر بنانے کے لیے بہت سے رہنما اصول فراہم کیے ہیں۔ نکاح کے بعد جو پیار اور محبت میاں بیوی کے درمیان اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل و کرم سے پیدا فرما دیتا ہے وہ پیار و خلوص اگر ساری دنیا مل کر بھی پیدا کرنا چاہتی تو نہ کرسکتی۔ بعض اوقات لڑکی بھی اجنبی ہوتی ہے اور لڑکا بھی، بعض دفعہ ملک، برادری، زبان، رسم و رواج، تہذیب و ثقافت سب کچھ مختلف ہوتا ہے لیکن رشتہ ازدواج میں بندھنے کے بعد یک جان دو قالب ہوجاتے ہیں اس لیے قرآن کریم انہیں ایک دوسرے کا لباس قرار دیتا ہے۔

ذیل میں خاکسار پہلے مختصراً ان اصولوں کا ذکر کرے گی جن کا تعلق شوہر سے ہے اور پھر مختصراً ان آداب و فرائض کا ذکر ہوگا جن کا تعلق بیوی سے ہے۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ۔ ترجمہ: ”اور ان سے نیک سلوک کے ساتھ زندگی بسر کرو۔“ (سورۃ النساء 20:4)

چاہیے کہ بیوی کے ساتھ اچھے سلوک کی زندگی گزاری جائے۔ اس کے حقوق کشادہ دلی کے ساتھ ادا کیے جائیں اور ہر معاملے میں احسان اور ایثار کی روش ہو۔

☆ جہاں تک ہوسکے بیوی سے خوش گمان رہنا چاہیے اور اس کے ساتھ نباہ کرنے میں تحمل و بردباری اور اعلیٰ ظرفی کی روش اختیار کرنی چاہیے۔ اگر اس میں شکل و صورت یا عادت و اخلاق یا سلیقہ اور ہنر کے اعتبار سے کوئی کمزوری بھی ہو تو صبر کے ساتھ اس کی خوبیوں پر نگاہ رکھتے ہوئے فیاضی، درگزر، ایثار اور مصلحت سے کام لینا خدا تعالیٰ کی رضا کا موجب ہوگا۔

خدا تعالیٰ کا ارشاد ہے: فَاِنْ كَرِهْتُمُوْهُنَّ فَعَسٰۤى اَنْ تَكْرَهُوْا شَیْـًٔا وَّ یَجْعَلَ اللّٰهُ فِیْهِ خَیْرًا كَثِیْرًا اور اگر تم انہیں ناپسند کرو تو عین ممکن ہے کہ تم ایک چیز کو ناپسند کرو اور اللہ اس میں بہت بھلائی رکھ دے۔ (سورۃ النساء 20:4)

حقیقت یہ ہے کہ انسان کمزور ہے اور ہر خاتون میں کسی نہ کسی پہلو سے کوئی کمزوری ضرور ہوگی اور اگر شوہر کسی عیب کو دیکھتے ہی اس کی طرف دل برا کرلے تو پھر کسی خاندان میں گھریلو خوشگواری مل ہی نہ سکے گی۔ حکمت کی روش یہی ہے کہ آدمی درگزر سے کام لے اور خدا پر بھروسہ کرتے ہوئے عورت کے ساتھ خوشدلی سے نباہ کرنے کی کوشش کرے، ہوسکتا ہے کہ خدا تعالیٰ اس عورت کے واسطہ سے مرد کو کچھ بھلائیوں سے نوازے جن تک مرد کی نظر نہ پہنچ رہی ہو۔ مثلاً عورت میں دین و ایمان اور سیرت و اخلاق کی کچھ ایسی خوبیاں ہوں جن کے باعث وہ پورے خاندان کے لیے رحمت ثابت ہو یا اس کی ذات سے کوئی ایسی روح وجود میں آئے جو ایک عالم کو فائدہ پہنچائے

> **اس نے تمہارے لیے تمہاری ہی جنس میں سے جوڑے بنائے تا کہ تم ان کی طرف تسکین (حاصل کرنے) کے لیے جاؤ اور اس نے تمہارے درمیان محبت اور رحمت پیدا کر دی۔**
> **(سورۃ الروم آیت 22)**

اور رہتی زندگی تک کے لیے باپ کے حق میں صدقہ جاریہ بنے یا عورت مرد کی اصلاح حال کا ذریعہ بنے اور اسے جنت سے قریب کرنے میں مددگار ثابت ہو یا پھر اس کی برکت سے دنیا میں خدا اس مرد کو وسعت اور خوشحالی سے نوازے۔ بہر حال عورت کے کسی ظاہری عیب کو دیکھ کر بے صبری کے ساتھ ازدواجی تعلق کو برباد نہ کرنا چاہیے بلکہ حکیمانہ طرز عمل سے دھیرے دھیرے گھر کی فضا کو زیادہ سے زیادہ خوشگوار بنانے کی کوشش کرنا چاہیے۔

☆ چاہیے کہ عفو و کرم کی روش اختیار کی جائے اور بیوی کی کوتاہیوں اور سرکشیوں سے چشم پوشی کی جائے۔ عورت عقل و خرد کے اعتبار سے کمزور اور نہایت جذباتی ہوتی ہے اس لیے صبر و سکون، رحمت و شفقت اور دل سوزی کے ساتھ اسے سدھارنے کی کوشش کرنی چاہیے اور صبر و ضبط کے ساتھ کام لیتے ہوئے نباہ کرنا چاہیے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ... ”عورتوں کی بھلائی اور خیر خواہی کا خیال رکھو۔ عورت پسلی سے پیدا کی گئی ہے یعنی اس میں پسلی کی طرح طبعی ٹیڑھا پن ہے،... اگر تم اس کو سیدھا کرنے کی کوشش کرو گے تو اسے توڑ دو گے۔ اگر تم اسے اس کے حال پر ہی رہنے دو گے تو اس کا جو فائدہ ہے وہ تمہیں حاصل ہوتا رہے گا۔ پس عورتوں سے نرمی کا سلوک کرو۔“

(بخاری کتاب الانبیاء باب خلق آدم و ذریۃ ”حدیقۃ الصالحین“ حدیث 374 صفحہ 406 ایڈیشن 2006ء)

☆ بیوی کے ساتھ خوش اخلاقی کا برتاؤ کرنا چاہیے اور پیار و محبت سے پیش آنا چاہیے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ”مومنوں میں سے ایمان کے لحاظ سے کامل ترین مومن وہ ہے جس کے اخلاق اچھے ہیں۔ اور تم میں سے خلق کے لحاظ سے بہترین وہ ہے جو اپنی عورتوں سے بہترین اور مثالی سلوک کرتا ہے۔“ (ترمذی کتاب النکاح باب حق المراۃ علیٰ زوجہ حدیقۃ الصالحین حدیث 366، صفحہ 400، مطبوعہ 2006ء)

اپنی خوش اخلاقی اور نرم مزاجی کو جانچنے کا اصل میدان گھریلو زندگی ہے۔ گھر والوں سے ہر وقت واسطہ رہتا ہے اور گھر کی بے تکلف زندگی ہی میں مزاج اور اخلاق کا ہر رخ سامنے آتا ہے اور یہ حقیقت ہے کہ وہی مومن اپنے ایمان میں کامل ہے جو گھر والوں کے ساتھ خوش اخلاقی اور خندہ پیشانی اور مہربانی کا برتاؤ رکھے۔ گھر والوں کی دلجوئی کرے اور پیار و محبت سے پیش آئے۔

☆ پوری فراخ دلی کے ساتھ رفیقہ حیات کی ضروریات پوری کرنی چاہئیں اور خرچ میں کبھی تنگی نہیں کرنی چاہیے۔ اپنی محنت کی کمائی گھر والوں پر خرچ کر کے سکون و مسرت حاصل کرنی چاہیے۔ کھانا، کپڑا بیوی کا حق ہے اور اس حق کو کشادگی سے ادا کرنے کے لیے بھاگ دوڑ کرنا شوہر کا انتہائی خوشگوار فریضہ ہے۔

☆ بیوی کو دینی احکام اور تہذیب سکھائی جائے۔ دین کی تعلیم، اسلامی اخلاق اور تربیت کرنی چاہیے۔ ہر ممکن کوشش ہو کہ وہ ایک اچھی بیوی، اچھی ماں اور خدا کی نیک بندی بن سکے اور اپنے فرائض منصبی بحسنِ خوبی ادا کر سکے۔

اللہ تعالیٰ سورۃ التحریم میں فرماتا ہے کہ: اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں۔ (آیت 7)

پھر ایک اور جگہ ارشاد ہے کہ: اور اپنے گھر والوں کو نماز کی تلقین کرتا رہ اور اس پر ہمیشہ قائم رہ۔ (سورۃ طٰہٰ آیت 133)

اب آیئے دیکھتے ہیں کہ اسلام بیویوں کو ان کے فرائض اور ازدواجی زندگی کے حوالے سے کن زریں اصولوں پر کاربند رہنے کی تلقین کرتا ہے۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ ترجمہ: اس نے تمہارے لیے تمہاری ہی جنس میں سے جوڑے بنائے تا کہ تم ان کی طرف تسکین (حاصل کرنے) کے لیے جاؤ اور اس نے تمہارے درمیان محبت اور رحمت پیدا کر دی۔ (سورۃ الروم آیت 22)

شوہر کی اطاعت اور فرمانبرداری کی اہمیت بیان کرتے ہوئے ہمارے پیارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہترین رفیقہ حیات وہ ہے ”جس کی طرف دیکھنے سے طبیعت خوش ہو۔ مرد جس کام کے کرنے کے لیے کہے اُسے بجالائے اور جس بات کو اُس کا خاوند ناپسند کرے اُس سے بچے“۔

(نسائی بیہقی فی شعب الایمان۔ مشکوٰۃ ”حدیقۃ الصالحین“ حدیث 354 صفحہ 391-390 ایڈیشن 2006ء)

اس بات کی وضاحت حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس طرح فرمائی ہے۔ آپؑ نے فرمایا کہ ”عورت پر اپنے خاوند کی فرمانبرداری فرض ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر عورت کو اس کا خاوند کہے کہ یہ ڈھیر اینٹوں کا اٹھا کر وہاں رکھ دے اور جب وہ عورت اس بڑے اینٹوں کے انبار کو دوسری جگہ پر رکھ دے تو پھر اس کا خاوند اس کو کہے کہ پھر اس کو اصل جگہ پر رکھ دے تو اس عورت کو چاہیے کہ چون و چرا نہ کرے بلکہ اپنے خاوند کی فرمانبرداری کرے۔“

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 30 ایڈیشن 2003ء)

☆ ہمیشہ اپنے قول و عمل اور انداز و اطوار سے شوہر کو خوش رکھنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ کامیاب ازدواجی زندگی کا راز بھی یہی ہے اور خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کا راستہ بھی یہی ہے۔ اپنے شوہر سے محبت اور اس کی رفاقت کی قدردان رہیے یہ زندگی کا سہارا اور راہ حیات کا عظیم معاون و مددگار ہے۔ خدا کی اس عظیم نعمت پر خدا کا شکر گزار ہونا چاہیے اور اس نعمت کی دل و جان سے قدر کریں۔ آپ کا سب سے بڑا محسن آپ کا شوہر ہوتا ہے جو اپنے آرام کو قربان کر کے آپ کی ضروریات اور خوشیوں کو پورا کرنے کے لیے آپ کو ہر طرح کا آرام پہنچا کر آرام محسوس کرتا ہے۔ یہاں یہ کہنا جائز نہ ہوگا کہ باپ کے بعد اگر عورت کی کوئی ناز برداری کرتا ہے تو وہ اس کا شوہر ہے۔

☆ خواتین کو ناشکر گزاری اور احسان فراموشی سے بچنا چاہیے، شوہر کی خدمت کر کے خوشی محسوس کرنی چاہیے جہاں تک ممکن ہو خود تکلیف اٹھا کر شوہر کو آرام سکون پہنچانا چاہیے۔

ایک بار نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”اگر میں کسی کو حکم دے سکتا کہ وہ کسی دوسرے کو سجدہ کرے تو عورت کو کہتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے۔“ (ترمذی کتاب النکاح باب حق الزوج علیٰ مراۃ، حدیقۃ الصالحین حدیث 373 صفحہ 406,405 ایڈیشن 2006ء)

☆ چاہیے کہ صفائی، سلیقہ اور آرائش کا بھی بھرپور اہتمام کرے۔ گھر کو بھی صاف ستھرا رکھے اور قرینے سے سجائے اور گھریلو کاموں میں بھی سلیقہ اور سگھڑ پن اختیار کرے۔ بیوی کی پاکیزہ مسکراہٹ سے نہ صرف گھریلو زندگی پیار و محبت اور خیر و برکت سے مالا مال ہوتی ہے بلکہ ایک بیوی کے لیے عاقبت بنانے اور خدا کی خوشنودی کا ذریعہ بھی ہوتی ہے۔

حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ نے اپنے ایک مکتوب میں فرمایا: ”... شوہر کی اطاعت اور اس کی خوشنودی حاصل کرنا تمہارا فرض ہونا چاہیے۔ سوائے ان امور کے جو خلاف شریعت اور رضائے مولا کے خلاف ہوں۔ اس کی خوشیوں میں خوشی سے شریک ہو اس کے تفکرات کے اوقات میں اس کی دلجوئی کرو۔ اس کی عزت اس کا مال اس کی اولاد یہ سب تمہارے پاس امانت ہوں گی۔ ان امانتوں کی حفاظت کرنا تا کہ خدا تعالیٰ کے سامنے سرخرو ہو۔ اُس کے عزیزوں کو اپنے عزیز اس کے والدین کو اپنے والدین جاننا۔ ہر فتنہ انگیز بات سے بچنا۔ شکایت کبھی نہ کرنا، دعاؤں سے اللہ تعالیٰ کی نصرت ہمیشہ طلب کرتی رہنا۔“

(از سیرت و سوانح سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ صفحہ 256-257، ایڈیشن 2007ء)

☆ ...شادی کے بعد پہلے بیوی میاں کی لونڈی بنتی ہے تو پھر میاں بیوی کا غلام بنتا ہے... (یعنی کتنی حکمت اور عقل کی بات ہے کہ بیوی پہلے میاں کی فرمانبردار اور مطیع بنے گی تو میاں کا دل جیتے گی پھر میاں بیوی سے محبت کرے گا)

☆ ...میاں بیوی کی پرائیویٹ باتیں کبھی کسی سے نہ کرو۔ عورتیں اپنی سہیلیوں سے اور مرد اپنے دوستوں سے ایسی باتیں کرتے اور اپنی شیخی بگھارتے ہیں جو نہایت بری اور نامناسب ہیں۔

☆ میاں جب باہر سے آئے تو تیار رہو۔ جب باہر جائے تو بھی تمہارا حلیہ درست ہو تا کہ جب وہ تمہارا تصور کرے تو خوش کن ہو نہ کہ بال پھیلائے ہوئے ایک بدبودار عورت کا۔

☆ غصے کے وقت میاں سے زبان نہ چلاؤ۔ بعد میں غصہ ٹھنڈا ہونے پر اس کی زیادتی پر آرام سے شرمندہ کرو اور باہر سے آنے پر کبھی لڑائی نہ کرو خواہ تمہیں کتنا ہی غصہ ہو۔ ہر لحاظ سے آرام پہنچا کر بے شک بھڑاس نکالو۔

☆ میاں بیوی کے رشتے میں جھوٹی انا نہیں ہونی چاہیے اگر اپنی غلطی ہے تو بیوی، میاں کو منالے اس میں کوئی بے عزتی نہیں۔

☆ کوئی کام میاں سے چھُپ کر نہ کرنا۔ جو بات چھپانے کو جی چاہے وہ ہرگز نہ کرنا۔ اگر میاں کو پتہ چل جائے تو ساری عمر

کے لیے بے اعتباری ہو جائے گی اور بے عزتی الگ۔

☆میکہ کی بات سسرال اور سسرال کی بات میکہ میں نہ کرنا تمہارے دل سے تو وہ بات مِٹ جائے گی لیکن بڑوں کے دل میں گرہ پڑ جائے گی۔

(از سیرت وسوانح سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ صفحہ 253 تا255، ایڈیشن 2007ء)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام ہمیں اپنی ذمہ داریوں کا احساس دلاتے ہوئے فرماتے ہیں کہ :’’...جو شخص اپنی اہلیہ اور اس کے اقارب سے نرمی اور احسان کے ساتھ معاشرت نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔...ہر ایک مرد جو بیوی سے یا بیوی خاوند سے خیانت سے پیش آتی ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔‘‘

(روحانی خزائن جلد 19 کشتی نوح صفحہ 19ایڈیشن 2008ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس ضمن میں فرماتے ہیں کہ ’’پس جب شادی ہو گئی تو اب شرافت کا تقاضا یہی ہے کہ ایک دوسرے کو برداشت کریں، نیک سلوک کریں، ایک دوسرے کو سمجھیں اور اللہ کا تقویٰ اختیار کریں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر اللہ کی بات مانتے ہوئے ایک دوسرے سے حسنِ سلوک کرو گے تو بظاہر ناپسندیدگی، پسند میں بدل سکتی ہے اور تم اس رشتے سے بھلائی اور خیر پا سکتے ہو۔ کیونکہ تمہیں غیب کا علم نہیں اور اللہ تعالیٰ غیب کا علم رکھتا ہے۔ اور سب قدرتوں کا مالک ہے وہ تمہارے لیے اس میں بھلائی اور خیر پیدا کر دے گا۔‘‘

(مشعلِ راہ جلد پنجم حصہ چہارم صفحہ 122,123 ایڈیشن 2007)

آخر میں اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی طرف توجہ مبذول کروانا چاہتی ہوں جو ہر لحاظ سے ان تمام نصائح اور اصولوں کی جڑ ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ عورتیں تمہارا لباس ہیں اور تم ان کا لباس ہو جیسا کہ لباس میں سکون، آرام، گرمی سے بچاؤ، زینت، قسم ہا قسم کے دکھ سے بچاؤ ہے ایسا ہی اس جوڑے میں ہے جیسا کہ لباس میں پردہ پوشی ہے ایسا ہی مردوں عورتوں کو چاہیے کہ اپنے جوڑے کی پردہ پوشی کیا کریں اس کے حالات کو دوسروں پر ظاہر نہ کریں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ فرماتے ہیں کہ ’’آپ میں سے ہر وہ عورت جس کے گھر کوئی فتنہ ہو اور اتحاد میں خلل پیدا ہوتا ہے اپنے خدا کے سامنے اس کی ذمہ دار ہے اور اس کے متعلق اپنے رب کے حضور جواب دہ ہونا پڑے گا کیونکہ اس نے اپنے گھر کی پاسبانی نہیں کی۔‘‘

(مصباح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نمبر ’’حضرت خلیفہ المسیح الثالثؒ کا مستورات سے روح پرور خطاب‘‘ صفحہ 85)

دریا کو کوزے میں سمونے کی کوشش کروں تو میاں بیوی کو ہر دن خدا تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے کی کوشش کرتے رہنا چاہیے۔تقویٰ اور قولِ سدید اختیار کیے رکھیں۔ آپس میں نرمی اور حسنِ سلوک، اعلیٰ اخلاق اور خوفِ خدا دل میں پیدا کیے رکھیں۔ اناؤں کے جال میں کبھی نہ پھنسیں۔قرآن کریم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم سے دور نہ ہٹیں۔میاں بیوی ایک دوسرے کے رشتہ داروں کا خیال رکھیں اور احترام کریں اور رشتوں کی مضبوطی کے لیے تہجد اور نمازوں میں دعائیں بھی کرتے رہیں۔ یہی بات ہے جو ہمیں اپنے خدا کی خوشنودی کے حصول میں مددگار ثابت ہو سکتی ہے اور ہم اپنے گھروں کو جنت نظیر بنا سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق دے۔ آمین۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں گھروں کی سکینت میں اضافہ کرنے کے لیے اپنے فرائض کی باحسن ادائیگی کی توفیق ملتی رہے۔ آمین

☆...☆...☆

رشتہ کرتے وقت صرف تقویٰ مدِّ نظر رہے

حضرت اقدس بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں ’’ہماری قوم میں یہ بھی ایک بد رسم ہے کہ دوسری قوم کو لڑکی دینا پسند نہیں کرتے۔ بلکہ حتی الوسع لینا بھی پسند نہیں کرتے۔ یہ سراسر تکبّر اور نخوت کا طریقہ ہے جو احکام شریعت کے بالکل برخلاف ہے۔ بنی آدم سب خدا تعالیٰ کے بندے ہیں رشتہ ناطہ میں یہ دیکھنا چاہیے کہ جس سے نکاح کیا جاتا ہے وہ نیک بخت اور نیک وضع آدمی ہے اور کسی ایسی آفت میں مبتلا تو نہیں جو موجب فتنہ ہو یاد رکھنا چاہیے کہ اسلام میں قوموں کا کچھ بھی لحاظ نہیں صرف تقویٰ اور نیک بختی کا لحاظ ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اِنَّ اَکۡرَمَکُمۡ عِنۡدَ اللّٰہِ اَتۡقٰکُمۡ (الحجرات: 14) یعنی تم میں سے خدا کے نزدیک زیادہ تر بزرگ وہی ہے جو زیادہ تر پرہیز گار ہے۔‘‘ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ 49, 48ایڈیشن 2003)

نیک نصیب کی دعا

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ نے خاندان کی بچیوں کو شروع سے حضرت خلیفہ اولؓ کی بتائی ہوئی نصیحے کی دعا کرنے کی عادت ڈلوادی تھی چنانچہ صاحبزادہ مرزا غلام قادر صاحب کی اہلیہ نصرت صاحبہ اپنے شہید شوہر کی یاد میں اپنے مضمون میں لکھتی ہیں ’’بچپن میں امی سے سنتے آئے تھے کہ بڑی پھوپھی جان (حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ) فرمایا کرتی تھیں کہ لڑکی کو چھوٹی عمر سے اپنے نیک نصیب کے لیے دعا مانگنی چاہیے۔ اس لیے تم لوگ بھی اپنے لیے دعا مانگا کرو۔ میں نے اپنے نیک نصیب کے لیے دعا مانگنے کے ساتھ یہ دعا بھی شامل کی کہ یا اللہ میرے ہم عمروں میں جو تجھے سب سے پیارا ہو اس سے میرا نصیب باندھنا، اور جب قادر کی شہادت کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الرابع (ایدہ اللہ تعالیٰ) نے روتے ہوئے، فون پر مجھے یہ فرمایا کہ ’’نچھو اللہ میاں نے اپنے گلشن کا سب سے خوبصورت پھول چن لیا ہے‘‘ تو چند دن بعد میری توجہ حضور کی اس بات کے ساتھ اپنی اس دعا کی طرف گئی اور میں نے سوچا کہ یہ تو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے میری دعا کو قبول فرما لیا، محض اس کی عطا ہے ورنہ ہم کس قابل ہیں۔‘‘ (سیرت وسوانح حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ صفحہ 258,259 شائع کردہ لجنہ اماء اللہ بھارت)

☆...☆...☆

وہ کام کرو جو اولاد کے لیے بہترین نمونہ ہو

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’بعض لوگوں کا یہ بھی خیال ہوتا ہے کہ اولاد کے لیے کچھ مال چھوڑنا چاہیے۔ مجھے حیرت آتی ہے کہ مال چھوڑنے کا تو ان کو خیال آتا ہے۔ مگر یہ خیال ان کو نہیں آتا کہ اس کا فکر کریں کہ اولاد صالح ہو طالع نہ ہو۔ مگر یہ وہم بھی نہیں آتا اور نہ اس کی پرواہ کی جاتی ہے۔بعض اوقات ایسے لوگ اولاد کے لیے مال جمع کرتے ہیں اور اولاد کی صلاحیت کی فکر اور پرواہ نہیں کرتے۔ وہ اپنی زندگی ہی میں اولاد کے ہاتھ سے نالاں ہوتے ہیں اور اس کی بد اطواریوں سے مشکلات میں پڑ جاتے ہیں اور وہ مال جو انہوں نے خدا جانے کن کن حیلوں اور طریقوں سے جمع کیا تھا آخر بدکاری اور شراب خوری میں صرف ہوتا ہے اور وہ اولاد ایسے ماں باپ کے لیے شرارت اور بد معاشی کی وارث ہوتی ہے۔۔۔۔حضرت داؤد علیہ السلام کا ایک قول ہے کہ میں بچہ تھا جوان ہوا۔ اب بوڑھا ہو گیا۔ میں نے متقی کو کبھی ایسی حالت میں نہیں دیکھا کہ اسے رزق کی مار ہو اور نہ اس کی اولاد کو ٹکڑے مانگتے دیکھا۔ اللہ تعالیٰ تو کئی پشت تک رعایت رکھتا ہے پس خود نیک بنو اور اپنی اولاد کے لیے ایک عمدہ نمونہ نیکی اور تقویٰ کا ہو جاؤ اور اس کو متقی اور دیندار بنانے کے لیے سعی اور دعا کرو جس قدر کوشش تم ان کے لیے مال جمع کرنے کی کرتے ہو اسی قدر کوشش اس امر میں کرو۔خوب یاد رکھو کہ جب تک خدا تعالیٰ سے رشتہ نہ ہو اور سچا تعلق اس کے ساتھ نہ ہو جاوے۔ کوئی چیز نفع نہیں دے سکتی۔‘‘

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 443 تا444ایڈیشن 10 20نظارت نشرو اشاعت قادیان)

’’اور تمہارے نفس کا بھی تم پر حق ہے‘‘

گرمیوں کے موسم میں جلد کی حفاظت

☆۔آپ کے چہرے اور ہاتھوں کی جلد ہمیشہ ہی آپ کی توجہ چاہتی ہے لیکن گرمیوں کی جھلساتی اور چلچلاتی دھوپ اس ضرورت کو اَور بڑھا دیتی ہے۔ ہم آپ کو چند آسان طریقے بتاتے ہیں جن کے ذریعے آپ اپنی جلد کی چمک کو برقرار رکھ سکتے ہیں۔

☆۔پودینے کے پتے دھو کر سکھا کر بوتل میں رکھ لیں۔ چائے یا قہوے میں ڈال کر استعمال کریں۔ پودینہ کا پانی جلد کی رنگت نکھارتا ہے۔

☆۔زیتون کے تیل سے چہرے پر مساج کرنے سے مساموں سے میل نکل جاتی ہے۔سبز چائے کے ٹی بیگ کو استعمال کے بعد ٹھنڈا کر کے آنکھوں پر رکھنے سے سوجن ختم ہو جاتی ہے۔ لیموں کا رس چہرے کے لیے بہترین بلیچنگ کا کام کرتا ہے۔ ناریل کا تیل جلد کو نرم رکھتا ہے اور پانی کی کمی سے بچاتا ہے۔ گندم کا آٹا، ہلدی، لیموں کا رس اور اس میں تھوڑا سا دودھ ملا کر پیسٹ بنا لیں اس سے پانچ منٹ تک چہرے کا مساج کریں اور بیس منٹ تک لگا رہنے دیں اس سے جلد صحت مند اور چمک دار ہو جائے گی۔

☆۔چکنی جلد پر نکھار لانے کے لیے گاجر کا جوس نکال کر روئی کی مدد سے چہرے پر لگائیں تھوڑی دیر بعد دھو لیں۔ یہ عمل ہر روز تین مرتبہ دہرائیں۔

☆۔سبز چائے جلد کے لیے ایک آل راؤنڈر قسم کا مشروب ہے جو جلد کو سیاہ حلقوں سے تحفظ دیتی ہے اور خراشوں سمیت مہاسوں کے خلاف تریاق کا کام کرتی ہے۔ اس کے علاوہ سبز چائے پینے والے عمر رسیدہ افراد اپنے ہم عمر افراد کے مقابلے میں ممکنہ طور پر زیادہ چست ہوتے ہیں اور کم ہی کسی کے محتاج ہوتے ہیں۔ جاپان میں سبز چائے کے استعمال کے حوالے سے کروائے گئے اس جائزے میں ان عمر رسیدہ افراد کو شامل کیا گیا، جو روزانہ سبز چائے کے کئی کپ پیتے ہیں۔ سبز چائے میں ایسے نامیاتی اجزا موجود ہوتے ہیں، جو مدافعتی نظام کے لیے اہم سیلز کو بچانے میں کلیدی کردار ادا کرتے ہیں۔

☆...☆...☆

’’ان پاکیزہ چیزوں میں سے جو ہم نے تم کو دی ہیں کھاؤ‘‘

پکوان

کچے آم کی چٹنی

اندازاً تیاری کا مکمل وقت: 15 منٹ

پکانے کا وقت: 45 منٹ

اجزاء:

کچے آم	ایک کلو (ٹکڑوں میں کاٹے ہوئے)
چینی	ایک کلو
سرکہ	ایک کپ یا مرضی کے مطابق
پسا نمک	دو بڑے چمچ
سُرخ ثابت مرچ	30 گرام
گرم مصالحہ	30 گرام
کالی مرچ	30 گرام
دار چینی	30 گرام
بڑی الائچی	30 گرام
سفید زیرہ	30 گرام

چٹنی تیار کرنے کی ترکیب

آم کے ٹکڑوں میں چینی اور نمک اچھی طرح ملا کر ایک گھنٹہ کے لیے رکھ دیں۔ اس طرح ٹکڑے کافی پانی چھوڑیں گے۔ جب چینی اور نمک حل ہو جائیں تو ہلکی آنچ پر پکنے کے لیے رکھیں۔ تمام مصالحے، سرخ مرچیں بھی ایک کپڑے میں باندھ کر پکتے ہوئے ٹکڑوں میں ڈال دیں۔ جب آموں کا فالتو پانی خشک ہو جائے تو سرکہ ڈال کر چند منٹ تک پکائیں۔ مصالحے کو نکال دیں۔ لیجئے مزیدار چٹنی تیار ہے۔ صاف اور خشک بڑی بوتل میں ڈال کر اوپر سے کپڑا دے دیں۔ پندرہ، بیس منٹ کے بعد بوتل کا ڈھکن اچھی طرح بند کر کے محفوظ کر لیں۔

☆...☆...☆

بقیہ: عید الفطر ....از صفحہ نمبر 01

از صفحہ نمبر 01

پس اس نظر سے ہم دیکھیں تو واضح ہوتا ہے کہ خوشی درحقیقت اجتماع کا نام ہے۔ اس لحاظ سے عید بھی اجتماع کا نام ہے اور سب سے بڑی عید وہی ہوسکتی ہے جس میں سب سے بڑا اجتماع ہو اور اس سب سے بڑے اجتماع کی بنیاد کب پڑی جس کی وجہ سے سب سے بڑی عید کا موقع پیدا ہوا؟ وہ اس وقت ہوا جب اللہ تعالیٰ کے ایک پیارے انسان نے تمام دنیا کو پکار کر کہا کہ یَا أَیُّھَا النَّاسُ إِنِّی رَسُولُ اللّٰہِ إِلَیْکُمْ جَمِیعًا کہ اے انسانو! یقیناً میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ دنیا نے مختلف انبیاء کی بعثت کے وقت چھوٹے پیمانے پر عیدیں تو دیکھی تھیں مگر حضرت آدم سے لے کر اگر دنیا میں کوئی بڑی عید ہوئی تو وہ وہی ہے جب اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک انتہائی پیارے کو کہا کہ تم اپنے ذریعہ سے تمام جہان کو ایک جگہ جمع کرو۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ کو ایک لامتناہی روحانی خزانہ دیا گیا ہے جسے بلا تفریق پوری دنیا میں بھی تقسیم کیا جائے تو تھوڑا نہیں پڑے گا۔ یقیناً آپؐ کا آنا سب سے بڑی عید کا دن تھا کیونکہ آپؐ کی بعثت کے ساتھ تکمیل ہدایت ہوئی۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ پھر ایک عید کا دن تھا جب اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کی غلامی میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرما کو خود تکمیل تبلیغ اور اشاعتِ دین کا ذمہ لیا۔ چنانچہ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعے تمام دنیا شریعت کے احکام پر جمع ہو کر عملی طور پر ایک دین پر اکٹھی ہو جائے گی تو وہ اصل اور بڑی عید ہو گی اور اس عید کا زمانہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے سپرد کیا ہے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ اگر حقیقی عید کا کرنا اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے ہمارے سپرد کیا ہے تو پھر ہمیں اپنی حالتوں کا بھی جائزہ لینا ہو گا کہ کس طرح ہم اس کام کو سرانجام دے سکتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمارے لیے جو لائحہ عمل تجویز فرمایا ہے اس پر عمل کر کے ہم جلد سے جلد اس حقیقی عید لانے کے سامان کر سکتے ہیں، اس کام کو صحیح رنگ میں سرانجام دے سکتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اس زمانے میں ہمارے سپرد کیا ہے۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ عید الفطر ارشاد فرما رہے ہیں

حضورِ انور نے اس مقصد کے حصول کے لیے چنیدہ نصائح بیان فرمائیں کہ ایسی فطرت حاصل کرو کہ خدا تعالیٰ کی محبت کسی غرض کے لیے نہ ہو۔ قرآن کو بکثرت پڑھو اور اپنے عملوں کو اس کے مطابق ڈھال کر عملی سچائی کے ذریعہ اسلام کی خوبیاں دنیا پر ظاہر کرو۔ تبلیغ کے لیے تقویٰ بھی ضروری ہے اس لیے قرآن کریم کی تعلیم پر عمل کر کے ہی تقویٰ پیدا ہوسکتا ہے اور عملی خوبیاں پیدا ہو سکتی ہیں۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کی بھرپور کوشش کرو۔ یہ دونوں یہ تمہارے فرائض میں داخل ہیں۔ جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ جماعت کو اقرارِ توحید اور اللہ تعالیٰ سے تعلق اور ذکر الٰہی اور اپنے بھائیوں کے حق ادا کرنے میں خاص رنگ پیدا کرنا چاہیے۔ سچی توبہ کرو اور خدا تعالیٰ کو سچائی اور وفاداری سے راضی کرو۔ نمازوں میں باقاعدگی اختیار کرو۔ تہجد میں باقاعدگی اختیار کرو۔ نوافل کی طرف توجہ دو۔ اپنے دینی علم کو بڑھاؤ۔ تقویٰ میں ترقی کرو۔ حق کا ہمیشہ ساتھ دو۔ سچائی پر قائم رہو۔ کبھی جھوٹ تمہارے سے نہ نکلے۔ منکرین کے لیے بھی دعا کرو۔ نئے شامل ہونے والوں سے حسن سلوک کرو اور اپنے عمل سے ان کی تربیت کی کوشش کرو۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ 'عید منانا' اللہ تعالیٰ نے ہمارے سپرد کیا ہے اس لیے جماعت کے لوگوں کو توجہ اور غور کرنے کی ضرورت ہے کہ کس طرح ہم ایسا اجتماع کریں جو حقیقی عید دکھانے والا ہو کیونکہ حقیقی عید وہی ہو گی جب خدا تعالیٰ کے کلام پر سب لوگ جمع ہو جائیں گے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ دنیا کے چپے چپے پر ایسے لوگ پیدا کرنا جو خدا تعالیٰ کی حمد اور اس کی تقدیس کر رہے ہوں جماعت احمدیہ کا فرض ہے۔ لیکن ہم اپنے آپ کو بھی دیکھیں کہ کیا ہم خدا تعالیٰ کے ذکر اور اس کی تقدیس بیان کرنے اور اپنے عملوں کو اس تعلیم کے مطابق ڈھالنے والے ہیں؟ ہمیں رمضان کی عید بھی منانی چاہیے لیکن اس سے بڑھ کر ہماری توجہ پوری دنیا کو اسلام پر اکٹھا کر کے حقیقی عید منانے کی طرف ہونی چاہیے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ آج کل 'اللہ اکبر' کا اتنا خوبصورت نعرہ اور تشہد بعض مسلمانوں کی وجہ سے بدنام ہو چکا ہے۔ آج مسیح محمدی کے غلاموں کا یہ کام ہے کہ ان پیارے الفاظ کی حقیقت کو دنیا پر اس طرح کھولیں کہ ہر قوم کے لوگ ان الفاظ کو پڑھنے اور ان کا ورد کرنے میں راحت اور خوشی محسوس کرنے لگیں۔ اور ان شاء اللہ یہ ایک دن ضرور ہو گا۔

اپنے خطبے کے اختتام میں حضورِ انور نے تمام دنیا کے احمدیوں کو عید کی مبارکباد دی اور دعا کروائی۔ دعا میں اسیرانِ راہِ مولیٰ، شہدائے احمدیت کے لواحقین، سلسلہ کے خدام اور مبلغین کے ساتھ ساتھ تمام احمدیوں کو عمومی طور پر دعاؤں میں یاد رکھنے کی تحریک فرمائی۔ نیز مسلم امّہ کے لیے دعا کی تحریک فرمائی کہ اللہ ان کو بھی عقل اور سمجھ دے اور یہ مسیح موعودؑ کو ماننے والے ہوں اور دجالی چنگل سے نجات پانے والے ہوں۔ آمین

☆...☆...☆

مسجد بیت الفتوح مورڈن میں عید الفطر کا اجتماع

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ: محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم و دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کیے جاتے ہیں۔

آنحضرت ﷺ کی غیرمسلموں سے حسین معاشرت

ماہنامہ ’’احمدیہ گزٹ‘‘ کینیڈا اگست 2012ء میں مکرم ہادی علی چوہدری صاحب کی ایک تقریر شائع ہوئی ہے جس میں آنحضرت ﷺ کی غیرمسلموں سے حسین معاشرت پر تفصیل سے روشنی ڈالی گئی ہے۔

سورۃ المائدہ کی آیت 9 میں اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو تقویٰ اختیار کرتے ہوئے عدل قائم کرنے کی نصیحت فرماتا ہے۔ پھر سورۃ الممتحنہ کی آیت 9 میں غیرمسلموں سے حسنِ معاشرت کا سبق دیتے ہوئے فرمایا: اے مسلمانو! اللہ نے تمہیں ان ظالموں کے ساتھ دوستی کرنے سے منع فرمایا ہے جو تمہارے دین کو مٹانے کے لیے تمہارے ساتھ لڑ رہے ہیں، تو اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ تم ان غیرمسلموں کے ساتھ جو تمہارے دین کو جبراً روکنے کے درپے نہیں اور تم پر ظلم نہیں کرتے، تعلق نہ رکھو۔ بلکہ تمہیں چاہیے کہ ایسے لوگوں کے ساتھ نیکی اور عدل واحسان کا سلوک کرو کیونکہ عدل و احسان کرنے والوں کو اللہ پسند کرتا ہے۔

پھر اسلام کی یہ تعلیم کہ ’اللہ تعالیٰ کے ساتھ بلااستثناء سب رسولوں پر بھی ایمان لاؤ‘، حُسنِ معاشرت کی یہ ایسی تعلیم ہے جس کی نظیر کوئی اَور شریعت پیش نہیں کرتی۔ اور ایک مسلمان کا یہ عمل اُسے دوسروں کے دل کے قریب کر دیتا ہے۔

آنحضرت ﷺ کی رحمت کا دامن بے انتہا وسیع تھا۔ آپؐ اپنوں اور غیروں سے ہمیشہ رحمت کا سلوک فرماتے تھے۔ دشمنوں سے بھی عفوودرگزر ہی نہیں بلکہ ان پر لطف وعنایات کی بارش کرتے تھے۔ دشمن بھی آپؐ کے بارہ میں یہ گواہی دیتا تھا کہ یہ وہی تو ہے جس کے ذریعہ نیکی اور صدق ووفا کی پہچان ہوتی ہے۔ آپؐ کفّار کی خوں ریزیوں کو یکسر بھلاکر ان پر اس طرح احسان کرتے تھے جیسے انہوں نے آپؐ پر کبھی کوئی ظلم کیا ہی نہ ہو۔ اپنے دشمنوں کی بھوک پر خود ایک ماں کی طرح تڑپتے تھے۔ حضرت مسیح موعودؑ اپنے فارسی منظوم کلام میں فرماتے ہیں کہ ’جو رحم مخلوقِ خدا نے آپؐ سے تجربہ کیا وہ رحم کسی نے اس دنیا میں اپنی ماں سے بھی نہیں پایا‘۔

آنحضور ﷺ کی غیرمسلموں سے معاشرت کے حوالہ سے چند روشن مثالیں درج ذیل ہیں:

☆ 8ہجری میں قریشِ مکّہ کا ایک قافلہ شام سے اناج لے کر مکّہ آرہا تھا۔ راستے میں اس پر جُہَینہ کے ایک قبیلے کی طرف سے حملے کا خطرہ تھا۔ آنحضرت ﷺ نے حضرت ابوعبیدہ بن الجراحؓ کی قیادت میں تین سوصحابہؓ پر مشتمل ایک لشکر مدینہ سے جُہَینہ کے اس قبیلے کی طرف بھیجا۔ یہ مقام مدینے سے پانچ راتوں کی مسافت پر تھا۔ اس سریّے کا مقصد یہ تھا کہ اس ممکنہ حملے سے قافلے کو تحفّظ فراہم کیا جائے۔ یہ وہ وقت تھا جب مدینے میں انتہائی غربت تھی اور روانہ ہونے والے قافلہ کے ساتھ بھی خوراک کا ذخیرہ نہ ہونے کے برابر تھا۔ چنانچہ یہ ذخیرہ ختم ہونے لگا تو اہل قافلہ کو فی کس ایک کھجور روزانہ ملنے لگی۔ حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ اس ایک کھجور کی قدروقیمت کا اندازہ ہمیں اس وقت ہوا۔ ہم سارا دن اسی ایک کھجور کو اور پھر اس کی گٹھلی کو چوستے رہتے تھے۔ ہمیں ساحلِ سمندر پر نصف ماہ سے زیادہ قیام کرنا پڑا۔ وہاں بھی ہمیں سخت بھوک کا سامنا تھا جس کے باعث ہم لاغر ہوچکے تھے۔ چنانچہ مجبوراً ہم خَبَط درخت کے پتّے کھانے پر مجبور ہوگئے۔

☆ 4 ہجری میں مکّہ میں قحط کی وجہ سے بھوک کے سائے منڈلانے لگے اور اگلے سال تک حالات ابتر ہوگئے۔ یہ وہی لوگ تھے جو آنحضرت ﷺ اور آپؐ کے صحابہؓ پر مسلسل 13 سال تک ظلم ڈھاتے رہے۔ پھر ہجرت کے بعد آپؐ کے خلاف مسلسل جنگیں کرتے رہے۔ لیکن قحط کے وقت آپؐ نے کفّار مکہ اور خاص طور پر وہاں کے غریبوں کی مدینہ سے امداد کی۔

ایک اور موقع پر مکّہ والوں کی درخواست پر آپؐ نے وہاں کی قحط سالی سے بچاؤ کے لیے دعا کی جو قبول ہوئی اور ابر رحمت نازل ہوئی۔

☆ مکہ کی فتح کو آنحضرت ﷺ نے اس طرح امن و سلامتی کے ساتھ ممکن بنایا کہ جنگی خون خرابے کی کوئی گنجائش نہ چھوڑی۔ انتقامی کارروائی کرنے کی بجائے آپؐ نے ان کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: اے قریش کے گروہ! کیا تمہیں معلوم ہے کہ تمہارے ساتھ آج کیا سلوک ہوگا؟ انہوں نے جواب دیا: ہم آپؐ سے بھلائی کے سوا اور کیا توقع رکھ سکتے ہیں؟ آپؐ تو خود ہمارے معزّز بھائی ہیں اور معزّز بھائی کے بیٹے بھی ہیں۔

آپؐ نے فرمایا: آج میں تمہیں وہی کہوں گا جو حضرت یوسفؑ نے اپنے بھائیوں سے کہا تھا کہ جاؤ تم آزاد ہو اور آج تم پر کوئی سرزنش نہیں ہوگی۔

مختلف سنگین قومی جرائم میں ملوّث جن افراد کے بارہ میں سزائے موت کا اعلان بھی ہوچکا تھا، ان کی ندامت اور معافی پر آپؐ نے ان سے بھی درگزر کا سلوک فرمایا۔

☆ فتح مکّہ کے دنوں میں وہاں قبیلہ بنوخزاعہ کے ایک فرد نے کسی شخص کا قتل کردیا۔ آنحضرت ﷺ نے بنوخزاعہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: اے خزاعہ والو! قتل سے اپنے ہاتھ روکو۔ قتل تو بہت ہوچکا لیکن کیا اس نے کبھی کوئی فائدہ بھی دیا؟ تم نے ایک شخص کا قتل کیا جس کی میں لازماً دیت ادا کروں گا۔ اس کے بعد اس جگہ پر کسی نے کوئی قتل کیا تو مقتول کے ورثاء کو دوفیصلوں میں سے ایک اختیار کرنے کا پورا حق ہوگا یعنی قصاص لیں یا پھر دیت لیں۔

☆ آنحضور ﷺ غیرمسلموں سے لین دین کا تعلق قائم فرماتے تھے۔ مدینہ کے یہود کے ساتھ بھی یہی طریق تھا جو فتح مکّہ کے بعد مکّہ کے مکینوں کے ساتھ بھی جاری فرمایا۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ نے بنوہوازن سے مقابلہ کے لیے مکّہ سے روانگی سے قبل جائزہ لیا تو متوقّع جنگ کے لحاظ سے اسلامی فوج کے پاس سامانِ حرب بہت کم تھا۔ اس کمی کو پورا کرنے کے لیے آپؐ نے مکّہ کے مالدار رئیس صفوان بن امیّہ سے کچھ ہتھیار بطور قرض مانگے تو اُس نے آپؐ سے کہا: ’کیا آپ اپنے اقتدار کی وجہ سے میرا مال چھیننا چاہتے ہیں؟‘ آپؐ نے فرمایا: ’نہیں، ہم تو عاریۃً مانگ رہے ہیں اور ان کی واپسی کے لیے ضمانت دینے کے لیے بھی تیّار ہیں‘۔ اس پر وہ آمادہ ہوا اور اس نے ایک سو زِرہیں دیں جن کے ساتھ خَود اور ڈھالیں وغیرہ بھی تھیں۔ اس موقع پر آپؐ نے اپنے چچازاد نوفل بن حارث سے بھی تین ہزار نیزہ مستعار لیا۔ اسی طرح ابوجہل کے سوتیلے بھائی عبداللہ بن ابی ربیعہ سے تیس چالیس ہزار درہم قرض لیے۔ یہ بھی مکّہ کا بہت دولت مند شخص تھا۔ اسے بعد میں مسلمان ہونے کی توفیق بھی ملی۔

☆ غزوۂ حنین کے لیے روانگی سے قبل مکّہ کے نَومسلموں میں سے دو ہزار افراد نے اسلامی لشکر میں شمولیت کے لیے درخواست کی جسے آپؐ نے بلا تردّد قبول فرمالیا۔ نیز 80 مشرکینِ مکّہ نے بھی عرض کیا کہ گو ہم مسلمان نہیں مگر آپؐ کی رعایا ہیں اس لیے آپ کا اور ہمارا دشمن سانجھا ہے، لہٰذا ہم بھی آپ کے ساتھ مل کر اس کا مقابلہ کریں گے۔ آنحضرت ﷺ نے ان کو بھی اپنے لشکر میں شامل فرمالیا۔ ان میں ان کا سردار صفوان بن امیّہ بھی تھا۔

☆ مکّہ کے جو نَومسلم یا مشرک اسلامی لشکر میں شامل ہوئے اُن میں کئی ایک رؤساء بھی تھے، ایسے لوگوں کی تالیفِ قلب کے لیے اللہ تعالیٰ کے ارشاد (التوبہ:60) کی تعمیل میں آنحضرت ﷺ نے ان میں بہت سے لوگوں کو پچاس پچاس اونٹ دیے اور رؤساء کو اس سے زیادہ مثلاً ابوسفیان اور ان کے دونوں بیٹوں یزید اور معاویہ کو 300 اونٹ اور 120اوقیہ چاندی، حکیم بن حزامؓ کو 200 اونٹ، نضر بن حارث ثقفی کو 100اونٹ، صفوان بن امیّہ کو 100 اونٹ، قیس بن عدی کو 100اونٹ، سہیل بن عمرو کو 100 اونٹ اور حویطب بن عبدالعزّیٰ کو 100اونٹ دیے اور مکّے سے باہر کے رؤساء میں سے اقرع بن حابس تمیمی کو 100اونٹ، عُیَینہ بن حصن فزاری کو 100اونٹ دیے۔ اسی طرح بعض اَور لوگوں کو بھی ان غنائم میں سے کچھ نہ کچھ دیا۔ قبائلی سرداروں سے حسنِ معاشرت کا ایک فائدہ یہ بھی ہوتا ہے کہ اُن کی قوم کے دل بھی نرم ہوجاتے ہیں۔

☆ آنحضرت ﷺ نے سفروں کے دوران صحابہؓ کو مقامی لوگوں سے میل جول کی اجازت بھی دی۔ چنانچہ تبوک میں قیام کے دوران بعض صحابہؓ اس علاقہ کے لوگوں میں ہلکی پھلکی تجارت بھی کرتے رہے۔

اگر کوئی کھانا وغیرہ پیش کرتا تو اُس کی تالیف قلب کے لیے آنحضور ﷺ قبول فرمالیتے۔

☆ رسول اللہ ﷺ غیرمسلموں سے جس شفقت اور عفو سے پیش آتے تھے، دنیا میں اس کی نظیر لانا ناممکن ہے۔ ایک وہ بھی تھا جو آپؐ کو سوتے پاکر قتل کرنے کے لیے آپؐ پر تلوار سونت کر کھڑا ہوگیا تھا لیکن خدائی تصرف سے آپؐ کے قبضے میں آگیا اور آپؐ نے اس سے احسان کا سلوک کرتے ہوئے اسے معاف فرمادیا۔

☆ قیامِ تبوک کے دوران یحنّہ (یوحنّا) بن روبہ حاکمِ اَیلہ آپؐ کا خط ملنے پر خود آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس کے ساتھ شام، یمن، بحر کے بعض علاقوں کے نمائندے بھی تھے۔ اسی طرح علاقہ جَرَباء اور اَذْرُح کے لوگ بھی تھے۔ جب وہ آنحضرت ﷺ کی ملاقات کے لیے آئے تو آپؐ نے انہیں مصالحت کی پیشکش کی۔ چنانچہ اسی وقت ان تمام علاقوں کے نمائندوں سے مصالحت اور اَمان طے ہوگئی اور معاہدہ کی شرائط تحریر کی گئیں۔

اَیلہ کے قریبی علاقے مَقنا پر بھی یحنّہ بن رُوبہ ہی حکومت کرتا تھا اور اس نے کسی وقت یہاں کے یہود کو ملک بدر کردیا تھا۔ چنانچہ جب آپؐ نے یحنّہ کو امن کی تحریر لکھ کردی تو اس میں ان اُجڑے ہوئے لوگوں کے لیے بھی رحمت کا معاہدہ بنایا کہ ’’اہلِ مَقنا کو ان کے سامان سمیت ان کے اپنے وطن میں بھیج دو‘‘۔

آنحضرت ﷺ نے یحنّہ کو اس کی ریاست کی حکمرانی پر قائم رکھا۔ یہ ریاست چونکہ ساحلِ سمندر پر تھی۔ اس لیے آپؐ نے اپنے ایک خط میں خاص طور پر بحری امور کا بھی ذکر فرمایا اور یہ بھی لکھا کہ ’... کسی کے لیے اس پانی کا روکنا جائز نہیں ہوگا جس پر وہ آتے جاتے ہیں اور نہ ہی ان کے بحری اور برّی راستوں سے جن پر وہ سفر کرتے ہیں انہیں روکا جائے گا‘۔

مقنا والے بھی یہود تھے اور مدینہ، خیبر، وادی القریٰ، تیماء اور فدک میں بھی یہود بستے تھے۔ لیکن بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ ان سب کی نسبت اہلِ مقنا سے آنحضرت ﷺ کا رویّہ زیادہ رحیمانہ تھا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ وہ اسلام کے خلاف کسی سازش میں ملوّث نہ تھے۔ نیز اَیلہ کی حکمرانی اور پھر رومی سلطنت کے تسلّط کے تحت ہونے کی وجہ سے جبر کا شکار تھے۔

★ میثاقِ مدینہ کا مطالعہ کریں اور پھر آنحضرت ﷺ کے

ماہنامہ ’’احمدیہ گزٹ‘‘ کینیڈا نومبر 2012ء میں مکرم پروفیسر محمد اسلم صابر صاحب کا نعتیہ کلام شائع ہوا ہے۔ اس نعت میں سے انتخاب ہدیۂ قارئین ہے:

آپؐ پر لاکھوں درود اور آپؐ پر لاکھوں سلام
ہو قبولِ بارگاہ یہ ہدیہ از احقر غلام
لفظ نکلے آپؐ کے سب کوثر و تسنیم سے
اِک جہاں زندہ ہوا ہے آپؐ کی تعلیم سے
بے ہنر بے علم لوگوں کو مرے پیارے رسولؐ
آپؐ نے سکھلائے آکر کیا عجب زرّیں اصول
دیکھتے ہی دیکھتے وہ قوم لائق ہوگئی
اور سب اقوامِ عالم پر وہ فائق ہوگئی
سیکھ لیں انساں نے پھر توحید کی باریکیاں
ہوگئیں عنقا دلوں سے شرک کی تاریکیاں
رحمۃٌللعالمیں ہے آپؐ کا قدسی وجود
آپؐ پر لاکھوں سلام اور آپؐ پر لاکھوں درود

خیبر کے یہود کے ساتھ مختلف اوقات میں معاملات کو ملاحظہ فرمائیں۔ آنحضرت ﷺ نے جس رحمت اور نرمی کا سلوک ان یہود سے فرمایا اس کی نظیر کہیں نہیں ملتی۔ قومی جرموں کی وجہ سے مدینہ سے یہود کے انخلا کے بعد بھی بہت سے یہود وہاں مقیم تھے۔ باوجود اس کے کہ ان میں سے کئی مختلف سازشوں، ریشہ دوانیوں اور منافقتوں میں ملوّث رہے، مگر آپؐ نے ان سے ہمیشہ ہی رحمت کا سلوک فرمایا۔ آپؐ تو یہ خواہش اور اُمید رکھتے تھے کہ کاش یہود میں سے دس افراد ہی آپؐ پر ایمان لے آتے تو اس قوم کی کایا پلٹ جاتی۔

تاریخ شاہد ہے کہ آپؐ ہمیشہ ہی یہود سے رحمت کا سلوک فرماتے تھے۔ مثلاً ایک یہودی قبیلہ بنو عُریض علاقہ وادی القریٰ میں آباد تھا اور وہ قبیلہ بنو سعد ہذیم کا حلیف تھا۔ ان دونوں کا آپس میں معاہدہ تھا کہ بنو عریض اِنہیں ہر سال غلّہ کی معیّنہ مقدار ادا کیا کریں گے اور اس کے بدلے میں بنو سعد ہذیم دوسرے قبائل کے مقابلے میں ان کا دفاع کریں گے۔ ان دونوں قبائل کے وفد آنحضرت ﷺ کی خدمت میں مدینہ پہنچے۔ کچھ دن قیام کے بعد یہ لوگ واپس ہونے لگے تو آنحضرت ﷺ نے بنو سعد ہذیم کے سردار حضرت جمرہ بن نعمانؓ کو ایک جاگیر تحفۃً عنایت فرمائی اور بنو عریض کو یہ تحفہ دیا کہ وہ جتنا غلّہ بنو سعد ہذیم کو اپنے معاہدہ کی رُو سے دیں گے، اتنا ہی بیت المال سے اُنہیں ادا کر دیا جایا کرے گا۔ یہ آپؐ کی رحمت تھی جو ہمیشہ، مسلسل اور ہر سمت میں آباد قبائل اور قوموں پر وسیع رہی۔

اسی طرح اہلِ مقنا کو آپؐ نے نہ صرف حاکمِ اَیلہ سے رہائی دلائی بلکہ ان کو شہری حقوق واپس دلوائے اور اُن کے تحفّظات کی ذمّہ داری خود سنبھال کر ان کا تعلق براہِ راست اپنے ساتھ قائم کیا۔ حاکمِ اَیلہ سے معاہدے کے بعد مدینے آنے پر آنحضرت ﷺ نے اہلِ مقنا کو خط لکھا کہ: مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم اپنے گاؤں واپس جا رہے ہو۔ جب میرا یہ مکتوب تمہارے پاس پہنچے تو تم خود کو حفظ و امان میں سمجھو کیونکہ اب تمہارے لیے اللہ کا اور اس کے رسول کا ذمہ ہے۔ اور رسول اللہ نے تمہارے گناہ اور وہ سب خون، جن کے لیے تمہارا تعاقب کیا گیا تھا، معاف کر دیے ہیں۔ تمہارے گاؤں میں رسول اللہ کے سوا اور رسول اللہ کے نمائندے کے سوا نہ تمہارا کوئی شریک ہوگا نہ حصّہ دار۔ آج کے بعد سے تم پر نہ کوئی ظلم ہوگا اور نہ زیادتی۔ اور اللہ کا رسول تمہیں ان تمام چیزوں سے بچائے گا جن سے وہ خود اپنے تئیں بچاتا ہے۔ جو چیزیں رسول اللہ نے یا رسول اللہ کے نمائندے نے معاف کر دی ہیں ان کے سوا تمہارے بُنے ہوئے کپڑوں، تمہارے غلاموں، تمہارے گھوڑوں اور تمہاری زِرہوں میں سے اللہ کے رسول کے لیے حصّہ ہے۔ جو کچھ تمہارے نخلستانوں میں پیدا ہو اور تمہارے ماہی گیر شکار کریں اور تمہاری عورتیں کاتیں، ان سب میں سے ایک چوتھائی تم پر واجب ہے۔ اس کے بعد جو کچھ ہے تمہارا ہے۔

نیز یہ کہ رسول اللہ نے تمہیں ہر قسم کے جزیہ اور بیگار سے مستثنیٰ کر دیا ہے۔ اگر تم سنو گے اور اطاعت کرو گے تو رسول اللہ تمہارے عزّت داروں کی عزّت کریں گے اور تمہارے قصور معاف کریں گے۔ اہلِ مقنا میں سے جو مسلمانوں سے بھلائی کرے گا، وہ بھلائی خود اس کے اپنے لیے ہوگی۔ اور جو برائی کرے گا، وہ بُرائی بھی اس کے اپنے لیے ہی ہوگی۔ تم پر کوئی امیر نہیں ہوگا مگر وہ جو خود تم میں سے ہو یا پھر رسول اللہ کی جانب سے مقرر کردہ ہو۔

☆ انفرادی طور پر بھی اگر کوئی یہودی آپؐ سے زیادتی یا بدکلامی کرتا تو آپؐ اس سے عفو درگزر کرتے اور اسے کسی قسم کا ضرر نہ پہنچنے دیتے تھے۔ چنانچہ ایک یہودی زید بن سعنہ نے آپؐ کو کچھ قرض دیا اور جلد بڑی گستاخی سے آپؐ کے کندھے سے چادر کھینچتے ہوئے اس کی واپسی کا مطالبہ کیا۔ صحابہؓ میں سے بعض اس پر سختی کرنا چاہتے تھے مگر آپؐ نے انہیں روک دیا۔ آپؐ کا یہی عفو و کرم اس کی ہدایت کا موجب بن گیا۔

☆ قبیلہ بنو حنیفہ جو یمامہ میں آباد تھا 9 ہجری میں اس کا سترہ افراد کا وفد آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس وفد کے تقریباً سب ارکان نے اسلام قبول کیا اور یہ لوگ چند دن مدینے میں ٹھہرے۔ ان میں مُسَیلَمہ بن حبیب عرف مسیلمہ کذّاب بھی تھا۔ آنحضرت ﷺ حضرت ثابت بن قیسؓ کے ہمراہ خود اس سے ملنے کے لیے تشریف لے گئے۔ آپؐ کے ہاتھ میں کھجور کی ایک چھڑی تھی۔ مسیلمہ آپؐ سے کہنے لگا کہ آپؐ اُس کی حکومت کے راستے میں روک نہ بنیں اور اُسے اپنے بعد اپنا جانشین مقرر کر دیں تو وہ آپؐ کی پیروی کر لے گا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''اگر تُو مجھ سے یہ چھڑی بھی مانگے تو میں تجھے یہ بھی دینی پسند نہیں کروں گا۔ اللہ تعالیٰ نے تیرے بارے میں جو فیصلہ فرمایا ہے وہ نافذ ہو کر رہے گا۔ مجھے تیرا انجام دکھایا گیا ہے۔ پس میں جا رہا ہوں، باقی باتیں ثابت بن قیسؓ سے پوچھ لو۔ اگر تُو نے مجھ سے پیٹھ پھیری تو اللہ تعالیٰ تجھے ذلیل و خوار کر دے گا''۔

حسنِ معاشرت کی اس سے بڑھ کر اور کیا مثال ہوسکتی ہے کہ ایک معاند آپؐ کے سامنے اپنے آپ کو آپؐ کی ریاست میں حقدار بنا کر آپؐ کے مقابل پر کھڑا ہو رہا ہے۔ آپؐ اسے کچھ نہیں کہتے بلکہ اسے اس کے انجام سے آگاہ کر کے اسے تقدیر کے دھارے پر چھوڑ دیتے ہیں۔ مسیلمہ نے واپس جا کر آپؐ کی زندگی میں ہی نبوّت کا دعویٰ کیا اور بھاری تعداد میں لوگوں کو بھی ساتھ ملا لیا۔ آنحضرت ﷺ کے وصال کے بعد اس نے حضرت ابوبکرؓ کے خلاف علمِ بغاوت بلند کیا تو حضرت خالد بن ولیدؓ سے شکست کھا کر لڑائی میں قتل ہوا۔

☆ طائف کا سب سے بڑا اور جنگجو قبیلہ بنو ثقیف تھا اور بہت بڑی اہمیّت کا حامل تھا۔ اس قبیلے کا 19 ارکان پر مشتمل وفد 9 ہجری میں مدینے آیا۔ اس وفد کا سربراہ عبدِ یالیل تھا جس نے 13 سال پہلے آنحضرت ﷺ کی دعوتِ اسلام کو نہ صرف گستاخی کے ساتھ ردّ کر دیا تھا بلکہ آپؐ کو شہر سے نکل جانے پر بھی مجبور کیا تھا اور پھر آوارہ لڑکے آپؐ کے پیچھے لگا دیے جنہوں نے مسلسل تین میل تک آپؐ کا پیچھا کیا اور آپؐ پر پتھر برسائے۔ اس سے آپؐ کا بدن مبارک خون سے تر بتر ہو گیا۔ آپؐ نے اس کے بدلے میں ان کی ہلاکت کی نہیں بلکہ ہدایت کے لیے دعا کی تھی۔ جسے اللہ تعالیٰ نے شرفِ قبولیّت بخشا چنانچہ آج وہی شخص ایک وفد کے ہمراہ آپؐ کی غلامی کا جوا پہننے کے لیے بھی آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا۔ وفد مدینے پہنچا تو آپؐ نے اسے خوش آمدید کہا اور اس کے لیے مسجد میں ہی خیمہ لگوا دیا۔

گو یہ لوگ اسلام کی آغوش میں آنے کے لیے حاضر ہوئے تھے، لیکن ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ کو طائف سے نکالنے اور زخمی کرنے کے جرم میں ملوّث اور دوسری مرتبہ غزوۂ حنین میں آپؐ سے برسر پیکار ہو چکے تھے۔ ان سنگین جرائم کے بارے میں آپؐ نے ان سے کوئی گلہ شکوہ تو کجا، ان کا تذکرہ بھی نہیں کیا۔

☆ یمن کے علاقہ نجران کے عیسائیوں کا ساٹھ افراد پر مشتمل وفد جب مدینہ پہنچا تو آنحضرت ﷺ اس وقت نمازِ عصر کے بعد مسجد میں صحابہؓ کے ساتھ تشریف فرما تھے۔ مسجد میں پہنچنے پر انہوں نے کہا کہ ان کی عبادت کا وقت ہو گیا ہے لہٰذا وہ عبادت کرنا چاہتے ہیں۔ آپؐ نے انہیں مسجدِ نبوی میں عبادت کرنے پر خوش آمدید کہتے ہوئے صحابہؓ سے فرمایا کہ جس طرح بھی وہ چاہتے ہیں، انہیں اپنی عبادت کرنے دیں۔ چنانچہ ان عیسائیوں نے آزادی کے ساتھ مشرق کی جانب رُخ کر کے اپنی عبادت کی۔

عبادت کے بعد آپؐ نے انہیں امن و سلامتی پر مبنی اسلام کی دعوت دی۔ انہوں نے اس سے انکار کیا اور آپؐ سے تفصیلی بحث کی۔

وفدِ نجران کے ان اکابرین نے آنحضرت ﷺ کی اس دعوت کو ایمانی اور دینی لحاظ سے تو قبول نہ کیا مگر اسلام کے پُر امن نظام کو تسلیم کرتے ہوئے آپؐ کی خدمت میں عرض کی کہ وہ آپؐ سے صلح کی درخواست کرتے ہیں اور جو حکم آپؐ انہیں دیں گے وہ انہیں قابلِ قبول ہوگا۔ آپؐ نے ان سے جن امور پر صلح قبول کی اور معاہدہ لکھ کر دیا اس کا ایک حصہ یہ تھا کہ: ''... نجران اور ان کے آس پاس والوں کی جان، مال، مذہب، ملک، زمین، حاضر، غائب اور ان کی عبادتگاہوں کے لیے اللہ تعالیٰ اور محمّد نبی ﷺ کی ذمّہ داری ہے۔ نہ تو کوئی اسقف (غالباً آرچ بشپ۔ ناقل) اس کے منصب سے، نہ کوئی راہب اس کی رہبانیت سے، اور نہ کوئی کاہن اس کی کہانت سے ہٹایا جائے گا۔''

تقریباً ایسا ہی معاہدہ آپؐ نے یمن کے ایک اَور قبیلے بنو حارث بن کعب کے وفد کے لیے بھی تحریر فرمایا۔

ہمارے پاک نبی ﷺ کی یہ تحریریں قیامت تک یہ گواہی دیتی چلی جائیں گی کہ آپؐ حقیقی طور پر عملاً اور موثر رنگ میں مذہبی رواداری، آزادیٔ ضمیر اور انسان کے جان مال، عزت، نفس اور جذبات کے تحفظ کے سامان کرنے والے تھے۔

چنانچہ ساری زندگی مذہبی آزادی کے لیے آنحضرت ﷺ کی جدّوجہد کی اعلیٰ مثال ہے۔ اس کے ذریعے آنحضرت ﷺ نے اسلامی حدودِ مملکت میں نہ صرف آزادیٔ ضمیر و مذہب کو قائم فرمایا بلکہ اسے احکامِ شریعت میں بھی داخل فرمایا۔ ان احکام کے ذریعے آپؐ نے اسلامی سلطنت تمام مذاہب کے پیروکاروں کو مذہبی آزادی مہیّا کی جو اسلامی سلطنت کا مطیع و محکوم تھا۔ آپؐ نے ان کے جملہ حقوق کا تحفّظ نیز فرائض کا تعیّن کر کے انہیں پُرامن زندگی جینے کا اعزاز و اعتماد عطا فرمایا۔

ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفی ﷺ تو وہ رحیم و کریم وجود تھے جو اپنی مسجد میں خدا کا شریک ٹھہرانے والوں کو بھی عبادت کے لیے جگہ دیتے تھے۔ آپؐ تو وہ تھے جو اپنے خون کے پیاسے دشمن کو بھی اپنے سایۂ رحمت میں جگہ دیتے تھے۔ آپؐ نے صرف یہی نہیں فرمایا کہ جو مسلمان کسی ایسے غیر مسلم کے قتل کا مرتکب ہوگا جو کسی (لفظی یا عملی) معاہدے کے نتیجے میں اسلامی حکومت میں داخل ہو چکا ہے وہ (علاوہ اس دنیا کی سزا کے) قیامت میں جنّت کی ہوا تک سے محروم ہوگا۔ بلکہ یہاں تک فرمایا کہ جو مسلمان کسی ایسے غیر مسلم پر جس کے ساتھ اسلامی حکومت کا معاہدہ ہے کوئی ظلم کرے گا یا اسے کسی قسم کا نقصان پہنچائے گا یا اس پر کوئی ایسی ذمہ داری یا ایسا کام ڈالے گا جو اس کی طاقت سے باہر ہے یا اس سے کوئی چیز بغیر اس کی دلی خوشی اور رضامندی کے لے گا تو اے مسلمانو! سن لو کہ قیامت کے دن مَیں اس غیر مسلم کی طرف سے ہو کر اس مسلمان کے خلاف خدا سے انصاف چاہوں گا۔

پس حسنِ معاشرت کے شہنشاہ، ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفی ﷺ کا یہ وہ حسین نمونہ اور حسین تعلیم تھی جسے آج بھی ہم مسلمانوں کو اپنے پیش نظر رکھنے کی ضرورت ہے۔

☆☆☆

ماہنامہ ''النور'' امریکہ اکتوبر 2012ء میں مکرمہ ارشاد عرشی ملک صاحبہ کی ایک نعت شامل اشاعت ہے۔ اس نعت میں سے انتخاب ہدیۂ قارئین ہے:

ہم کو عشقِ مصطفیؐ میں سب لقب اچھے لگے
ملحد و گستاخ، کافر، بے ادب، اچھے لگے

ہم نے سیکھے ہیں محمدؐ سے قرینے پیار کے
زخم کھانے کے دعا دینے کے ڈھب اچھے لگے

اُن کا بھی دعویٰ یہی کہ آپؐ سے منسوب ہیں
جن کو دہشت اور تشدّد کے کسب اچھے لگے

دشمنِ جاں ہیں مرے پر اُمّتی ہیں آپؐ کے
بس اسی رشتے سے مجھ کو سب کے سب اچھے لگے

دھیرے دھیرے منکشف ہوتی ہے عظمت آپؐ کی
آپؐ گزرے سب دنوں سے بڑھ کے اب اچھے لگے

ماہنامہ ''النور'' امریکہ جولائی 2012ء میں مکرمہ خانم رفیعہ صاحبہ کی ایک نظم شائع ہوئی ہے۔ اس نظم میں سے انتخاب پیش ہے:

جو سمجھے ہم رموزِ غم تو گھبرایا نہیں کرتے
متاعِ اشک اب آنکھوں سے برسایا نہیں کرتے

طلاطم میں جو بحرِ آگہی کے کُود جاتے ہیں
مُرادوں کے جواہر بِن لیے آیا نہیں کرتے

مرے ویرانۂ دل میں بپا جشنِ مسرّت ہے
ہم اب آنکھوں سے آبِ ناب برسایا نہیں کرتے

اگرچہ جسم پابندِ سلاسل کر دیا جائے
مگر جذبات قید و بند میں آیا نہیں کرتے

مئے عشقِ محمد مصطفیؐ کی بے خودی میں ہیں
سرور و کیف سے باہر کبھی جایا نہیں کرتے

ملا اِک دلربا محبوب جب چاہیں وہ ملتا ہے
ہم اپنے درمیاں اب غیر کو لایا نہیں کرتے

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide

June 07, 2019 – June 13, 2019

Please Note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 3875 6040

Friday June 07, 2019

00:00 World News
00:20 Tilawat: Surah Al-An'aam, verses 85-111.
00:45 Dars-e-Malfoozat: 'philosophy of dua'.
01:00 Yassarnal Qur'an: Lesson no. 26.
01:25 Inauguration Of Aiwane Tahir: Rec. July 26, 2012.
02:20 In His Own Words: 'The Philosophy Of The Teachings Of Islam'.
03:00 Spanish Service
03:35 Pushto Muzakarah
04:20 Quran Class: An in-depth explanation of Qur'anic verses of Surah An - Noor, verses 52 - 61 by Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (rh) in Urdu and Arabic. Class No. 184, recorded on March 18, 1997.
05:25 Qur'an Sab Se Acha
06:00 Tilawat: Surah Al-An'aam, verses 131-140.
06:15 Dars-e-Hadith
06:35 Yassarnal Qur'an: Lesson no. 37.
07:05 Beacon Of Truth: Recorded on May 19, 2019.
08:35 Husn-e-Biyan
09:05 IAAAE Symposium: Recorded on May 2, 2015.
09:45 In His Own Words: Today's episode is about 'Lecture Ludhiana'.
10:20 Tours Of Hazrat Musleh Ma'ood (ra)
10:50 Deeni O Fiqahi Masail
11:30 LIVE Proceedings
12:00 LIVE Friday Sermon
13:00 LIVE Proceedings
13:30 Tilawat: Surah Al-An'aam, verses 131-140.
13:45 Signs Of The Latter Days: the advent of the Promised Messiah (as) including the signs of the day of judgement.
14:30 Shotter Shondhane: Rec. May 30, 2019. Part 2.
16:30 Friday Sermon: Recorded on June 07, 2019.
17:40 The Life Of Holy Prophet Muhammad (SAW)
18:00 World News
18:15 Tilawat
18:30 Beacon Of Truth [R]
19:30 IAAAE Symposium 2015 [R]
20:25 Deeni-O-Fiqahi Masail [R]
20:55 In His Own Words [R]
21:30 Friday Sermon [R]

Saturday June 08, 2019

00:00 World News
00:30 Tilawat
01:00 Yassarnal Qur'an
01:35 IAAAE Symposium 2015
02:25 In His Own Words
02:55 Beacon Of Truth
04:00 Friday Sermon
05:15 The Life Of Hazrat Khalifatul-Masih I (ra): the first successor of the Promised Messiah (as).
05:25 Deeni O Fiqahi Masail
06:00 Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30 Al-Tarteel
07:05 Al-Qalam
07:30 Rohaani Khazaa'in Quiz
08:05 International Jama'at News
09:00 Friday Sermon: Recorded on June 07, 2019.
10:15 Essence of Islam: 'The Holy Qur'an'. Season one, episode 3.
10:40 Bachon Ki Dunya: Episode 18. Eid Special.
11:05 Indonesian Service
12:05 Tilawat & Al-Tarteel [R]
13:00 Live Intikhab-e-Sukhan
14:05 Shotter Shondhane: Rec. May 31, 2019. Part 1.
15:15 Khazain-ul-Mahdi (as): selected extracts from the writings of the Promised Messiah (as). Today's episode is about the book 'The Will'.
16:00 Live Rah-e-Huda
17:30 Al-Tarteel [R]
18:00 World News
18:20 Tilawat: Surah Al-A'raaf, verses 89-127. Part 9.
18:30 Al-Qalam [R]
19:00 Rohaani Khazaa'in Quiz [R]
19:30 Dua-e-Mustaja'ab
20:00 Jamia Convocation Shahid UK: Rec. March 25, 2018.
21:30 International Jama'at News
22:15 Rishta Nata Ke Masa'il [R]
22:30 Friday Sermon [R]
23:40 Bachon Ki Dunya [R]

Sunday June 09, 2019

00:05 World News
00:30 Tilawat & Dars-e-Hadith
01:00 Al-Tarteel
01:30 Jamia Convocation Shahid UK 2018
03:00 Essence of Islam
03:30 Rohaani Khazaa'in Quiz
04:00 Friday Sermon
05:10 Khazain-ul-Mahdi (as)
06:00 Tilawat & Dars-e-Hadith
06:35 Yassarnal Qur'an: Lesson no. 37.
07:00 Rah-e-Huda: Recorded on June 8, 2019.
08:35 Balance
09:05 Gulshane Waqfe Nau Nasirat & Lajna: Recorded on October 26, 2018 in Houston, USA.
10:05 In His Own Words: 'Noah's Ark'.
10:40 Aao Urdu Seekhain: Programme no. 18.
11:00 Indonesian Service
12:05 Tilawat & Dars-e-Hadith
12:35 Yassarnal Qur'an
13:00 Friday Sermon: Recorded on June 7, 2019.
14:10 Shotter Shondhane: Rec. May 31, 2019. Part 2.
15:15 Gulshane Waqfe Nau Nasirat & Lajna 2018 [R]
16:15 In His Own Words & Seekers Of Treasure
17:30 Yassarnal Qur'an [R]
18:00 World News
18:20 Tilawat: Surah Al-A'raaf, verses 28-53.
18:35 Story Time: Part 25.
19:00 Beacon Of Truth: Recorded on February 24, 2019.
20:00 Gulshane Waqfe Nau Nasirat & Lajna 2018 [R]
21:00 In His Own Words [R]
21:30 Reply To Allegations
22:25 Friday Sermon [R]
23:35 Balance

Monday June 10, 2019

00:00 World News
00:20 Tilawat & Dars-e-Hadith
00:55 Yassarnal Qur'an
01:20 Gulshane Waqfe Nau Nasirat & Lajna 2018
02:20 In His Own Words
02:50 Reply To Allegations
03:40 Friday Sermon
04:50 Seekers Of Treasure
05:35 Balance
06:00 Tilawat & Al-Tarteel: Lesson no. 28.
06:50 Rencontre Avec Les Francophones: Recorded on July 13, 1998.
07:50 Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood (as): Prog. no. 170.
08:05 Jalsa Salana Speeches: Rec. December 29, 2018.
08:50 Peace Symposium: Recorded on March 19, 2016.
10:00 In His Own Words: 'Noah's Ark'.
10:35 Swahili Service
11:10 Friday Sermon: Recorded on December 28, 2018.
12:15 Tilawat & Al-Tarteel [R]
13:05 Friday Sermon: Rec. June 28, 2013 from Germany.
13:55 Shotter Shondhane: Rec. June 1, 2019. Part 1.
15:00 Peace Symposium 2016 [R]
16:25 International Jama'at News
17:25 Al-Tarteel [R]
18:00 World News
18:15 Tilawat: Surah Al-A'raaf, verses 153-180.
18:30 Somali Service
19:00 Jalsa Salana Speeches [R]
19:45 Peace Symposium 2016 [R]
20:55 In His Own Words [R]
22:00 Life Of The Promised Messiah (as)
22:30 Rencontre Avec Les Francophones [R]
23:40 Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood (as) [R]

Tuesday June 11, 2019

00:00 World News
00:20 Tilawat & Dars-e-Hadith
00:55 Al-Tarteel
01:30 Peace Symposium 2016
02:40 Masjid Mubarak Rabwah
03:00 International Jama'at News
04:00 Rencontre Avec Les Francophones
05:10 The Life Of Hazrat Khalifatul-Masih III (ra): the third successor of the Promised Messiah (as).
05:20 Jalsa Salana Speeches
06:00 Tilawat & Dars-e-Malfoozat: 'existence of God'.
06:30 Yassarnal Qur'an: Lesson no. 38.
06:50 Liqa Maal Arab: Recorded on August 14, 1996.
08:00 Story Time: Part 25.
09:00 Gulshane Waqfe Nau Nasirat & Lajna: Recorded on October 26, 2018 in Houston, USA.
10:00 Essence of Islam: Season 1, episode 3.
10:35 The Prophecy Of Khilafat: An English documentary exploring the hadith of the Holy Prophet Muhammad (saw) which prophecises the re-establishment of Khilafat on the precepts of prophethood.
11:00 Indonesian Service
12:00 Tilawat & Dars-e-Malfoozat [R]
12:30 Yassarnal Qur'an [R]
12:55 Friday Sermon: Recorded on June 7, 2019.
14:00 Bangla Shomprochar
15:00 Gulshane Waqfe Nau Nasirat & Lajna 2018 [R]
16:05 Essence of Islam: The topic of today's programme is 'the Holy Qur'an'. Season one, episode 3.
16:45 Beacon Of Truth: Recorded on April 28, 2019.
17:35 Yassarnal Qur'an [R]
18:00 World News
18:20 Tilawat
18:35 Rah-e-Huda: Recorded on June 8, 2019.
20:05 Gulshane Waqfe Nau Nasirat & Lajna 2018 [R]
21:05 Essence of Islam [R]
21:35 Seerat-un-Nabi (SAW)
22:05 Liqa Maal Arab [R]
23:10 Aao Kahani Sunain: Programme no. 5.

Wednesday June 12, 2019

00:00 World News
00:20 Tilawat & Dars-e-Malfoozat
00:50 Yassarnal Qur'an
01:05 Gulshane Waqfe Nau Nasirat & Lajna 2018
02:05 Essence of Islam
02:40 Beacon Of Truth
03:35 Liqa Maal Arab
04:40 Facts About 1974
06:00 Tilawat: Surah Al-A'raaf, verses 15-27.
06:15 Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein: Prog. no. 29.
06:35 Al-Tarteel: Lesson no. 28.
07:10 Question And Answer Session: Rec. May 23, 1996.
08:00 Bachon Ki Dunya: Episode 18. Eid Special.
09:00 Huzoor's (aba) Jalsa Salana UK Address: Recorded on August 5, 2018.
10:20 Deeni O Fiqahi Masail
10:55 Indonesian Service
12:00 Tilawat [R]
12:10 Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein [R]
12:25 Al-Tarteel [R]
13:00 Friday Sermon: Recorded on June 7, 2019.
14:05 Shotter Shondhane: Rec. June 2, 2019. Part 1.
15:10 Huzoor's (aba) Jalsa Salana UK Address 2018 [R]
16:30 Bachon Ki Dunya [R]
17:25 Al-Tarteel [R]
18:00 World News
18:20 Tilawat: Surah Al-Anfaal, verses 9-41.
18:35 Une Question Concernant L'Islam
19:20 Deeni O Fiqahi Masail [R]
20:00 Huzoor's (aba) Jalsa Salana UK Address 2018
21:15 Hunarmand Pakistan
21:30 Moshaa'irah
22:30 Question And Answer Session [R]
23:25 Khilafat-e-Haqqa Islamiya

Thursday June 13, 2019

00:00 World News
00:20 Tilawat & Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein
00:55 Al-Tarteel
01:30 Huzoor's (aba) Jalsa Salana UK Address 2018
03:00 Persecution Of Ahmadis
04:00 Question And Answer Session
05:00 Mosha'airah
06:00 Tilawat & Dars-e-Malfoozat: 'existence of God'.
06:35 Yassarnal Qur'an: Lesson no. 38.
07:00 Tarjamatul Qur'an Class: Surah Ash shuaraa, verses 57 - 103 by Khalifatul Masih IV (rh) in Urdu and Arabic. Recorded on April 08, 1997.
08:05 Islamic Jurisprudence & Masjid-e-Aqsa Qadian
09:00 Huzoor's (aba) Reception In Denmark: Recorded on May 9, 2016.
10:25 Islami Mahino ka Ta'aruf
11:00 Japanese Service
11:30 Balance
12:00 Tilawat & Dars-e-Malfoozat [R]
12:35 Yassarnal Qur'an [R]
13:00 Friday Sermon: Recorded on June 07, 2019.
14:05 Islamic Jurisprudence [R]
14:40 In His Own Words [R]
15:10 Masjid-e-Aqsa Qadian [R]
15:25 Persian Service
15:55 Friday Sermon [R]
17:00 Qur'an Sab Se Acha & Yassarnal Qur'an [R]
18:00 World News
18:15 Tilawat & Islami Mahino ka Ta'aruf [R]
19:00 Shama'il-e-Nabwi (SAW): A series of Urdu programme about the life and character of the Holy Prophet Muhammad (saw). Programme no. 12.
19:35 Balance [R]
20:05 Friday Sermon [R]
21:10 In His Own Words [R]
21:45 Qur'an Sab Se Acha [R]
22:25 Tarjamatul Qur'an Class [R]
23:30 Roots To Branches

Please note MTA2 will be showing French service at 16:00, German service at 17:00 (GMT) & LIVE Turkish Service will be shown at 18:30 (Saturdays only).

Translations for Huzoor's (may Allah be his Helper) Programmes are available.
Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al-Fazl International, London
twice-weekly
Tahir House - 22 Deer Park Road London SW19 3TL ISSN: 2632-6558 Tel: +0044 20 8544 7603 Fax: +0044 20 8544 7611 Email: info@alfazlintl.org
Vol 26 Friday 07 June 2019 Issue No. 25

فتح ہوتے ہیں کبھی ملک بھی کف گیروں سے

احمدیت کے علمبردار دو گروہوں کے صدی کے سفر کا تقابلی جائزہ

(قسط نمبر 7)

(لئیق احمد مشتاق مبلغ سلسلہ سرینام، جنوبی امریکہ)

میدان میں فتح خدا تجھے دے گا

پیغام صلح کے شمارہ 23، 24۔جلد نمبر 100، ازیکم تا 31 دسمبر 2013ء کے ٹائٹل پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی شبیہ مبارک کے ساتھ مورخہ 29 فروری 1904ء کا یہ الہام درج کیا گیا ہے:’’میدان میں فتح خدا تجھے دے گا‘‘۔اور اندرونی صفحے پر جماعت احمدیہ لاہور کے عقائد درج ہیں۔نمبر 8 پر لکھا ہے کہ’’حضرت مرزا صاحب کا ماننا بنیاد دین میں سے نہیں، نہ جزو ایمانیات ہے۔اس لیے ان کو نہ ماننے سے کوئی شخص کافر نہیں ہوسکتا‘‘۔ اہل پیغام کا یہ عقیدہ عجیب تضادات کا مجموعہ ہے۔جس مامور کو ماننا، یا نہ ماننا برابر ہے، جس کے ہونے یا نہ ہونے سے کوئی فرق نہیں پڑتا، تو وہ کونسا میدان ہے جس میں خدا نے آپ کو فتح دینی ہے، اور وہ کونسی کامیابی ہے جس کے لیے احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور سرگرداں ہے؟؟؟۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:’’دیکھو وہ زمانہ چلا آتا ہے بلکہ قریب ہے کہ خدا اس سلسلہ کی دنیا میں بڑی قبولیت پھیلائے گا، اور یہ سلسلہ مشرق اور مغرب اور شمال اور جنوب میں پھیلے گا اور دنیا میں اسلام سے مراد یہی سلسلہ ہوگا۔یہ باتیں انسان کی باتیں نہیں، یہ اس خدا کی وحی ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں‘‘۔ (تحفہ گولڑویہ، روحانی خزائن جلد 17، صفحہ 182)

امارت کا پانچواں دور

سال 2002ء میں ڈاکٹر اصغر حمید صاحب کی وفات کے بعد ڈاکٹر عبد الکریم سعید پاشا صاحب مختلف بزرگان کی خوابوں اور کشوف کی بنا پر احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور کے پانچویں امیر منتخب ہوئے، اور اسی سال دسمبر میں اپنے جلسہ سالانہ کے موقع پر تقریر کے دوران فرمایا:’’دنیا میں بہت سے پودے ہیں۔ہماری جماعت کا یہ پودا بھی نہایت برکت والا پودا ہے۔ یہ اللہ کے امام کا لگایا ہوا پودا ہے اور اس نے بڑھنا ہے، اور اس حقیقت کی تشبیہ چین کے اس بانس کے درخت سے دیتا ہوں جس کو Chinese Bamboo Tree کہتے ہیں۔اور وہ اس کو ایک معجزہ سمجھتے ہیں۔کہا جاتا ہے کہ اس درخت کی خاصیت یہ ہے کہ جب اس کو لگایا جاتا ہے تو پہلے سال اس کا تنا جتنا زمین سے باہر نکلا ہوا ہوتا ہے، اتنا ہی جڑوں کی شکل میں زمین کے اندر رہوتا ہے۔دوسرے سال اس کا تنا باہر تو اتنا ہی رہتا ہے، لیکن زمین کے اندر اس کی جڑیں زیادہ پھیل جاتی ہیں۔تیسرے اور چوتھے سال بھی تنے کی کیفیت زمین کے اوپر یکساں رہتی ہے، یعنی تنا اُتنے کا اُتنا ہی رہتا ہے، لیکن زمین کے اندر اس کی جڑیں پھیلتی اور گہری ہوتی جاتی ہیں۔لیکن پانچویں سال اس کا زمین کے اوپر والا تنا یک دم ایک سال میں 80 فٹ لمبائی حاصل کر لیتا ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ یہ چھوٹا سا پودا جو موجودہ نامساعد حالات کی وجہ سے بظاہر اتنا ہی نظر آرہا ہے، لیکن اب اس کو چین کے بانس کے درخت کی طرح 80 گنا بڑھ کر دکھانا ہے‘‘۔(افتتاحی ارشادات حضرت امیر ڈاکٹر عبد الکریم سعید، دعائیہ اجتماع دسمبر 2002ء)

پھر 2005ء میں سالانہ دعائیہ کے موقع پر کہا:’’اب میں اس پودے کی طرف آپ کا دھیان دیتا ہوں جس کا ذکر میں پچھلے تین سال سے کرتا آیا ہوں۔ The Chinese Bamboo Tree وہ درخت جو لگا دینے کے بعد چار سال تک صرف اپنی جڑیں قائم کرتا ہے، اور گہرائیوں میں جاتا ہے، اور اوپر سے اس کا سائز جوں کا توں رہتا ہے۔لیکن پانچویں سال وہ 80 فٹ کا درخت بن جاتا ہے، یہ خدا کا ایک معجزہ ہے۔مارچ کی پہلی تاریخ کو میرے امیر بنے تین سال ہو جائیں گے۔اور کسی جماعت میں کوئی تبدیلی راتوں رات نہیں لائی جاسکتی۔آپ سب کو تجربہ ہوا ہوگا کہ کسی کی کار یا ٹرک راستے پہ رکا ہو، اور آپ کو مدد کے لیے بلایا جائے کہ آؤ اس ٹرک کو ہم آگے دھکیلیں، تو پانچ آدمی دس آدمی زور لگاتے رہتے ہیں اور وہ سینٹی میٹر بھر آگے نہیں جاتا، لیکن جب چلنے لگتا ہے تو پھر وہ سپیڈ پکڑتا ہے اور اپنی طاقت سے انجن کو بھی چلا لیتا ہے۔ یہی حال ترقی کے راستے پہ رکی ہوئی جماعتوں کا، قوموں کا اور ممالک کا ہوتا ہے۔ ہم سب جب تک مل کر اس ہیوی ٹرک کو دھکا نہیں دیں گے، اور یہ امید رکھیں گے کہ امیر ہے نا تو پھر وہ ٹرک نہیں چلے گا۔لیکن اب وہ شروع کی حرکت جاری ہو چکی ہے‘‘۔ (افتتاحی خطاب 23 دسمبر 2005ء، https://www.youtube.com/watch?v=vCDZr4QK_AU)

لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ قوم کل بھی جمود کا شکار تھی، آج بھی ہے اور آئندہ بھی رہے گی۔کیونکہ فرقان حمید شجر طیبہ کی مثال دے کر یہ اعلان کرتا ہے کہ اس کی جڑیں زمین میں گہری پیوست ہوتی ہیں، اور اس کی شاخیں آسمان کی رفعتوں کو چھوتی ہیں اور وہ اپنے رب کے حکم سے ہمیشہ تازہ بتازہ پھل دیتا ہے۔ اس لیے حقیقی ترقیات ان کے نصیب میں ہی نہیں، کیونکہ اس درختِ وجود کی سرسبز شاخوں سے جدا ہو گئے جو شیریں پھل دینے کے لیے لگایا گیا تھا۔دوسری طرف قدرت ثانیہ کے مظہر خامس حضرت مرزا مسرور احمد صاحب اپریل 2003ء میں مسند خلافت پر متمکن ہوئے۔اور’’اِنِّی مَعَكَ یَا مَسْرُوْرُ‘‘ کے وعدے کا مطابق یہ دور بھی الٰہی تائید ونصرت کے روشن نشانوں سے معمور عظیم الشان اور روز افزوں ترقیات کا دور ہے۔خلافت خامسہ کے اس بابرکت دور میں اب تک 35 نئے ممالک میں جماعت کا نفوذ ہو چکا ہے۔گذشتہ پندرہ سالوں میں نو ہزار سے زائد نئی جماعتوں کا قیام ہوا، پانچ ہزار سے زائد مساجد کا اضافہ ہوا، اور انیس مختلف زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم شائع ہوئے۔

(الفضل انٹرنیشنل 3 اگست 2018ء صفحہ 17۔جلد 25، شمارہ 31، 32)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:’’پس فکر کرنی چاہیے ان لوگوں کو جو خلافت کے انعام کی اہمیت کو نہیں سمجھتے۔یہ خلیفہ نہیں جو خلافت کے مقام سے گرایا جائے گا، بلکہ یہ وہ لوگ ہیں جو خلافت کے مقام کو نہ سمجھنے کی وجہ سے فاسقوں میں شمار ہوں گے۔ تباہ وہ لوگ ہونگے جو خلیفہ یا خلافت کے مقام کو نہیں سمجھتے، ہنسی ٹھٹھا کرنے والے ہیں۔ پس یہ وارننگ ہے، تنبیہ ہے ان کو جو اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں۔ یا وارننگ ہے ان کمزور احمدیوں کو جو خلافت کے قیام و استحکام کے حق میں دعائیں کرنے کی بجائے اس تلاش میں رہتے ہیں کہ کہاں سے کوئی اعتراض تلاش کیا جائے...اب احمدیت کا علمبردار وہی ہے جو نیک اعمال کرنے والا اور خلافت سے چمٹا رہنے والا ہے...جب تک ایسی مائیں پیدا ہوتی رہیں گی جن کی گود میں خلافت سے محبت کرنے والے بچے پروان چڑھیں گے، اس وقت تک خلافت احمدیہ کو کوئی خطرہ نہیں۔‘‘(خطبہ جمعہ فرمودہ 27 مئی 2005ء۔الفضل انٹرنیشنل 10 جون 2005ء۔جلد 12، شمارہ 23)

☆جمال وجلال کا حسین امتزاج

جو خدا کا ہے اسے للکارنا اچھا نہیں
ہاتھ شیروں پر نہ ڈال اے روبہ زار و نزار

جماعت احمدیہ ایک زندہ وجاوید جماعت ہے۔اِس کے بانی (خدا کی ہزاروں رحمتیں اور درود اُس پر) نے سیف کا کام قلم سے دکھایا، اور عرش الٰہی سے اس کے حرف حرف اور لفظ لفظ کو برکت بخشی گئی۔ اُس کی تحریروں میں جمال بھی ہے اور جلال بھی، ندرت و لطافت بھی ہے اور قدرت بھی۔ اس کے نطق میں ایسی تاثیر تھی جو بیمار روحوں کی مسیحائی کرتی تھی۔ وہ سلطانِ حرف وحکمت تھا۔ اور اُس کے جانشین اُس کے خلیفہ بھی اُسی روحانی چشمے سے سیراب کیے جاتے ہیں، کیونکہ انہیں بھی یہ خلعتِ فاخرہ آسمان سے پہنائی جاتی ہے، اور یہ منصب خلافت عاجز اور حقیر نہیں۔خلافت کے زیرسایہ جماعت احمدیہ کی ایک سو اٹھارہ سالہ تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ ایک کے بعد دوسرے خلیفہ نے بلند نگاہ اور دلنواز سخن کے ساتھ اس درخت کی آبیاری کی۔ ایک کے بعد دوسرے خلیفۂ ذات اقدس کی زندگی خدمتِ اسلام کی جہدِ مسلسل اور شبانہ روز عملی کوششوں، جماعت کی تعلیم وتربیت، اشاعتِ قرآن اور سجود و قیام سے عبارت ہے۔ انہیں وہ حسن خطابت نصیب ہوا، جس کا لفظ لفظ آسمان سے اترا۔ دکھوں اور ابتلاؤں کے وقت باطل کے سامنے سیسہ پلائی دیوار بننے کے ساتھ ساتھ یہ وجود ہر ایسی مشکل کے وقت اپنی جماعت کو اپنے پروں کے نیچے دبائے ہوئے مرد میدان کی طرح سینہ سپر رہے۔اور ان کی زبان سے ایسے پرشوکت اور پرجلال الفاظ نکلتے رہے جو صاحب شعور انسان کے ایمان کی حرارت کا موجب بنتے ہیں۔’’میں تیرا ہوں تو میرا خدا میرا خدا ہے‘‘ کا دلربا دعویٰ صرف اور صرف خلفائے احمدیت کا خاصہ ہے۔

تم بھی اے کاش کبھی دیکھتے سُنتے اس کو
آسماں کی ہے زباں یار طرح دار کے پاس

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:’’صادق تو ابتلاؤں کے وقت بھی ثابت قدم رہتے ہیں، اور وہ جانتے ہیں کہ آخر خدا ہمارا ہی حامی ہوگا، اور یہ عاجز اگرچہ ایسے کامل دوستوں کے وجود سے خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہے، لیکن باوجود اس کے یہ بھی ایمان ہے کہ اگرچہ ایک فرد بھی ساتھ نہ رہے اور سب چھوڑ چھاڑ کر اپنا اپنا راہ لیں تب بھی مجھے کچھ خوف نہیں میں جانتا ہوں کہ خدا تعالیٰ میرے ساتھ ہے۔ اگر میں پیسا جاؤں اور کچلا جاؤں اور ایک ذرّے سے بھی حقیر تر ہو جاؤں اور ہر ایک طرف سے ایذا اور گالی اور لعنت دیکھوں۔تب بھی میں آخر فتح یاب ہوں گا۔ مجھ کو کوئی نہیں جانتا مگر وہ جو میرے ساتھ ہے میں ہرگز ضائع نہیں ہوسکتا۔ دشمنوں کی کوششیں عبث ہیں اور حاسدوں کے منصوبے لاحاصل ہیں۔

اے نادانو اور اندھو مجھ سے پہلے کون صادق ضائع ہوا جو میں ضائع ہو جاؤں گا۔ کس سچے وفادار کو خدا نے ذلت کے ساتھ ہلاک کر دیا جو مجھے ہلاک کرے گا یقیناً یاد رکھو اور کان کھول کر سنو کہ میری روح ہلاک ہونے والی روح نہیں اور میری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں مجھے وہ ہمت اور صدق بخشا گیا ہے جس کے آگے پہاڑ ہیچ ہیں۔ میں کسی کی پرواہ نہیں رکھتا۔ میں اکیلا تھا اور اکیلا رہنے پر ناراض نہیں، کیا خدا مجھے چھوڑ دے گا کبھی نہیں چھوڑے گا، کیا وہ مجھے ضائع کر دے گا کبھی نہیں ضائع کرے گا۔ دشمن ذلیل ہوں گے اور حاسد شرمندہ، اور خدا اپنے بندہ کو ہر میدان میں فتح دے گا۔ میں اس کے ساتھ وہ میرے ساتھ ہے کوئی چیز ہمارا پیوند توڑ نہیں سکتی اور مجھے اس کی عزت اور جلال کی قسم ہے کہ مجھے دنیا اور آخرت میں اس سے زیادہ کوئی چیز بھی پیاری نہیں کہ اس کے دین کی عظمت ظاہر ہو۔ اُس کا جلال چمکے اور اس کا بول بالا ہو۔ کسی ابتلا سے اس کے فضل کے ساتھ مجھے خوف نہیں اگرچہ ایک ابتلا نہیں کروڑ ابتلا ہو۔ ابتلاؤں کے میدان میں اور دکھوں کے جنگل میں مجھے طاقت دی گئی ہے

من نہ آنستم کہ روز جنگ بینی پشتِ من
آں منم کاندرمیان خاک وخوں بینی سرے‘‘

(انوار الاسلام، روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 23۔ ایڈیشن 1984ء)

حضرت مولوی نور الدین خلیفۃ باقی صفحہ نمبر 12 پر...